نحو میر کا نعم البدل

نحو قاسمی

مولانا عبد الرحیم سنبھلی

کتب خانہ حسینیہ دیوبند (یو۔پی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ

نحو میر کا نعم البدل

نَحوِ قاسِمی

تالیف

مولانا عبد الرحیم قاسمی سنبھلی مرحوم

سابق استاذِ دار العلوم دیوبند

ناشر

کتب خانہ حسینیہ دیوبند (یوپی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ اللَّوْحَ وَ الْقَلَمَ وَ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَکْرَمِ الَّذِیْ بُعِثَ اِلٰی کَافَّۃِ النَّاسِ وَ الْاُمَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اُوْتُوْا مِنْ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَ الْحِکَمِ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَئِمَّۃِ وَ الْخُدَمِ الَّذِیْنَ رَفَعُوْا رَاْیَاتِ الْاِسْلَامِ وَ الْقِیَمِ : اَمَّا بَعْدُ

لفظ :- وہ بولی جو منھ سے نکلے ۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) مُہمل (۲) موضوع

مہمل :- بے معنیٰ[۵] لفظ کو مہمل کہتے ہیں ۔

موضوع :- معنی دار لفظ کو موضوع کہتے ہیں ۔ دونوں کی مثال جیسے پانی وانی ۔

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) مفرد (۲) مرکّب

مفرد :- وہ لفظ جو اکیلا ہو جیسے لفظِ کتاب ، مفرد کا دوسرا نام کلمہ بھی ہے ۔

کلمہ کی تقسیم

اَمثِلہ

پڑھا (قَرَأَ)	کاپی (کُرَّاسَۃٌ)	سے	(مِنْ)
لکھتا ہے (یَکْتُبُ)	پینسل (مِرْسَامٌ)	تک	(اِلٰی)

ملاحظہ :- عزیز طلبہ ! دیکھو ان کلماتِ بالا میں غور کرنے سے ہمیں تین طرح کے کلمات نظر آئے ، بعض تو ایسے ہیں جن کے معنی خود انہیں کلمات سے معلوم ہو جاتے ہیں کسی دوسرے

حل لغات :- کُرَّاسَۃٌ ج کُرَّاسَاتٌ ۔ مِرْسَامٌ ج مِرْسَامَاتٌ

قَرَءَ (ف) قِرَاءَۃً ۔ پڑھنا ۔ کَتَبَ (ن) کِتَابَۃً ۔ لکھنا

---

[۵] مراد لفظ کو معنی کہتے ہیں ۔

کلمہ کو ملانے کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے پڑھا (قَرَأَ) کاپی (کُرَّاسَةٌ) وغیرہ۔ ایسے معنی کو کامل معنی کہتے ہیں۔ پھر ان میں سے کسی کلمہ میں زمانہ کے معنی بھی ہوتے ہیں جیسے "پڑھا" (قَرَأَ) میں زمانہ گذشتہ کے معنی، اور لکھتا ہے (یَکْتُبُ) میں زمانہ موجودہ کے معنی ہیں، اور کسی کلمہ میں زمانہ کے معنی نہیں ہوتے جیسے کاپی (کُرَّاسَةٌ) پہلے کو فعل اور دوسرے کو اسم کہتے ہیں۔ اور بعض کلمات ایسے ہیں جن کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہیں ہوتے اور نہ ان میں کوئی زمانہ ہوتا ہے، ایسے معنی کو ناقص معنی کہتے ہیں جیسے "سے" (مِنْ) اس سے کوئی معنی معلوم نہیں ہوئے[1]۔ پھر جب یہ کہا کہ میں ہاپوڑ سے چلا (سِرْتُ مِنْ هَافُوْرَ) اب لفظ "سے" (مِنْ) کے ذریعہ چلنے کی ابتدار کے معنی معلوم ہوئے، ایسے کلمہ کو حرف کہتے ہیں۔

اب تعریفات و تقسیم سنئے

کامل معنی:۔ ایسے معنی جس کو کلمہ از خود بتائے۔

ناقص معنی:۔ ایسے معنی جس کو کلمہ کسی دوسرے کلمہ کے ساتھ ملے بغیر نہ بتا سکے۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم:۔ وہ کلمہ ہے جس کے معنی کامل ہوں اور اس میں کوئی زمانہ نہ ہو۔ جیسے کاپی (کُرَّاسَةٌ) وغیرہ۔

---

[1] تمام حروف جزئی معانی کو بتانے کے لئے وضع کئے گئے ہیں اور جزئی کا وجود دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا دوسرا کلمہ ملانے سے پہلے حرف مہمل کے درجہ میں ہے جیسے لفظ مِنْ کو ہر متعین ابتدا کو بتانے کے لئے وضع کیا گیا ہے لہٰذا جب تک لفظ مِنْ کو کسی کلمہ کے ساتھ نہ ملا دیا جائے کوئی متعین ابتدا آپ کو کیسے معلوم ہوسکتی ہے۔

فعل :- وہ کلمہ ہے جس کے معنی کامل ہوں اور اس میں کوئی زمانہ بھی ہو۔ جیسے پڑھا (قَرَأَ) وغیرہ۔

حرف :- وہ کلمہ ہے جس کے معنی ناقص ہوں اور اس میں کوئی زمانہ نہ ہو۔ جیسے سے (مِنْ) وغیرہ۔

مرکب :- وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زائد کلموں سے مل کر بنا ہو جیسے گھر کا دروازہ (بَابُ الدَّارِ)

مرکب کی تقسیم

مرکب کی تقسیم :- مرکّب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مرکب ناقص (۲) مرکب تام

اَمثِلہ: بڑا مدرسہ (اَلْمَدْرَسَۃُ الْکَبِیْرَۃُ) مسجد کا دروازہ (بَابُ الْمَسْجِدِ) حامد نیک ہے (حَامِدٌ صَالِحٌ) راشد نے پڑھا (قَرَأَ رَاشِدٌ) تم جاؤ (اِذْھَبُوْا)

ملاحظہ :- دیکھئے پہلی دو مثالوں میں دو دو کلموں کے جوڑ سے کوئی پوری بات معلوم نہیں ہوتی بلکہ انتظار رہتا ہے کہ کہنے والا ان دونوں کے مرکب کے بارے میں کیا کہنا چاہتا ہے ایسے جوڑ کو نسبتِ ناقصہ اور ایسے مرکب کو مرکّب ناقص کہتے ہیں، اخیر کی تین مثالوں میں دو کلموں کے جوڑ سے پوری بات معلوم ہو رہی ہے۔ ایسے جوڑ کو نسبتِ تامّہ اور ایسے مرکب کو مرکب تام نیز جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

اب ذرا ایک نظر یہ بھی دیکھئے کہ اخیر کی ان تینوں مثالوں میں سے پہلی مثال میں تو حامد کے ساتھ "نیک" (اسم) کو جوڑا گیا ہے جس سے حامد کا نیک ہونا معلوم ہوا۔ دوسری مثال میں راشد کے ساتھ "پڑھا" (فعل) کو جوڑا گیا جس سے راشد کا پڑھنا معلوم ہوا، اب اگر حامد واقعی نیک ہے اور راشد نے واقعی پڑھا ہے تو یہ دونوں باتیں کہنے والا سچا ہے

لہ لغات:- بَابٌ ج اَبْوَابٌ - صَلُحَ (ک) صَلَاحًا نیک ہونا

ورنہ جھوٹا ہے۔ ہر ایسے جملہ[۱] کو جملہ خبریہ کہتے ہیں۔ تیسری مثال میں "تُم" کے ساتھ "جاؤ" (فعل امر) کو جوڑا گیا ہے جس سے جانے کا حکم دینا معلوم ہوا۔ دیکھئے اس حکم دینے والے کو نہ[۲] سچا کہہ سکتے ہیں نہ جھوٹا۔ ایسے جملہ کو جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔

اب تعریفات وتقسیمات سنئیے

نسبت:۔ کلمات کے آپسی جوڑ کو نسبت کہتے ہیں۔

نسبت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ناقصہ (۲) تامہ

نسبتِ ناقصہ:۔ کلمات کے درمیان ایسی نسبت جس سے پوری بات معلوم نہ ہو۔ جیسے اوپر کی پہلی دو مثالوں میں۔

مرکبِ ناقص (مرکبِ غیر مفید):۔ ایسا مرکب جس سے پوری بات معلوم نہ ہو، جیسے اوپر کی پہلی دو مثالیں۔

نسبتِ تامہ:۔ ایک اسم کی طرف دوسرے اسم یا فعل کی ایسی نسبت جس سے پوری بات معلوم ہو جائے، جیسے اخیر کی تینوں مثالوں میں۔ نسبتِ تامہ کا دوسرا نام اسناد بھی ہے۔

مسند الیہ:۔ وہ اسم ہے جس کی طرف دوسرے اسم یا فعل کی اسناد ہو، جیسے اخیر

---

۱ یعنی جس جملہ کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔

۲ نسبتِ تامہ تین طرح کی ہے۔ (۱) نسبتِ کلامیہ (۲) نسبتِ ذہنیہ (۳) نسبتِ خارجیہ۔ چوں کہ نسبتِ کلامیہ کا نسبتِ خارجیہ کے مطابق ہونا صدق اور مطابق نہ ہونا کذب اور جملہ انشائیہ کی نسبتِ خارجیہ کا پایا جانا ناممکن ہے اس لئے نسبت کلامیہ کی نسبتِ خارجیہ سے مطابقت وعدم مطابقت کا لحاظ کیا ہی نہیں جا سکتا بایں وجہ جملہ انشائیہ کا قائل نہ صادق ہے نہ کاذب۔

کی تین مثالوں میں حامد، راشد، تُم۔

مسند:- وہ اسم یا فعل ہے جس کی اسناد کسی اسم کی طرف ہو جیسے اخیر کی تین مثالوں میں نیک، پڑھا، جاؤ۔

مرکبِ تام (جملہ، کلام، مرکبِ مفید):- ایسا مرکب جس سے پوری بات معلوم ہو جائے، جیسے اخیر کی تینوں مثالیں۔

جملہ کی تقسیم

جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ:- ایسا جملہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں، جیسے تیسری اور چوتھی مثال۔

جملہ انشائیہ:- ایسا جملہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں، جیسے پانچویں مثال

جملہ خبریہ کی تقسیم

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ

حَامِدٌ	صَالِحٌ		قَرَأَ	رَاشِدٌ
مسند الیہ	مسند		مسند	مسند الیہ
مبتدا	خبر		فعل	فاعل
جملہ اسمیہ			جملہ فعلیہ	

ملاحظہ:- عزیز طلبہ! دیکھئے پہلی مثال میں مسند الیہ پہلے اور مسند بعد میں ہے اور دونوں پر پیش ہے۔ ایسے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہیں اور دونوں سے مل کر

حل لغات:- صَلَحَ (ک) صَلَاحاً، نیک ہونا۔

جملہ اسمیہ بن جاتا ہے۔ دوسری مثال میں مسند فعل ہے اور پہلے ہے اور مسند الیہ بعد میں ہے اور اس پر پیش ہے ایسے مسند الیہ کو فاعل کہتے ہیں اور فعل وفاعل دونوں سے مل کر جملہ فعلیہ بن جاتا ہے۔

نوٹ:۔ پیش، زبر، زیر کو رفع، نصب، جر، کہتے ہیں اور جس کلمہ پر پیش، زبر، زیر ہوں اس کو مرفوع، منصوب، مجرور کہتے ہیں۔ اس کی مکمل تحقیق انشاء اللہ معرب کے بیان میں آئے گی۔

اب تعریفات سنیئے

مبتدا:۔ ایسا اسمِ مسند الیہ جو مسند سے پہلے ہو، جیسے پہلی مثال میں حَامِدٌ

خبر:۔ ایسا اسمِ مسند یا فعلِ مسند جو مسند الیہ کے بعد ہو، جیسے پہلی مثال میں صَالِحٌ

جملہ اسمیہ:۔ ایسا جملہ جو مبتدا اور خبر سے مل کر بنے، جیسے پہلی مثال۔

جملہ فعلیہ:۔ ایسا جملہ جو فعل اور فاعل سے مل کر بنے، جیسے دوسری مثال۔

اَمثِلۂ جملہ اسمیہ:۔ اَلشَّایُ حَاضِرٌ   اَلنَّاجِحُ سَاجِدٌ   رَاشِدٌ یَکْتُبُ

(چائے حاضر ہے) (کامیاب ہونیوالا ساجد ہے) (راشد لکھتا ہے)

اَمثِلۂ بالا کے پیشِ نظر جملہ اسمیہ کے قواعد سنیئے

(۱) مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتی ہیں۔

(۲) اسم نکرہ پر الف لام داخل کرنے سے معرفہ بن جاتا ہے پھر اس پر تنوین نہیں آتی ہے۔

حل لغات:۔ حَضَرَ (ن) حُضُوْراً۔ حاضر ہونا۔ نَجَحَ (ف) نَجَاحاً۔ کامیاب ہونا۔ کَتَبَ (ن) کِتَابَةً۔ لکھنا۔

(۳) مبتدا معرفہ[1] ہوتا ہے خبر معرفہ بھی ہوتی ہے نکرہ بھی۔
(۴) مبتدا ہمیشہ اسم ہوتا ہے خبر اسم بھی ہوتی ہے فعل بھی۔
(۵) مبتدا اگر واحد مذکر ہو تو خبر کو بھی واحد مذکر لانا ضروری ہے۔

ترکیب جملہ ع۱:- اَلشَّایُ مبتدا حَاضِرٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔
ترکیب جملہ ع۲:- رَاشِدٌ مبتدا یَکْتُبُ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔
ترکیب جدید:- اَلشَّایُ پر پیش آیا مبتدا ہونے کی وجہ سے، تنوین نہیں آئی معرف باللام ہونے کی وجہ سے۔ حَاضِرٌ پر پیش آیا مبتدا کی خبر ہونے کی وجہ سے تنوین آئی الف لام نہ ہونے کی وجہ ہے۔[2]

مزید امثلہ دیکھئے اور قواعد سنئے

اَلْکِتَابَانِ مَفْتُوْحَانِ (دو کتابیں کھلی ہوئی ہیں)
اَلتِّلْمِیْذَانِ نَجَحَا (دو طالب علم کامیاب ہو گئے)

قاعدہ (۶) مبتدا اگر تثنیہ مذکر ہو تو خبر کو بھی تثنیہ مذکر لانا ضروری ہے۔

امثلہ: اَلْمُسْلِمُوْنَ نَاجِحُوْنَ (مسلمان کامیاب ہیں)
اَلْاَطْفَالُ یَلْعَبُوْنَ (بچے کھیلتے ہیں)

قاعدہ (۷):- مبتدا اگر جمع مذکر ہو تو خبر کو بھی جمع مذکر لانا ضروری ہے۔

حل لغات:- تِلْمِیْذٌ ج تَلَامِیْذُ، طِفْلٌ ج اَطْفَالٌ، لَعِبَ (س) لَعْباً۔

---

[1] یہ مشہور مسلک کے مطابق لکھ دیا گیا ہے، ورنہ عمدہ بات یہ ہے کہ مبتدا کی صحت کا مدار افادہ پر ہے معرفہ ہو یا نکرہ، جیسے کہا جاتا ہے: رَجُلٌ یَطْرُقُ الْبَابَ (کوئی) آدمی دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔
[2] موانعِ تنوین سب اقسامِ اعراب کے ختم پر دیکھئے۔

اَمثِلہ: اَلْعَمَّۃُ ذَاھِبَۃٌ اَلْقِطَّۃُ ھَرَبَتْ
(پھوپی جانے والی ہے) (بلی بھاگ گئی)

قاعدہ (۸):۔ مبتدا اگر واحد مؤنث ہو تو خبر کو بھی واحد مؤنث لانا ضروری ہے۔

اَمثِلہ: اَلْحُجْرَتَانِ وَاسِعَتَانِ اَلْاِمْرَأَتَانِ تُنَازِعَانِ
(دو کمرے کشادہ ہیں) (دو عورتیں آپس میں لڑتی ہیں)

قاعدہ (۹):۔ مبتدا اگر تثنیہ مؤنث ہو تو خبر کو بھی تثنیہ مؤنث لانا ضروری ہے۔

اَمثِلہ: اَلْمُسَافِرَاتُ جَالِسَاتٌ اَلطِّفْلَاتُ فَشِلْنَ
(سفر کرنیوالی عورتیں بیٹھی ہیں) (بچیاں فیل ہوگئیں)

قاعدہ (۱۰):۔ مبتدا اگر جمع مؤنث ہو تو خبر کو بھی جمع مؤنث لانا ضروری ہے۔

اَمثِلہ: اَلْکُتُبُ مَفْتُوحَۃٌ اَللُّعَبُ صَغِیرَۃٌ
(کتابیں کھلی ہوئی ہیں) (کھلونے چھوٹے ہیں)

قاعدہ (۱۱):۔ غیر عاقل کی جمع واحد مؤنث کے درجہ میں ہوتی ہے لہٰذا اس کی خبر واحد مؤنث ہی لانا ضروری ہے۔

حل لغات:۔ عَمَّۃٌ ج عَمَّاتٌ، ذَھَبَ (ف) ذَھَاباً، اَلْقِطَّۃُ ج قِطَطٌ، ھَرَبَ (ن) ھَرَباً، حُجْرَۃٌ ج حُجُرَاتٌ، وَسِعَ (س) سَعَۃً، اِمْرَأَۃٌ ج نِسَاءٌ، نَازَعَ (مُفَاعَلَۃٌ) مُنَازَعَۃً۔ آپس میں جھگڑنا، سَافَرَ (مُفَاعَلَۃٌ) مُسَافَرَۃً جَلَسَ (ض) جُلُوساً، طِفْلَۃٌ ج طِفْلَاتٌ، فَشِلَ (س) فَشَلاً۔ فیل ہونا کِتَابٌ ج کُتُبٌ، لُعْبَۃٌ ج لُعَبٌ، صَغِیرَۃٌ ج صَغَائِرُ۔

تمرین برائے ترکیب واجراءِ قواعد

اَلْاِمْتِحَانُ قَرِيْبٌ　　خَالِدٌ يَأْكُلُ　　اَلْبَابَانِ مَفْتُوْحَانِ

اَلتِّلْمِيْذَانِ يَجْتَهِدَانِ　　اَلتَّلَامِيْذُ مُجْتَهِدُوْنَ　　اَلْاَطْفَالُ يَقْرَءُوْنَ

اَلدَّوَاةُ مَمْلُوْءَةٌ　　اَلْخَالَةُ اَكَلَتْ　　اَلْحُجْرَتَانِ مَفْتُوْحَتَانِ

اَلطِّفْلَاتُ يَلْعَبْنَ　　اَلْاَبْوَابُ مَفْتُوْحَةٌ

محادثہ

کمال : السلام علیکم

جمال : وعلیکم السلام

کمال : میرے بھائی جمال ذرا یہ بتاؤ کہ اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ کون سا مرکب ہے ؟

جمال : بھائی جان! یہ مرکب مفید ہے جس کا دوسرا نام جملہ اور کلام بھی ہے نیز جملہ خبریہ ہے۔

کمال : کیسے معلوم ہوا کہ یہ مرکب مفید ہے ؟

جمال : اس لئے کہ اس سے پوری بات یعنی دروازہ کا کھلا ہونا معلوم ہوا اور ایسا مرکب مفید ہوتا ہے ۔

(بقیہ صفحہ آئندہ پر)

حل لغات :- اَلْاِمْتِحَانُ (اِفْتِعَالٌ) اِمْتِحَانًا۔ جانچ یا ٹیسٹ لینا۔ قَرُبَ (ک س) قُرْبًا۔ قریب ہونا اَكَلَ (ن) اَكْلًا، کھانا۔ دَوَاةٌ ج دُوِیٌّ، مَلَأَ (ف) مِلْأً ،بھرنا۔ خَالَةٌ ج خَالَاتٌ خالہ۔ حُجْرَةٌ ج حُجُرَاتٌ، سَرَّ (ن) سُرُوْرًا، خوش کرنا۔ طَعَامٌ ج اَطْعِمَةٌ، کھانا تِلْمِيْذَةٌ ج تِلْمِيْذَاتٌ، طالبہ۔

مبتدا اور خبر کے چند قواعد اور سنئے

مبتدا اور خبر میں سے اگر کسی کے اندر استفہام کے معنی ہوں تو اس کو پہلے لانا ضروری ہے پھر دیکھا جائے گا کہ اس میں ظرف کے بھی معنی ہیں یا نہیں اگر ہیں تو اس کو خبرِ مقدم اور اگر نہیں ہیں تو اس کو مبتدا کہا جائے گا۔

جیسے۔ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ ، اَیْنَ زَیْدٌ

مبتدا خبر ، خبر مبتدا

قاعدہ:- اگر خبر جار مجرور یا ظرف ہو اور مبتدا نکرہ ہو تو خبر پہلے لاکر مبتدا کو بعد میں لایا جاتا ہے۔ جیسے فِی الْحُجْرَةِ تِلْمِیْذٌ ، عِنْدِیْ کِتَابٌ جار مجرور کی طرح ظرف کا بھی متعلق نکال کر خبر بنایا جائے گا۔

احوالِ جملہ فعلیہ

امثلہ: (۱) جَلَسَ رَاشِدٌ (۲) اَکَلَ سَاجِدٌ الطَّعَامَ (۳) اُکِلَ الطَّعَامُ

(راشد بیٹھا) (ساجد نے کھانا کھایا) (کھانا کھایا گیا)

ملاحظہ: عزیز طلبہ! دیکھو پہلی دو مثالوں میں پہلے فعل ہے، اس کے بعد ایک ایسا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

کمال : اچھا یہ بتاؤ کہ جملہ خبریہ کی کتنی قسمیں ہیں اور یہ کون سی قسم ہے؟

جمال : جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں۔ اسمیہ، فعلیہ اور یہ جملہ اسمیہ ہے۔

کمال : یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ جملہ اسمیہ ہے؟

جمال : اس لئے کہ یہ جملہ مبتدا (اَلْبَابُ) اور خبر (مَفْتُوْحٌ) سے مل کر بنا ہے۔

کمال : یہ کیسے معلوم ہوا کہ اَلْبَابُ مبتدا اور مَفْتُوْحٌ خبر ہے؟ (بقیہ آگے صفحہ پر)

اسم مرفوع ہے جس نے وہ فعل کیا ہے اسی کو فاعل کہتے ہیں نیز دوسری مثال میں اسم مرفوع کے بعد ایک اسم منصوب بھی ہے جس پر وہ فعل واقع ہوا ہے ایسے

(بقیہ حاشیہ صـ۱۹)

جمال : اس لئے کہ اَلْبَابُ مسند الیہ اور مقدم ہے اور مسند الیہ مقدم کو مبتدا کہتے ہیں اور مفتوح مسند ہے اور مسند الیہ کے بعد ہے اور مسند مؤخر کو خبر کہتے ہیں۔

کمالؔ : کیسے معلوم ہوا کہ الباب مسند الیہ اور مفتوح مسند ہے ؟

جمال : اس لئے کہ الباب کی طرف مفتوح کی اسناد ہو رہی ہے اور جس اسم کی طرف کسی دوسرے اسم یا فعل کی اسناد ہو اس کو مسند الیہ اور خود اس اسم یا فعل کو مسند کہتے ہیں۔

کمال : اچھا بتاؤ کہ اَلْبَابُ اور مَفْتُوْحٌ دونوں پر پیش کیوں آیا ؟

جمال : اس لئے کہ مبتدا اور خبر دونوں ہمیشہ مرفوع ہوتی ہیں۔

کمال : اس کی کیا وجہ کہ الباب پر تنوین نہیں اور مفتوح پر تنوین بھی ہے ؟

جمال : الباب معرف باللام ہے اور معرف باللام پر تنوین نہیں آتی ہے اور مفتوح پر تنوین سے کوئی رکاوٹ نہیں۔

کمال : الباب کو معرف باللام اور مفتوح کو غیر معرف باللام کیوں لائے ؟

جمال : چوں کہ مبتدا معرفہ ہوتا ہے اور خبر کا معرفہ ہونا ضروری نہیں۔

کمال : خبر کو واحد مذکر کیوں لایا گیا ؟

جمال : چوں کہ قاعدہ ہے کہ مبتدا اگر واحد مذکر ہو تو خبر کو بھی واحد مذکر لانا ضروری ہے

کمال : ماشاء اللہ، شاباش، اللہ تعالیٰ تم کو جیّد عالمِ باعمل بنائے۔

جمال : آمین ثم آمین۔

اسمِ منصوب کو مفعول بہ کہتے ہیں۔

ذرا ایک نظریہ بھی دیکھئے کہ پہلا فعل تو صرف فاعل کے ذریعہ پایا جاتا ہے، مگر دوسرا فعل بغیر مفعول بہ کے نہیں پایا جاسکتا، پہلے کو لازم دوسرے کو متعدی کہتے ہیں۔

پھر ایک نظریہ بھی دیکھئے کہ پہلے اور دوسرے فعل نے فاعل کے کام یعنی بیٹھنے اور کھانے کے معنی کو بتایا، ایسے معنی کو معنیٔ فاعلیت کہتے ہیں اور جو فعل اس معنی کو بتائے اس کو فعلِ معروف کہتے ہیں۔ البتہ تیسرے فعل (اُکِلَ) نے ایسے معنی کو (یعنی کھائے جانے کے معنی کو) بتایا جو مفعول بہ میں پائے جارہے ہیں ایسے معنی کو معنیٔ مفعولیت کہتے ہیں اور جو فعل اس معنی کو بتائے اس کو فعلِ مجہول کہتے ہیں۔ نیز یہ بھی دیکھئے کہ فعل مجہول نے بجائے فاعل کے مفعول بہ کو رفع دیا ہے ایسے مفعول بہ کو مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ کہتے ہیں۔

ترکیب جملہ ع۲ : اَکَلَ فعل سَاجِدٌ فاعل اَلطَّعَامَ مفعول بہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

ترکیبِ جدید : اَکَلَ پر زبر آیا ماضی پر فتحہ لازم ہونے کی وجہ سے رَاشِدٌ پر پیش آیا فاعل ہونے کی وجہ سے، تنوین آئی الف لام نہ ہونے کی وجہ سے اَلطَّعَامَ پر زبر آیا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے، تنوین نہیں آئی معرف باللام ہونے کی وجہ سے[1]۔

نوٹ:۔ استاذِ محترم سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ از اول تا آخر تمام اَمثلہ کی دونوں انداز پر ترکیب کرائیں۔

---

[1] موانعِ تنوین کو افعالِ مضارعہ کے اعراب کے ختم پر انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

اب تعریفات سنئے

فعلِ لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ذریعہ پایا جاسکتا ہو، جیسے پہلی مثال میں جَلَسَ

فعلِ متعدی: وہ فعل ہے جو مفعول بہ کے بغیر نہ پایا جاسکے، جیسے دوسری مثال میں اَکَلَ.

معنیٔ فاعلیت: فاعل کا کام۔

معنیٔ مفعولیت: فاعل کے کام کا جو اثر مفعول بہ میں پایا جائے۔

فعلِ متعدی کی دو قسمیں ہیں (۱) معروف (۲) مجہول

فعلِ معروف: وہ فعل ہے جو معنیٔ فاعلیت کو ظاہر کرے، جیسے اَکَلَ

فعلِ مجہول: وہ فعل ہے جو معنیٔ مفعولیت کو ظاہر کرے، جیسے اُکِلَ

نوٹ: فعلِ لازم ہمیشہ معروف ہی ہوتا ہے۔

فاعل: وہ اسمِ مرفوع ہے جس کی طرف اس سے پہلے آئے ہوئے فعلِ معروف کی نسبت ہورہی ہو، جیسے پہلی دوسری مثال میں رَاشِدٌ و ساجد۔

مفعول بہ: وہ اسمِ منصوب ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے دوسری مثال میں الطَّعَامَ۔

مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ یا نائب فاعل: وہ اسم مرفوع جس کی طرف اس سے پہلے آئے ہوئے فعلِ مجہول کی نسبت ہورہی ہو، جیسے تیسری مثال میں الطَّعَامُ

نسبتِ فعل: فاعل یا نائب فاعل کے ساتھ فعل کے جوڑ کو نسبتِ فعل کہتے ہیں۔

تعلقِ فعل یا وقوعِ فعل: مفعول بہ کے ساتھ فعل کے جوڑ کو تعلقِ فعل یا وقوع کہتے ہیں۔

شبہ فعل: ہر ایسا اسم جو معنیٔ مصدری اور عمل میں فعل کی طرح ہو۔

شبہ فعل یہ ہیں: اسم فاعل، اسم مفعول، صفتِ مشبّہ، اسمِ تفضیل، مصدر۔
ان سب کی تفصیل انشاء اللہ اسمائے عاملہ کے بیان میں آئے گی۔

مزید امثلہ دیکھئے

(۱) صَنَعَ النَّجَّارُ كُرْسِيًّا (۲) صُنِعَ الْكُرْسِيُّ (۳) قَطَفَ الْأَطْفَالُ أَزْهَارًا

(بڑھئی نے کرسی بنائی) (کرسی بنی) (بچوں نے پھول توڑے)

(۴) أَكَلَتْ اِمْرَأَتَانِ تُفَّاحَةً (۵) أُكِلَتِ التُّفَّاحَةُ (۶) أَكَلَ الْخُبْزَ طِفْلَةٌ

(دو عورتوں نے ایک سیب کھایا) (ایک سیب کھایا گیا) (بچی نے روٹی کھائی)

ملاحظہ: دیکھئے پہلی اور تیسری مثال میں فعل اور فاعل، دوسری مثال میں فعل اور نائب فاعل دونوں مذکر ہیں، چوتھی مثال میں فعل اور فاعل، پانچویں مثال میں فعل و نائب فاعل دونوں مؤنث ہیں، چھٹی مثال میں فعل مذکر اور فاعل مؤنث ہے اور دونوں کے درمیان مفعول بہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر فعل کے فوراً بعد فاعل یا نائب فاعل مذکر ہو تو فعل کو مذکر لانا ضروری ہے۔ اور اگر فاعل یا نائب فاعل مؤنث ہے تو فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے۔ اور اگر فعل اور مؤنث فاعل یا نائب فاعل کے درمیان کوئی لفظ مثلاً مفعول بہ آجائے تو فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے۔ نیز یہ بھی دیکھئے کہ بعض امثلہ میں فاعل و نائب فاعل مفرد اور بعض میں تثنیہ اور بعض میں جمع ہے مگر فعل سب صورتوں میں مفرد ہی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ فاعل اگر فعل کے علاوہ کوئی علیحدہ[۱] اسم (اسم ظاہر) ہو تو فعل ہمیشہ

حل لغات: صَنَعَ (ف) صِنَاعَةً، كُرْسِيٌّ ج كَرَاسِيُّ، قَطَفَ (ض) قَطْفًا

زَهْرٌ ج أَزْهَارٌ، خُبْزٌ ج أَخْبَازٌ۔

---

[۱] فاعل اگر فعل کے علاوہ کوئی علیحدہ اسم ہو تو اس کو اسمِ ظاہر کہتے ہیں اس کی اصل تعریف انشاء اللہ ضمائر کے ختم پر آئے گی۔

مفرد ہی آتا ہے۔

امثلۂ بالا کے پیشِ نظر اب قواعد یاد کیجئے

(۱) فعل کے بعد فوراً ہی اگر مذکر فاعل یا نائب فاعل ہو تو فعل کو مذکر لانا ضروری ہے اور اگر مؤنث فاعل یا نائب فاعل ہو تو فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے۔

(۲) اگر فعل اور مؤنث فاعل و نائب فاعل کے درمیان کوئی لفظ آجائے تو فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے۔

(۳) فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ مفرد ہی آتا ہے۔

(۴) فاعل نکرہ بھی ہوتا ہے معرفہ بھی۔

ترکیبِ قدیم جملۂ اولیٰ: صَنَعَ فعل معروف النَّجَّارُ فاعل کُرْسِیًّا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ترکیبِ جدید: صَنَعَ پر زبر آیا ماضی کے مبنی بر فتحہ ہونے کی بنا پر، النَّجَّارُ پر پیش آیا فاعل ہونے کی بنا پر، تنوین نہیں آئی معرف باللام ہونے کی وجہ سے، کُرْسِیًّا پر زبر آیا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے، تنوین آئی مانعِ تنوین نہ ہونے کی وجہ سے۔

نوٹ: استاذِ محترم سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ طلبہ کو آخرِ کتاب تک ہر ہر جملہ کی مندرجہ بالا انداز پر ترکیبِ جدید و قدیم کرائیں۔

مُحادثہ

کمال: السلام علیکم

جمال: وعلیکم السلام

کمال: بھائی جمال ذرا یہ بتاؤ کہ حَفِظَ التِّلْمِیْذَانِ قُرْاٰنًا کون سا جملہ ہے؟

(بقیہ صفحہ آئندہ پر)

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

لَعِبَ وَلَدٌ   فَتَحَ التِّلْمِيْذَانِ حُجْرَةً   نَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقِيْرًا

تَأْكُلُ بِنْتٌ   ذَبَحَتِ الْبِنْتَانِ دَجَاجَةً   نَجَحَتِ التِّلْمِيْذَاتُ

يَأْكُلُ الْخُبْزَ عَمَّةٌ   قُرِءَ الْقُرْآنُ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

جمال : یہ جملہ فعلیہ ہے۔

کمال : یہ کیسے معلوم ہوا کہ جملہ فعلیہ ہے؟

جمال : اس لئے کہ مسند (حَفِظَ) پہلے اور مسند الیہ (اَلتِّلْمِيْذَانِ) بعد میں ہے، مسند پہلے اور مسند الیہ بعد میں ہو تو اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔

کمال : اچھا اگر ہم مسند الیہ کو پہلے لانا چاہیں تو کس طرح کہیں گے اور وہ کون سا جملہ کہلائے گا؟

جمال : اس طرح کہیں گے: اَلتِّلْمِيْذَانِ حَفِظَا قُرْآنًا۔ اب یہ جملہ اسمیہ بن گیا۔ چوں کہ مسند الیہ مقدم اور مسند مؤخر ہو گیا۔ اور خبر مبتدا کے مطابق ہوتی ہے اس لئے حَفِظَا تثنیہ کا صیغہ لایا گیا۔ اور جملہ فعلیہ کی صورت میں فعل کو مفرد ہی لانا ضروری تھا چونکہ قاعدہ ہے کہ فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل مفرد ہی آتا ہے۔

کمال : اچھا یہ بتاؤ کہ فاعل پر پیش آتا ہے اور اَلتِّلْمِيْذَانِ پر پیش نظر نہیں آرہا ہے؟

جمال : تثنیہ میں الف اور جمع میں واؤ پیش کے درجہ میں ہوتے ہیں۔

کمال : قُرْآنًا پر زبر کیوں آیا؟

جمال : مفعول بہ ہونے کی وجہ سے۔ (بقیہ ص۲۶ پر)

حل لغات: وَلَدٌ ج اَوْلَادٌ بچہ، فَقِيْرٌ ج فُقَرَاءُ، ذَبَحَ (ف) ذَبْحًا ذبح کرنا، دَجَاجَةٌ ج دَجَاجَاتٌ مرغی، عَمَّةٌ ج عَمَّاتٌ پھوپی، بِنْتٌ ج بَنَاتٌ لڑکی۔

نوٹ: حروف کا مستقل بیان انشاء اللہ آگے آرہا ہے البتہ ضرورتاً صرف حروفِ جارّہ کو اس جگہ پیش کیا جارہا ہے۔

حروفِ جارّہ[1]

ذَهَبَ رَاشِدٌ اِلَى الْمَسْجِدِ   راشد مسجد کی طرف گیا۔

ملاحظہ: دیکھئے مثالِ بالا میں پہلے فعل ہے پھر اسم مرفوع (رَاشِدٌ) فاعل ہے جس نے جانے کا کام کیا ہے، اس کے بعد (اِلٰی) ایک ایسا حرف ہے جس نے دو کام کئے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

کمال: اس کا مفعول بہ ہونا کیسے معلوم ہوا؟

جمال: چوں کہ اس سے فاعل کے فعل کا تعلق ہو رہا ہے۔

کمال: اس جملہ کی ترکیب کس طرح بیان کریں گے؟

جمال: حَفِظَ فعل اَلتِّلْمِيْذُ اِنْ فاعل اور قُرْاٰنًا مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

کمال: شاباش، شاباش، ماشاء اللہ آپ تو نحوِ قاسمی پڑھ کر بہت جلدی باصلاحیت ہو گئے۔

جمال: ہاں بس اللہ تعالیٰ اس "نحوِ قاسمی" کے فیض کو عام فرمائے اور اس کے مؤلف کی مع تمام معاونین کے مغفرت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

[1] جَرٌّ باب نَصَرَ جَرًّا کھینچنا۔ جَارٌّ اسم فاعل کا صیغہ ہے اصل میں جَارِرٌ تھا را کا را میں ادغام کردیا گیا جَارٌّ ہوگیا مؤنث جَارَّۃٌ یہ حروف چوں کہ فعل یا شبہ فعل کے معنی کو کھینچ کر اپنے مابعد تک لے آتے ہیں اس لئے ان کو حروفِ جارّہ کہتے ہیں۔ اس لئے یہ بات غور سے دیکھنی چاہئے کہ کون سے فعل یا شبہ فعل کے معنی کو اپنے مابعد تک کھینچ کر لاتے ہیں، جار مجرور مل کر دونوں اسی کے متعلق کہے جائیں گے۔

ایک تو (ذَھَبَ) کا اپنے مابعد (المَسْجِدُ) سے تعلق قائم کیا، دوسرے اپنے مابعد اسم کو زیر دیا، بس یہی دو کام کرنے والے حرف کو حرفِ جار کہتے ہیں۔

حروفِ جارہ مندرجہ ذیل ہیں

ب	مِنْ،	عَنْ	الیٰ،	حَتّٰی	فِی	لِ	و،ت	ك	علیٰ	رُبَّ
ساتھ	سے			تک	میں	لئے	قسم	جیسا	پر	بعض/بہت

مذ و منذ	خلا، حاشا، عدا
سے	علاوہ

تعریف: وہ حروف ہیں جو اسم پر داخل ہو کر اس کو جر دے دیتے ہیں اور اس اسم کو مجرور کہتے ہیں۔

فائدہ: یہ حروف ہمیشہ کسی فعل یا شبہِ فعل کا اپنے مابعد سے تعلق قائم کر دیتے ہیں

ترکیب: ذَھَبَ فعل رَاشِدٌ فاعل اِلیٰ حرفِ جار اَلْمَسْجِدِ مجرور، حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ذَھَبَ کے ذَھَبَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو گیا۔

ایک ضروری بات: حُصُوْل، ثبوت، وُجُوْد، کَوْن۔ ان چاروں کو

ہونا پایا جانا

مَصادِرِ عامّہ اور ان سے مشتق افعال کو افعالِ عامّہ کہتے ہیں۔

مثال جملہ اسمیہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ثابت ہیں)

ملاحظہ: دیکھئے مثالِ بالا میں اَلْحَمْدُ مبتدا ہے اور لِلّٰهِ جار مجرور خبر ہے، اب یہاں دو باتیں قابلِ غور ہیں، اول یہ کہ کوئی فعل یا شبہِ فعل ایسا نہیں ہے جس سے جار مجرور کو متعلق کر سکیں۔ دوسرے یہ کہ خبر اسم یا فعل ہوتی ہے یہاں حرف جار

کو خبر کیسے بنایا جائے ایسی صورت میں مَصَادِرِ عامہ میں سے کسی بھی مصدر سے مبتدا کے
مطابق اسمِ فاعل کا صیغہ مثلاً ثَابِتٌ لاکر اس سے جار مجرور کو متعلق کریں گے پھر ثَابِتٌ
اپنے متعلق سے مل کر خبر بن جائے گا۔

ترکیب : اَلْحَمْدُ مبتدا لام حرف جار اللہ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا
ثَابِتٌ کے ثَابِتٌ اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو گیا۔

بیانِ عامل ومعمول

اَمثِله: (۱) نَصَرَ کَمَالٌ جَمالاً (۲) خَالِدٌ نَظِیفٌ (۳) یَجْلِسُ سَاجِدٌ
(کمال نے جمال کی مدد کی) (خالد صاف ستھرا ہے) (ساجد بیٹھتا ہے)

ملاحظہ : پہلی مثال میں چوں کہ نَصَرَ کی نسبت کی وجہ سے کمال میں فاعل ہونے کے معنیٰ
اور جمال میں مفعول ہونے کے معنی پیدا ہوئے ہیں اس لئے کہا جائے گا کہ نَصَرَ ہی
کی وجہ سے کمال پر پیش اور جمال پر زبر دیا گیا ہے اور ایسے ہی لفظ کو جس کی وجہ سے
دوسرے لفظ پر کوئی حرکت آئے عاملِ لفظی کہتے ہیں۔

دوسری مثال میں ہم نے دیکھا کہ خَالِدٌ (مبتدا) اور نَظِیفٌ (خبر) دونوں
پر پیش تو ہے مگر کوئی ایسا لفظ نہیں آرہا جس کی وجہ سے ان دونوں پر پیش آیا ہو۔
لہذا ہم نے یہ سمجھا کہ ان دونوں کا عاملِ لفظی سے خالی ہونا ہی ایک ایسی وجہ ہے جس
کی بنا پر ان دونوں پر پیش آرہا ہے، اس طرح عاملِ لفظی سے خالی ہونے کو لفظِ ابتدا
سے تعبیر کرتے ہیں، لہذا مبتدا اور خبر دونوں میں ابتدا عاملِ معنوی ہے[1]، اسی طرح تیسری

حل لغات: نَظُفَ (ک) نَظَافَۃً

---

[1] یہ مشہور مسلک کے مطابق ہے، البتہ احقر کی رائے یہ ہے کہ مبتدا اور خبر دونوں کے اندر (بقیہ ص ۲۹ پر)

مثال میں یَجْلِسُ فعل مضارع مرفوع ہے مگر لفظوں میں کوئی عامل نہیں لہٰذا اس کا عاملِ ناصب اور جازم سے خالی ہونا ہی ایک ایسی وجہ ہے جس کی بنا پر یَجْلِسُ فعل مضارع مرفوع ہے یہ دو صورتیں عاملِ معنوی کی ہیں۔

تعریفات

عامل: وہ چیز ہے جس کی وجہ سے کلمہ کے اخیر میں کوئی حرکت آئے۔
اگر پیش آئے تو عاملِ رافع، زبر آئے تو عاملِ ناصب، زیر آئے تو عاملِ جار، جزم آئے تو عامل جازم۔

عامل کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی

عاملِ لفظی: وہ لفظ ہے جس کی وجہ سے دوسرے کلمہ پر کوئی حرکت آئے۔

عاملِ معنوی: وہ مفہوم ہے جس کی وجہ سے کلمہ پر کوئی حرکت آئے۔

معمول: وہ کلمہ ہے جس پر عامل کی وجہ سے کوئی حرکت آئے۔

مرکب غیر مفید کی تقسیم

مرکب غیر مفید کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مرکبِ اضافی (۲) مرکبِ بنائی (۳) مرکب منع صرف

مرکبِ اضافی: مثال:- فُتِحَ بَابُ الْحُجْرَةِ (کمرہ کا دروازہ کھل گیا)

ملاحظہ: مثالِ بالا میں ایک اسم (باب) کی دوسرے اسم (الحُجْرَةِ) کی طرف ایسی نسبتِ ناقصہ ہو رہی ہے جس سے پہلے اسم میں ایک خصوصیت پیدا ہو گئی۔ یعنی

(حاشیہ بقیہ ص ۲۸) نسبتِ تامہ عاملِ معنوی ہے چوں کہ اسی کی وجہ سے دونوں میں مسند اور مسند الیہ ہونے کا مفہوم پیدا ہوا ہے لہٰذا اسی کو مدارِ حرکت بنانا بہتر ہے۔ (عبد الرحیم عفی عنہ)

دروازہ تو بہت سی چیزوں (الماری، مدرسہ وغیرہ) کا ہوتا ہے لیکن دوسرا اسم لانے سے معلوم ہوا کہ یہاں کمرہ کا دروازہ مراد ہے۔ اور کسی کا نہیں، یہی خصوصیت کے معنی ہیں، پہلے اسم کو مضاف اور دوسرے اسم کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ اعراب آگے دیکھئے۔

تعریفات

مضاف: وہ اسم ہے جس کی دوسرے اسم کی طرف نسبتِ ناقصہ ہو۔

مضاف الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی دوسرے اسم کی نسبتِ ناقصہ ہو۔

مرکّب اضافی: وہ مرکب ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے۔

فائدہ اضافت: مضاف میں کچھ نہ کچھ خصوصیت پیدا ہو جاتی ہے۔

مرکب اضافی کا عامل کے ساتھ جوڑ

بَابُ الْحُجْرَةِ مَفْتُوْحٌ	فَتَحَ رَاشِدٌ بَابَ الْحُجْرَةِ	نَظَرْتُ اِلٰى بَابِ الْحُجْرَةِ
(کمرہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے)	(راشد نے کمرے کا دروازہ کھولا)	(میں نے کمرے کے دروازہ کی طرف دیکھا)

ملاحظہ: پہلی مثال میں مرکب اضافی (بَابُ الْحُجْرَةِ) مبتدا ہے۔ دوسری مثال میں مفعول بہ تیسری مثال میں مجرور بہ اِلٰی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ تنہا مرکب اضافی جملہ نہیں بلکہ جملہ کا جز ہوتا ہے۔ نیز پہلی مثال میں مبتدا ہونے کی وجہ سے مضاف (بَابُ) مرفوع ہے، دوسری مثال میں مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے تیسری مثال میں اِلٰی حرف جار کے بعد ہونے کی وجہ سے مجرور ہے مگر مضاف الیہ (الْحُجْرَةِ) تینوں جگہ مجرور ہی ہے، لہذا معلوم ہوا کہ مضاف کی حرکت تو عامل کے اعتبار سے ہوتی ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہی ہوتا ہے، نیز پہلی مثال میں مضاف مذکر اور مضاف الیہ مؤنث ہے مگر خبر کو مذکر ہی لایا گیا ہے لہذا معلوم ہوا کہ مرکب اضافی مبتدا ہو تو خبر کو مضاف کے

حل لغات: نَظَرَ اِلٰى (ن)، نَظَرًا دیکھنا۔

موافق لایا جائے گا۔

مزید امثلہ مرکبِ اضافی

سَلَّتَا حَامِدٍ مَوْضُوْعَتَانِ   نَصَرَ مُسْلِمُوْ مِصْرٍ

(حامد کی دو کنڈیاں رکھی ہوئی ہیں)   (شہر کے مسلمانوں نے مدد کی)

ملاحظہ: دیکھئے پہلی مثال میں مضاف تثنیہ بغیر نون، دوسری مثال میں مضاف جمع بغیر نون ہے لہذا معلوم ہوا کہ اضافت کے وقت تثنیہ اور جمع کا نون گرا دیا جاتا ہے۔

اَمثلۂ بالا کے پیشِ نظر قواعد سنئے

(۱) مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، نیز مضاف الیہ معمول اور مضاف عاملِ جار[1] ہوتا ہے۔

(۲) مضاف کی حرکت عامل کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

(۳) اضافت کے وقت تثنیہ اور جمع کا نون گر جاتا ہے۔

(۴) مبتدا اگر مرکّبِ اضافی ہو تو خبر کو مضاف کے موافق لایا جائے گا۔

(۵) مضاف پر الف لام اور تنوین نہیں آئے گا۔

تمرین برائے ترکیب و اِجرائے قواعد

نَجَحَ طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ فِي الْاِمْتِحَانِ   فَرِحَ الْاَطْفَالُ بِيَوْمِ الْعِيْدِ

حل لغات: سَلَّةٌ ج سَلَّاتٌ، وَضَعَ (ف) وَضْعاً رکھنا، طَالِبٌ ج طُلَّابٌ، فَرِحَ (س) فَرَحاً خوش ہونا، عِيْدٌ ج اَعْيَادٌ خوشی۔

---

[1] یہ محض صورۃً ہے ورنہ حقیقۃً مضاف الیہ حرفِ جار مقدر کے ذریعہ مجرور ہوتا ہے حرفِ جار مقدر کا ضابطہ یہ ہے کہ اگر مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان عام خاص من وجہٍ کی نسبت ہے تو اضافت بمعنی مِنْ ہوگی، اگر مضاف الیہ مضاف کیلئے ظرف ہے تو اضافت بمعنی فی ہوگی اور اگر دونوں باتیں نہ ہوں تو اضافت بمعنی لام ہوگی (عبدالرحیم عفی عنہ)

حَدِیقَۃٌ خَالِدٍ جَمِیلَۃٌ مُسلِمُو الهِندِ نَاجِحُونَ کِتَابًا رَاشِدٍ فِی البَیتِ
غَفَرَ اللّٰہُ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ)

(۲) مرکب بنائی و دیگر اعداد

مثال: خَمسَۃَ عَشَرَ وغیرہ

ملاحظہ: مثالِ بالا میں اکائی (خَمسَۃٌ) اور دھائی (عَشَرَ) کو جوڑا گیا، لیکن دونوں کے درمیان نسبت اضافی نہیں ہے، دوسری بات یہ کہ بیس سے آگے ہر عدد مثلاً (اَحَدٌ وَعِشرُونَ) وغیرہ میں اکائی و دھائی کے درمیان واؤ بمعنی اور آتا ہے لیکن یہاں گیارہ سے انیس تک اکائی کے بعد دھائی بغیر واؤ آرہی ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ دہائی (عَشَرَ) نے اپنے اندر واؤ بمعنی اور کو چھپا رکھا ہے بس ایسے ہی مرکب کو مرکبِ بنائی کہتے ہیں گیارہ سے انیس تک ہر عدد مرکب بنائی ہے۔

تعریف

مرکب بنائی: وہ مرکب ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم اپنے اندر واؤ بمعنی اور کو چھپائے ہوئے ہو۔

حکم: عَشَرَ کے اندر واؤ بمعنی اور کے چھپ جانے کے بعد اکائی دہائی دونوں پر فتحہ لازم کر دیا گیا۔

دیگر احوالِ اعداد: ایک اور دو کے معنی کو لفظ خود بتا دیتا ہے، علیحدہ سے لفظ لانے کی ضرورت نہیں، جیسے کتابٌ، کتابان۔

حل لغات: حَدِیقَۃٌ ج حَدَائِقُ باغیچہ، بَیتٌ ج بُیُوتٌ گھر، غَفَرَ (ض) غُفرَانًا بخشنا، اُمَّۃٌ ج اُمَمٌ جماعت یا گروہ۔

امثلہ: خَطَبَ ثَلٰثَةُ طُلَّابٍ قَطَفْتُ خَمْسَ زَهَرَاتٍ
تین طلبہ نے تقریر کی میں نے پانچ پھول توڑے

امثلۂ بالا کے پیشِ نظر ۳ سے ۱۰ تک کے قواعد

(۱) عدد مضاف اور معدود مضاف الیہ ہوتا ہے۔

(۲) معدود کو ہمیشہ جمع لایا جاتا ہے۔

(۳) معدود مذکر ہو تو عدد کو مؤنث اور معدود مؤنث ہو تو عدد کو مذکر لایا جائے گا۔

نوٹ: عدد کو ممیز اور معدود کو تمیز کہتے ہیں۔

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: خَطَبَ فعل ثَلٰثَةُ مضاف (ممیز) طُلَّابٍ مضاف الیہ (تمیز) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۱ سے ۱۰ تک مذکر کی گنتی		۱ سے ۱۰ تک مؤنث کی گنتی
اَحَدٌ	(۱)	اِحْدٰی
اِثْنَانِ	(۲)	اِثْنَتَانِ
ثَلٰثَةٌ	(۳)	ثَلٰثٌ
اَرْبَعَةٌ	(۴)	اَرْبَعٌ
خَمْسَةٌ	(۵)	خَمْسٌ
سِتَّةٌ	(۶)	سِتٌّ
سَبْعَةٌ	(۷)	سَبْعٌ
ثَمَانِيَةٌ	(۸)	ثَمَانٍ (ثَمَانِيْ)

حل لغات: خَطَبَ (ن) خُطْبَةً تقریر کرنا۔ قَطَفَ (ض) قَطْفًا توڑنا۔ زَهْرَةٌ جمع زَهَرَاتٌ پھول۔

برائے مذکر		برائے مؤنث
تِسْعَةٌ	(۹)	تِسْعٌ
عَشَرَةٌ	(۱۰)	عَشْرٌ

امثلہ: لَعِبَ اَحَدَ عَشَرَ طِفْلاً — لَعِبَتْ اِحْدیٰ عَشَرَةَ طِفْلَةً

گیارہ بچے کھیلے — گیارہ بچیاں کھیلیں

خَطَبَ اِثْنَا عَشَرَ تِلْمِیْذاً — خَطَبَتْ اِثْنَتَا عَشَرَةَ تِلْمِیْذَةً

بارہ طلبہ نے تقریر کی — بارہ طالبات نے تقریر کی

اَکَلْتُ اِثْنَیْ عَشَرَ رُمَّاناً — اَکَلْتُ اِثْنَتَیْ عَشَرَةَ تَمْرَةً

میں نے بارہ انار کھائے — میں نے بارہ کھجوریں کھائیں

امثلہ بالا کے پیشِ نظر ۱۱ و ۱۲ کے قواعد

(۱) معدود ہمیشہ مفرد منصوب ہوتا ہے۔

(۲) اگر معدود مذکر ہو تو اکائی دہائی دونوں کو مذکر، معدود مؤنث ہو تو اکائی دہائی دونوں کو مؤنث لایا جائے گا۔

(۳) اکائی دہائی دونوں پر ہر حالت میں فتحہ لازم ہوتا ہے لیکن بارہ میں اکائی کو حالتِ رفع میں اِثْنَا و اِثْنَتَا الف کے ساتھ اور حالتِ نصب وجر میں اِثْنَیْ و اِثْنَتَیْ یا کے ساتھ کہا جائے گا۔

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: لَعِبَ فعل اَحَدَ عَشَرَ ممیز (عدد) طِفْلاً تمیز (معدود) ممیز تمیز سے مل کر لَعِبَ کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ۔

حل لغات: رُمَّانٌ ج رُمَّانَاتٌ انار، تَمْرَةٌ ج تَمَرَاتٌ کھجور۔

اَمثِلہ: کَتَبَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ تِلْمِیْذاً — تیرہ طلبہ نے لکھا
کَتَبَتْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ تِلْمِیْذَةً — تیرہ طالبات نے لکھا
اَطْعَمْتُ خَمْسَةَ عَشَرَ طِفْلاً — میں نے پندرہ بچوں کو کھانا کھلایا
اَطْعَمْتُ خَمْسَ عَشَرَةَ طِفْلَةً — میں نے پندرہ بچیوں کو کھانا کھلایا

اَمثِلۂ بالا کے پیشِ نظر ۱۳ سے ۱۹ تک کے قواعد

(۱) معدود ہمیشہ مفرد منصوب ہوتا ہے۔
(۲) معدود اگر مذکر ہو تو اکائی کو مؤنث دہائی کو مذکر لایا جائے گا۔
(۳) معدود اگر مؤنث ہو تو اکائی کو مذکر دہائی کو مؤنث لایا جائے گا۔
(۴) رفع و نصب و جر، تینوں حالتوں میں اکائی دہائی دونوں پر فتحہ لازم ہوتا ہے۔

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: کَتَبَ فعل ثَلٰثَةَ عَشَرَ ممیز (عدد) تِلْمِیْذاً تمیز (معدود) ممیز تمیز سے مل کر فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ۔

۱۱ سے ۱۹ تک مذکر کی گنتی		۱۱ سے ۱۹ تک مؤنث کی گنتی
اَحَدَ عَشَرَ	(۱۱)	اِحْدٰی عَشَرَةَ
اِثْنَا عَشَرَ	(۱۲)	اِثْنَتَا عَشَرَةَ
ثَلٰثَةَ عَشَرَ	(۱۳)	ثَلٰثَ عَشَرَةَ
اَرْبَعَةَ عَشَرَ	(۱۴)	اَرْبَعَ عَشَرَةَ
خَمْسَةَ عَشَرَ	(۱۵)	خَمْسَ عَشَرَةَ
سِتَّةَ عَشَرَ	(۱۶)	سِتَّ عَشَرَةَ

حلِ لغات: طَعِمَ (س) طَعْماً چکھنا، کھانا، اِطْعَام کھلانا، رَجُلٌ ج رِجَالٌ مرد، اِمْرَأَةٌ ج نِسَاءٌ عورت۔

برائے مذکر		برائے مؤنث
سَبْعَةَ عَشَرَ	(۱۷)	سَبْعَ عَشْرَةَ
ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	(۱۸)	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ
تِسْعَةَ عَشَرَ	(۱۹)	تِسْعَ عَشْرَةَ

امثلہ: جَلَسَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً — جَلَسَتْ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً

بیس مرد بیٹھے — بیس عورتیں بیٹھیں

قَرَأْتُ عِشْرِيْنَ كِتَاباً — دَخَلْتُ عِشْرِيْنَ حُجْرَةً

میں نے بیس کتابیں پڑھیں — میں بیس کمروں میں داخل ہوا

امثلۂ بالا کے پیشِ نظر ۲۰ سے ۹۰ تک صرف دہائیوں کے قواعد

(۱) معدود ہمیشہ مفرد منصوب ہوتا ہے۔

(۲) معدود مذکر ہو یا مؤنث دہائیاں ایک ہی حال پر رہتی ہیں۔

(۳) حالتِ رفع میں واؤ اور حالتِ نصب وجر میں یا کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: جَلَسَ فعل عِشْرُوْنَ ممیز (عدد) رَجُلاً تمیز (معدود) ممیز تمیز سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ۔

امثلہ: هَرَبَ اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ جَمَلاً — هَرَبَتْ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ نَاقَةً

اکیس اونٹ بھاگ گئے — اکیس اونٹنیاں بھاگ گئیں

قَرَأْتُ اَحَدًا وَّ عِشْرِيْنَ دَرْساً — تَدَرَّسْتُ فِيْ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَدْرَسَةً

میں نے اکیس سبق پڑھے — میں نے اکیس مدرسوں میں پڑھا

حل لغات: اِمْرَأَةٌ (ج) نِسَاءٌ عورت، دَخَلَ (ن) دُخُوْلاً داخل ہونا، هَرَبَ (ن) هَرَباً نَاقَةٌ ج نُوْقٌ، جَمَلٌ ج جِمَالٌ، دَرْسٌ ج دُرُوْسٌ (ن) دِرَاسَةٌ مطالعہ کرنا، تَدَرَّسَ سبق پڑھنا (تفعّل)۔

قَرَأْتُ اثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ كِتَاباً　　دَخَلْتُ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ حُجْرَةً
میں نے بائیس کتابیں پڑھیں　　میں بائیس کمروں میں داخل ہوا

كَتَبَ اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ تِلْمِيْذاً
بائیس طلبہ نے لکھا

اَمثِلۂ بالا کے پیشِ نظر ۲۱ و ۲۲ کے قواعد

(۱) معدود ہمیشہ مفرد منصوب ہوتا ہے۔

(۲) اکائی پہلے دہائی بعد میں اور دونوں کے درمیان واؤ بمعنی اور لایا جاتا ہے۔

(۳) معدود مذکر ہو تو اکائی کو مذکر، معدود مؤنث ہو تو اکائی کو مؤنث لایا جائے گا، دہائی ایک ہی حال پر رہے گی۔

(۴) لفظِ احد پر تینوں حالتوں میں تینوں اعراب آئیں گے، احدیٰ تینوں حالتوں میں یکساں رہے گا۔

(۵) رفع کی حالت میں اثنان و اثنتان نصب وجر کی حالت میں اثنین و اثنتین پڑھیں گے۔

ترکیب جملۂ اولیٰ: ضَرَبَ فعل اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ ممیز (عدد) جَمَلاً تمیز (معدود) ممیز تمیز مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ۔

اَمثِلہ: اِنْكَسَرَ ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ كَاساً　　اِنْكَسَرَتْ ثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ مِنْضَدَةً
تئیس گلاس ٹوٹ گئے　　تئیس تپائیاں ٹوٹ گئیں

رَكِبْتُ خَمْسَةً وَّعِشْرِيْنَ قِطَاراً　　دَخَلْتُ خَمْساً وَّعِشْرِيْنَ حُجْرَةً
میں پچیس ریل گاڑیوں پر سوار ہوا　　میں پچیس کمروں میں داخل ہوا

حل لغات: كَسَرَ (ض) كَسْراً توڑنا، اِنْكَسَرَ (اِنفعال) ٹوٹنا، كَاسٌ ج اَكْؤُسٌ پیالہ گلاس، مِنْضَدَةٌ ج مَنَاضِدُ، قِطَارٌ ج قُطُرٌ۔

اَمثلۂ بالا کے پیشِ نظر ۲۳ سے ۲۹ تک کے قواعد

(۱) معدود مفرد منصوب ہوتا ہے۔

(۲) اکائی پہلے، دہائی بعد میں اور دونوں کے درمیان واؤ بمعنی اور لایا جاتا ہے۔

(۳) معدود مذکر ہو تو اکائی کو مؤنث، معدود مؤنث ہو تو اکائی کو مذکر لایا جائے گا، دہائی ایک حال پر رہے گی۔

(۴) اکائی پر تینوں حالتوں میں تین اعراب آئیں گے۔

ترکیب جملۂ اولیٰ: اِنْكَسَرَ فعل ثَلٰثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ ممیز (عدد) کَاْسًا تمیز (معدود) ممیز تمیز مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ۔

نوٹ: ۲۱ سے ۲۹ تک کے مذکورہ بالا قواعد دہائیوں کے درمیانی اَعداد میں ۹۹ تک جاری ہوں گے۔

۲۱ سے ۹۹ تک مذکر کی گنتی		۲۱ سے ۹۹ تک مؤنث کی گنتی
عِشْرُوْنَ	(۲۰)	
اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ	(۲۱)	اِحْدٰی وَ عِشْرُوْنَ
اِثْنَانِ وَ عِشْرُوْنَ	(۲۲)	اِثْنَتَانِ وَ عِشْرُوْنَ
ثَلٰثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ	(۲۳)	ثَلٰثٌ وَّ عِشْرُوْنَ
اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ	(۲۴)	اَرْبَعٌ وَّ عِشْرُوْنَ
خَمْسَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ	(۲۵)	خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ
سِتَّةٌ وَّ عِشْرُوْنَ	(۲۶)	سِتٌّ وَّ عِشْرُوْنَ
سَبْعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ	(۲۷)	سَبْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ
ثَمَانِيَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ	(۲۸)	ثَمَانٍ وَّ عِشْرُوْنَ

برائے مذکر		برائے مؤنث
تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	(۲۹	تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ
	ثَلٰثُوْنَ (۳۰	
اَحَدٌ وَّثَلٰثُوْنَ	(۳۱	اِحْدٰی وَثَلٰثُوْنَ
اِثْنَانِ وَثَلٰثُوْنَ	(۳۲	اِثْنَتَانِ وَثَلٰثُوْنَ
ثَلٰثَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ	(۳۳	ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ
اَرْبَعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ	(۳۴	اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ
خَمْسَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ	(۳۵	خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ
سِتَّةٌ وَّثَلٰثُوْنَ	(۳۶	سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ
سَبْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ	(۳۷	سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ
ثَمَانِيَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ	(۳۸	ثَمَانٍ وَّثَلٰثُوْنَ
تِسْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ	(۳۹	تِسْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ
	اَرْبَعُوْنَ (۴۰	
اَحَدٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	(۴۱	اِحْدٰی وَاَرْبَعُوْنَ
اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ	(۴۲	اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ
ثَلٰثَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	(۴۳	ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ
اَرْبَعَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	(۴۴	اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ
خَمْسَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	(۴۵	خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ
سِتَّةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	(۴۶	سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ
سَبْعَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	(۴۷	سَبْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ

برائے مذکر		برائے مؤنث
ثَمَانِيَةٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ	(۴۸)	ثَمَانٍ وَّ اَرْبَعُوْنَ
تِسْعَةٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ	(۴۹)	تِسْعٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ
خَمْسُوْنَ	(۵۰)	
اَحَدٌ وَّ خَمْسُوْنَ	(۵۱)	اِحْدٰى وَخَمْسُوْنَ
اِثْنَانِ وَخَمْسُوْنَ	(۵۲)	اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ
ثَلٰثَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	(۵۳)	ثَلٰثٌ وَّ خَمْسُوْنَ
اَرْبَعَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	(۵۴)	اَرْبَعٌ وَّ خَمْسُوْنَ
خَمْسَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	(۵۵)	خَمْسٌ وَّ خَمْسُوْنَ
سِتَّةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	(۵۶)	سِتٌّ وَّ خَمْسُوْنَ
سَبْعَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	(۵۷)	سَبْعٌ وَّ خَمْسُوْنَ
ثَمَانِيَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	(۵۸)	ثَمَانٍ وَّ خَمْسُوْنَ
تِسْعَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	(۵۹)	تِسْعٌ وَّ خَمْسُوْنَ
سِتُّوْنَ	(۶۰)	
اَحَدٌ وَّ سِتُّوْنَ	(۶۱)	اِحْدٰى وَسِتُّوْنَ
اِثْنَانِ وَسِتُّوْنَ	(۶۲)	اِثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ
ثَلٰثَةٌ وَّ سِتُّوْنَ	(۶۳)	ثَلٰثٌ وَّ سِتُّوْنَ
اَرْبَعَةٌ وَّ سِتُّوْنَ	(۶۴)	اَرْبَعٌ وَّ سِتُّوْنَ
خَمْسَةٌ وَّ سِتُّوْنَ	(۶۵)	خَمْسٌ وَّ سِتُّوْنَ
سِتَّةٌ وَّ سِتُّوْنَ	(۶۶)	سِتٌّ وَّ سِتُّوْنَ

برائے مذکر		برائے مؤنث
سَبْعَةٌ وَّ سِتُّوْنَ	(۶۷)	سَبْعٌ وَّ سِتُّوْنَ
ثَمَانِيَةٌ وَّ سِتُّوْنَ	(۶۸)	ثَمَانٍ وَّ سِتُّوْنَ
تِسْعَةٌ وَّ سِتُّوْنَ	(۶۹)	تِسْعٌ وَّ سِتُّوْنَ
	سَبْعُوْنَ (۷۰)	
اَحَدٌ وَّ سَبْعُوْنَ	(۷۱)	اِحْدٰى وَ سَبْعُوْنَ
اِثْنَانِ وَ سَبْعُوْنَ	(۷۲)	اِثْنَتَانِ وَ سَبْعُوْنَ
ثَلٰثَةٌ وَّ سَبْعُوْنَ	(۷۳)	ثَلٰثٌ وَّ سَبْعُوْنَ
اَرْبَعَةٌ وَّ سَبْعُوْنَ	(۷۴)	اَرْبَعٌ وَّ سَبْعُوْنَ
خَمْسَةٌ وَّ سَبْعُوْنَ	(۷۵)	خَمْسٌ وَّ سَبْعُوْنَ
سِتَّةٌ وَّ سَبْعُوْنَ	(۷۶)	سِتٌّ وَّ سَبْعُوْنَ
سَبْعَةٌ وَّ سَبْعُوْنَ	(۷۷)	سَبْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ
ثَمَانِيَةٌ وَّ سَبْعُوْنَ	(۷۸)	ثَمَانٍ وَّ سَبْعُوْنَ
تِسْعَةٌ وَّ سَبْعُوْنَ	(۷۹)	تِسْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ
	ثَمَانُوْنَ (۸۰)	
اَحَدٌ وَّ ثَمَانُوْنَ	(۸۱)	اِحْدٰى وَ ثَمَانُوْنَ
اِثْنَانِ وَ ثَمَانُوْنَ	(۸۲)	اِثْنَتَانِ وَ ثَمَانُوْنَ
ثَلٰثَةٌ وَّ ثَمَانُوْنَ	(۸۳)	ثَلٰثٌ وَّ ثَمَانُوْنَ
اَرْبَعَةٌ وَّ ثَمَانُوْنَ	(۸۴)	اَرْبَعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ
خَمْسَةٌ وَّ ثَمَانُوْنَ	(۸۵)	خَمْسٌ وَّ ثَمَانُوْنَ

برائے مذکر		برائے مؤنث
سِتَّةٌ وَّثَمَانُوْنَ	(۸۶)	سِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ
سَبْعَةٌ وَّثَمَانُوْنَ	(۸۷)	سَبْعٌ وَّثَمَانُوْنَ
ثَمَانِيَةٌ وَّثَمَانُوْنَ	(۸۸)	ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ
تِسْعَةٌ وَّثَمَانُوْنَ	(۸۹)	تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ

تِسْعُوْنَ (۹۰)

اَحَدٌ وَّتِسْعُوْنَ	(۹۱)	اِحْدٰى وَتِسْعُوْنَ
اِثْنَانِ وَتِسْعُوْنَ	(۹۲)	اِثْنَتَانِ وَتِسْعُوْنَ
ثَلٰثَةٌ وَّتِسْعُوْنَ	(۹۳)	ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ
اَرْبَعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ	(۹۴)	اَرْبَعٌ وَّتِسْعُوْنَ
خَمْسَةٌ وَّتِسْعُوْنَ	(۹۵)	خَمْسٌ وَّتِسْعُوْنَ
سِتَّةٌ وَّتِسْعُوْنَ	(۹۶)	سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ
سَبْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ	(۹۷)	سَبْعٌ وَّتِسْعُوْنَ
ثَمَانِيَةٌ وَّتِسْعُوْنَ	(۹۸)	ثَمَانٍ وَّتِسْعُوْنَ
تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ	(۹۹)	تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ

مِائَةٌ (۱۰۰)

اَمثلہ: سَافَرَ مِائَةُ تِلْمِيْذٍ — سَافَرَتْ مِائَةُ تِلْمِيْذَةٍ

سو طلبہ نے سفر کیا — سو طالبات نے سفر کیا

حلِ لغات: سَفَرَ (ن) سَفَرًا مسافر ہونا، سَافَرَ (مفاعلة) سفر کرنا۔

اَمثلہ بالا کو دیکھنے سے چند قواعد معلوم ہوئے

(۱) عدد مضاف اور معدود مضاف الیہ ہوتا ہے۔

(۲) معدود مذکر ہو یا مؤنث عدد ایک ہی حالت پر رہتا ہے۔

(۳) معدود ہمیشہ مفرد ہوتا ہے۔

ایک سے دس تک اَعداد کو اسم فاعل کے وزن پر لانیکے بعد معانی دیکھئے

اَوَّل	پہلا	اُولیٰ	پہلی
ثَانِی	دوسرا	ثَانِیَۃٌ	دوسری
ثَالِثٌ	تیسرا	ثَالِثَۃٌ	تیسری
رَابِعٌ	چوتھا	رَابِعَۃٌ	چوتھی
خَامِسٌ	پانچواں	خَامِسَۃٌ	پانچویں
سَادِسٌ	چھٹا	سَادِسَۃٌ	چھٹی
سَابِعٌ	ساتواں	سَابِعَۃٌ	ساتویں
ثَامِنٌ	آٹھواں	ثَامِنَۃٌ	آٹھویں
تَاسِعٌ	نواں	تَاسِعَۃٌ	نویں
عَاشِرٌ	دسواں	عَاشِرَۃٌ	دسویں

(۳) مرکب منع صرف

مثال: نَسِیْمُ اَحْمَدُ (ایک شخص کا نام)

ملاحظہ: دیکھئے نسیم احمد ایک شخص کا نام ہے، اس کے اندر نسیم اور احمد دو اسم علیحدہ علیحدہ ہیں، ان دونوں اسموں کو ملا کر ایک نام (عَلَم) بنا دیا گیا مگر اس میں نہ تو پہلا اسم دوسرے

اسم کی طرف مضاف ہے اور نہ ہی دوسرا اسم اپنے اندر واؤ بمعنی اور کو چھپائے ہوئے ہے ایسے، مرکب کو مرکب منع صرف کہتے ہیں۔

اب تعریف سنئے

مرکب منع صرف: وہ مرکب ہے جس میں بلا اضافت دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم اپنے اندر واؤ بمعنی اور کو چھپائے ہوئے نہ ہو۔

اب عامل کے ساتھ جوڑ دیکھئے

یُدَرِّسُ نَسِیْمَ اَحْمَدُ	اَطْعَمْتُ نَسِیْمَ اَحْمَدَ	نَظَرْتُ اِلٰی نَسِیْمَ اَحْمَدَ
(نسیم احمد سبق پڑھاتے ہیں)	(میں نے نسیم احمد کو کھانا کھلایا)	(میں نے نسیم احمد کی طرف دیکھا)

ملاحظہ: دیکھئے تینوں حالتوں میں پہلے اسم (نَسِیْمَ) پر زبر ہی آرہا ہے اور دوسرے اسم پر بحالتِ رفع پیش اور بحالتِ نصب وجر زبر آرہا ہے نیز تنوین نہیں ہے۔

اب قواعد سنئے

(۱) پہلے اسم پر زبر لازم ہے۔

(۲) دوسرے اسم پر بحالتِ رفع پیش اور بحالتِ نصب وجر زبر آتا ہے۔

(۳) اس پر تنوین نہیں آتی ہے۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

مُحَمَّدَ طَیِّبُ مُدِیْرُ دَارِ الْعُلُوْمِ نَصِیْرَ اَحْمَدُ شَیْخُ الْحَدِیْثِ

حلِ لغات: دَرَّسَ (تفعیل) تَدْرِیْساً سبق پڑھانا، اَطْعَمَ (افعال) کھانا کھلانا، نَظَرَ اِلٰی (نَصَرَ) نَظْراً دیکھنا، مُدِیْرٌ مہتمم، شَیْخٌ ج شُیُوْخٌ اہم شخصیت، حَدِیْثٌ ج اَحَادِیْثُ قول وفعلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اَخَذْتُ الْعِلْمَ مِنْ مُشْتَاقِ اَحْمَدَ   مُحَمَّدُ اَنَسُ تِلْمِيْذٌ

اَنْوَرُ سَادَاتُ رَئِيْسُ الْوُزَرَاءِ

بیانِ علامات

علامت: وہ چیز ہے جس سے کوئی دوسری چیز پہچانی جائے، جیسے دھواں آگ کے لئے

علاماتِ اسم: (۱) کسی کلمہ کے شروع میں الف لام ہو، جیسے اَلْحَمْدُ۔

(۲) کسی کلمہ کے شروع میں حرفِ جار ہو، جیسے عَلٰی كُرْسِيٍّ۔

(۳) کسی کلمہ کے آخر میں تنوین ہو، جیسے خَالِدٌ۔

(۴) کوئی کلمہ مسند الیہ ہو، جیسے رَاشِدٌ مُجْتَهِدٌ

(۵) کوئی کلمہ مضاف ہو، جیسے زَهْرَةُ الْبُسْتَانِ جَمِيْلَةٌ

(۶) کوئی کلمہ مُصَغَّر ہو، جیسے رُجَيْلٌ (چھوٹا سا آدمی) شُوَيْهَةٌ (چھوٹی سی بکری)

مُصَغَّر (تصغیر): وہ اسم ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کے چھوٹا ہونے کو ظاہر کیا گیا ہو، جیسے امثلۂ بالا۔

(۷) کسی کلمہ کے آخر میں یائے نسبتی (بمعنی والا) ہو، جیسے بغدادی یائے نسبتی ہمیشہ مشدّد ہوتی ہے۔

(۸) کوئی کلمہ مثنّٰی ہو، جیسے رَجُلَانِ۔

(۹) کوئی کلمہ جمع ہو، جیسے حُجُرَات۔

(۱۰) کوئی کلمہ موصوف ہو، جیسے قَرَأْتُ كِتَاباً جَدِيْداً۔

(۱۱) کسی کلمہ کے آخر میں تائے تانیث کی تائے متحرکہ ہو، جیسے ضَارِبَةٌ

حلِ لغات: اَخَذَ (ن) اَخْذ لینا، عِلْمٌ ج عُلُوْمٌ (س) جاننا، بُسْتَانٌ ج بَسَاتِيْنُ۔

علاماتِ فعل

(۱) کسی کلمہ کے شروع میں قد ہو، جیسے قَدْ ضَرَبَ

(۲) کسی کلمہ کے شروع میں سین یا سوف ہو، جیسے سَيَضْرِبُ، سَوْفَ يَضْرِ

(۳) کسی کلمہ کے شروع میں حرفِ جازم ہو، جیسے لَمْ يَضْرِبْ

(۴) کسی کلمہ کے آخر میں فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہو، جیسے ضَرَبْتُ

(۵) کسی کلمہ کے آخر میں تائے تانیث ساکنہ ہو، جیسے ضَرَبَتْ

(۶) کوئی کلمہ صیغۂ امر ہو، جیسے اِقْرَأْ

(۷) کوئی کلمہ صیغۂ نہی ہو، جیسے لَا تَقْرَأْ

علاماتِ حرف

کسی کلمہ میں علاماتِ اسم وفعل کا نہ ہونا۔

بیانِ معربُ ومَبنی

تمام کلمات کی دو قسمیں ہیں (۱) مُعرب (۲) مبنی

اَمثِلہ: نَصَرَ مَاجِدٌ مَا نَصَرَ كَمَالٌ مَاجِداً اُنْصُرْ عَمَّ مَاجِدٍ

(ماجد نے مدد کی) (کمال نے ماجد کی مدد نہیں کی) (تو ماجد کے چچا کی مدد کر)

يَطْلُبُ هٰؤُلَاءِ رَاشِداً لَنْ يَطْلُبَ الْقَاضِيْ هٰؤُلَاءِ لَمْ اَطْلُبْ عَمَّ هٰؤُلَاءِ

(یہ سب راشد کو بلاتے ہیں) (قاضی ہرگز ان سب کو نہیں بلائے گا) (میں نے ان سب کے چچا کو نہیں بلایا)

ملاحظہ: مندرجہ بالا اَمثلہ میں ہم نے دیکھا کہ ماجد پر بحالتِ رفع پیش، بحالتِ نصب زبر، بحالتِ جر زیر ہے مگر ایک دوسرے اسم هٰؤُلَاءِ کو دیکھا تو اس کا آخر تینوں حالتوں میں یکساں ہے، اچھا پھر افعال پر نظر پڑی تو دیکھا کہ يَطْلُبُ پر لَنْ (عاملِ ناصب)

حل لغات: عَمٌّ ج اَعْمَامٌ، طَلَبَ (ن) طَلَباً بلانا۔

کی موجودگی میں زبر لَمْ (عاملِ جازم) کی موجودگی میں سکون اور دونوں کی عدمِ موجودگی میں پیش ہے مگر ایک دوسرا فعل نصر یا انصر کو دیکھا تو ان کا آخر کسی حالت میں تبدیل ہوتا ہوا نظر نہیں آیا بس ہم فوراً سمجھ گئے کہ تمام اسماء وافعال دو طرح کے ہوتے ہیں۔
(۱) وہ اسماء وافعال جن کا آخر حالات کے بدلنے سے بدل جائے، ایسے اسماء وافعال کو مُعرب کہتے ہیں۔ (۲) وہ اسماء وافعال جن کا آخر حالات کے بدلنے سے نہ بدلے ایسے اسماء وافعال کو مبنی کہتے ہیں۔ البتہ حروف کُل کے کُل تمام ہی استعمالات میں یکساں نظر آئے، لہذا معلوم ہوا کہ حروف تمام مبنی ہیں۔

تعریفات

مُعرب: وہ کلمہ ہے جس کا آخر حالات کے بدلنے سے بدلتا رہے جیسے امثلۂ بالا میں مَاجِدٌ وَ يَطْلُبُ۔

مبنی: وہ کلمہ ہے جس کا آخر تمام ہی حالات میں یکساں رہے، جیسے اَمثلہ بالا میں هٰـؤُلَاءِ وَ نَصَرَ۔

اِعراب: وہ حرکت یا حرف جو مُعرب کے آخر میں آئے، جیسے نَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ رَاشِدًا ئیں حرکتیں تین ہیں رفع، نصب، جر اور حروف بھی تین ہیں واوٗ، الف، یاء۔

حرکتِ بنائی: مبنی کی آخری حرکت کو حرکتِ بنائی کہتے ہیں، وہ تین ہیں۔
ضمّہ (پیش) فتحہ (زبر) کسرہ (زیر)

اِعراب کی تقسیم

اِعراب کی تین قسمیں ہیں (۱) اعرابِ لفظی (۲) اعرابِ تقدیری (۳) اعرابِ مَحلّی
(۱) **اِعرابِ لفظی:** ایسا اِعراب جس کو زبان سے بولا جا رہا ہو، جیسے امثلۂ بالا میں ماجد

پر اِعراب ۔

(۲) اِعرابِ تقدیری: ایسا اعراب جس کو زبان سے تو نہیں بولا جارہا مگر چھپ کر آرہا ہے، جیسے مثال نمبر ۵ میں اَلْقَاضِیُ پر پیش ۔

(۳) اِعرابِ محلی: یہ اسم مبنی پر آتا ہے یعنی اسمِ مبنی ایسے محل میں ہے کہ اگر اس کے بجائے کوئی اسمِ معرب ہوتا تو اس پر لفظاً یا تقدیراً اعراب آجاتا ، جیسے امثلۂ بالا میں ھٰؤُلَاءِ پر ۔

بیانِ افعالِ مبنیہ

افعالِ مبنیہ تین طرح کے ہیں (۱) ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) فعل مضارع کے بعض صیغے ۔

تینوں کی وضاحت

(۱) ماضی: واحد و تثنیہ مذکر غائب، واحد و تثنیہ مؤنث غائب یہ چار صیغے مبنی علی الفتح ہوتے ہیں، جمع مذکر غائب مبنی علی الضم ہوتا ہے، باقی نو صیغے مبنی علی السکون ہوتے ہیں

(۲) امر حاضر معروف: دو تثنیہ ایک جمع مذکر ایک واحد مؤنث یہ چار صیغے مبنی علی حذف النون ہوتے ہیں، جمع مؤنث ہمیشہ مبنی علی السکون ہوتا ہے واحد مذکر کا صیغہ اگر معتل لام ہے تو حرف علت کے حذف پر مبنی ہوتا ہے اگر نونِ تاکید ہو تو مبنی علی الفتح ہوتا ہے اور اگر یہ دونوں چیزیں نہ ہوں تو مبنی علی السکون ہوتا ہے۔

(۳) فعل مضارع: جمع مؤنث غائب و حاضر مبنی علی السکون ہوتے ہیں نیز اگر آخر میں نونِ تاکید ہو تو تمام صیغے مبنی ہوتے ہیں ۔

مضارع کے باقی صیغے معرب ہیں ۔

حروف: یہ تمام مبنی ہیں ۔

مبنی الاصل: ایسا مبنی جس سے مناسبت کی بناء پر اسماء کو مبنی قرار دیا گیا ہو۔
مبنی الاصل تین ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف
معرب اور مبنی ہونے کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسمِ مُتمکّن (۲) اسمِ غیر متمکن

اسمِ متمکن: وہ اسم ہے جو مبنی الاصل سے مناسبت نہ رکھتا ہو (ملتا جلتا نہ ہو) ایسا اسم معرب ہوتا ہے، جیسے امثلہ بالا میں ماجد۔

اسمِ غیر متمکن: وہ اسم ہے جو مبنی الاصل سے کچھ مناسبت رکھتا ہو (ملتا جلتا ہو) ایسا اسم مبنی ہوتا ہے۔

اسمِ غیر متمکن کی تقسیم: اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں۔ (۱) ضمائر

حکایت

قَالَ رَاشِدٌ ذَهَبْتُ اِلٰى حَضْرَةِ الْمُمْتَحِنِ وَ سَأَلْتُهُ مَنْ نَاجِحٌ فِي
راشد نے بتایا میں ممتحن صاحب کے پاس گیا اور میں نے ان سے پوچھا، امتحان میں کون کامیاب

الْاِمْتِحَانِ اَجَابَ حَضْرَةُ الْمُمْتَحِنِ اِيَّاكَ اَنْجَحْتُ فِي الْاِمْتِحَانِ كُنْتَ
ہے، ممتحن صاحب نے جواب دیا میں نے تجھ ہی کو امتحان میں پاس کیا ہے تو سبق یاد

تَحْفَظُ الدَّرْسَ وَ صَدِيْقُكَ فَاشِلٌ فِي الْاِمْتِحَانِ هُوَ يَلْعَبُ وَ لَا
کرتا تھا اور تیرا ساتھی امتحان میں فیل ہے، وہ کھیلتا ہے اور

يَحْفَظُ الدَّرْسَ
سبق یاد نہیں کرتا ہے

حل لغات: سَأَلَ (ف) سُؤَالاً دریافت کرنا، اَجَابَ (افعال) اِجَابَةً جواب دینا، حَضْرَةٌ جناب آستانہ، اِنْجَاحٌ (افعال) پاس کرنا، حَفِظَ (س) حِفْظًا، صَدِيْقٌ ج اَصْدِقَاء، فَشِلَ (س) فَشَلًا فیل ہونا۔

ملاحظہ: مندرجہ بالا قصہ میں دیکھئے کہ راشد نے اپنے جانے کو بتانے کے لئے اپنا نام نہیں لیا بلکہ لفظ میں (ذَھَبْتُ کی تُ) کا استعمال کیا، پھر ایک بار لفظ ممتحن بولنے کے بعد دوبارہ بجائے لفظ ممتحن بولنے کے لفظ اُن (سَألْتُہٗ کی ہٗ) کا استعمال کیا، اسی طرح مخاطب کے لئے لفظ تجھ (اِیَّاکَ) کا استعمال ہوا، نام نہیں لیا گیا، چنانچہ ان جیسے الفاظ جن کے ذریعہ غائب یا حاضر یا متکلم کو بتایا جائے، ان ہی کو ضمیر کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا قصہ میں اس طرح کی عربی ضمیروں پر مزید غور کیجئے

(۱) ذَھَبْتُ میں لفظ تُ نے چونکہ فاعل کو بتایا اور فاعل مرفوع ہوتا ہے نیز فعل (عاملِ رافع) سے مل کر آیا ہے، ایسے لفظ کو ضمیر مرفوع متصل کہتے ہیں۔

(۲) ھُوَ یَلْعَبُ میں لفظ ھُوَ مبتدا ہے اور مبتدا مرفوع ہوتا ہے نیز کسی کلمہ کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہے ایسے لفظ کو ضمیرِ مرفوع منفصل کہتے ہیں۔

(۳) سَألْتُہٗ میں لفظ ہٗ نے مفعول کو بتایا اور مفعول منصوب ہوتا ہے نیز فعل (عاملِ ناصب) سے ملا ہوا ہے، ایسے لفظ کو ضمیرِ منصوب متصل کہتے ہیں۔

(۴) اِیَّاکَ اَنْجَحْتُ میں لفظ اِیَّاکَ نے مفعول بہ کو بتایا نیز کسی کلمہ کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہے، ایسے لفظ کو ضمیرِ منصوب منفصل کہتے ہیں۔

(۵) صَدِیْقُکَ میں لفظ کَ صَدِیْقُ کا مضاف الیہ ہے اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے نیز مضاف (عاملِ جار) سے ملا ہوا ہے ایسے لفظ کو ضمیرِ مجرور متصل کہتے ہیں۔

نوٹ: یہ تمام ضمائر محلاً مرفوع یا منصوب یا مجرور ہوتی ہیں۔

ضمیر: وہ اسم ہے جس کے ذریعہ غائب یا حاضر یا متکلم کو بتایا جائے۔

اسم ظاہر: وہ اسم ہے جو ضمیر نہ ہو۔

ضمائر کی پانچ قسمیں نکل آئیں ان سب کو مع تعریفات سنئے۔

(۱) **ضمیرِ مرفوع متصل**: وہ ضمیر ہے جو محلاً مرفوع ہو اور فعل (عاملِ رافع) کے ساتھ ملی ہوئی ہو، یہ فعل ماضی اور فعلِ مضارع کی چودہ ضمیریں ہیں۔

فعلِ ماضی: نَصَرَ، نَصَرَا، نَصَرُوا، نَصَرَتْ، نَصَرَتَا، نَصَرْنَ
نَصَرْتَ، نَصَرْتُمَا، نَصَرْتُمْ، نَصَرْتِ، نَصَرْتُمَا، نَصَرْتُنَّ، نَصَرْتُ، نَصَرْنَا
دیکھئے صیغہ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب میں ضمیر چھپی ہوئی ہے
ایسی ضمیر کو ضمیر مُستَتِر کہتے ہیں اور باقی صیغوں میں ضمیر کا تلفظ ہو رہا ہے، ایسی ضمیر کو ضمیر
بارِز کہتے ہیں۔

فعلِ مضارع: يَنْصُرُ، يَنْصُرَانِ، يَنْصُرُوْنَ، تَنْصُرُ، تَنْصُرَانِ
يَنْصُرْنَ، تَنْصُرُ، تَنْصُرَانِ، تَنْصُرُوْنَ، تَنْصُرِيْنَ، تَنْصُرَانِ، تَنْصُرْنَ
اَنْصُرُ، نَنْصُرُ

صیغہ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع
متکلم، ان پانچ صیغوں میں ضمیر مُسْتَتِر ہے اور باقی صیغوں میں ضمیر بارِز ہے۔

تمرین: سَافَرْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ تَلْعَبُوْنَ بِالْكُرَةِ يُنَظِّفُوْنَ الْحُجْرَةَ
اَلنِّسَاءُ يَطْبَخْنَ الطَّعَامَ نَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ

ترکیبِ جملہ اولیٰ: سَافَرْتُ فعل تُ ضمیر فاعل اِلٰی حرف جار اَلْمَدِيْنَةِ مجرور جار مجرور
مل کر متعلق سافرت کے سافرت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ۔

(۲) **ضمیرِ مرفوع منفصل**: وہ ضمیر جو محلاً مرفوع ہو اور کسی کلمہ کے ساتھ ملی ہوئی نہ
ہو، یہ چودہ ضمیریں ہیں۔ هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ، اَنْتَ،
اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، اَنَا، نَحْنُ۔

حل لغات: مَدِيْنَةٌ ج مُدُنٌ شہر، كُرَةٌ ج كُرَاتٌ گیند، تَنْظِيْفٌ (تفعیل)
صفائی کرنا، طَبَخَ (ف) طَبْخًا پکانا۔

تمرین : اَنَا تِلْمِیْذٌ ، هُمْ نَاجِحُوْنَ ، اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ الْقِصَّةَ
هُنَّ صَالِحَاتٌ ، نَحْنُ طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ ، اَنْتُمْ ثَلٰثَةَ عَشَرَ طَالِباً

ترکیب جملۂ اولیٰ : اَنَا مبتدا تِلْمِیْذٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) ضمیرِ منصوب متصل : وہ ضمیر ہے جو محلاً منصوب ہو اور عاملِ ناصب کے ساتھ ملی ہوئی ہو، یہ چودہ ضمیریں ہیں۔ نَصَرَهٗ ، نَصَرَهُمَا ، نَصَرَهُمْ، نَصَرَهَا ، نَصَرَهُمَا ، نَصَرَهُنَّ ، نَصَرَكَ ، نَصَرَكُمَا ، نَصَرَكُمْ ، نَصَرَكِ نَصَرَكُمَا ، نَصَرَكُنَّ ، نَصَرَنِیْ ، نَصَرَنَا۔

دیکھئے اوپر تمام ضمائر مفعول بہ ہیں اور نَصَرَ فعل عامل ہے اس میں ضمیر واحد مذکر غائب فاعل ہے۔

ایک مثال ملاحظہ ہو۔ نَصَرَنِیْ رَاشِدٌ

دیکھئے مثالِ بالا سے ایک قاعدہ معلوم ہوا کہ فاعل اسم ظاہر ہو اور مفعول کی ضمیر متصل ہو، تو فاعل کو مفعول بہ کے بعد میں لایا جائے گا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر ی واحد متکلم کی ضمیر مفعول بہ ہو تو فعل اور یائے متکلم کے درمیان ایک نون لایا جائے گا تاکہ فعل کی آخری حالت باقی رہے اسے نونِ وقایہ کہتے ہیں۔

نونِ وقایہ : وہ نون ہے جو آخرِ فعل کی حفاظت کے لئے یائے متکلم سے پہلے لایا جاتا ہے۔

تمرین : اَسْأَلُكَ لَا تَسْئَلْنِیْ دَعَوْتُكُمْ نَصَرَنِیْ مَاجِدٌ
اَللّٰهُ يُطْعِمُنَا اَللّٰهُ يَرْزُقُكُمْ اَللّٰهُ لَا يُعَذِّبُهُمْ

حل لغات : قِصَّةٌ ج قِصَصٌ واقعہ، دَعَا (ن) دَعْوَةً بلانا ، رَزَقَ (ن) رِزْقاً رزق دینا، عَذَّبَ (تفعیل) تَعْذِيباً عذاب دینا ، عَذُبَ (ک) عُذُوْبَةً شیریں ہونا۔

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: اَسْأَلُ فعل، واحد متکلم کی ضمیرِ مستتر فاعل، کَ ضمیرِ منصوب متصل مفعول، فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ۔

(۴) ضمیرِ منصوب منفصل: وہ ضمیر ہے جو محلاً منصوب ہو اور کسی کلمہ کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو، یہ چودہ ضمیریں ہیں۔ اِیَّاہُ، اِیَّاھُمَا، اِیَّاھُمْ، اِیَّاھَا، اِیَّاھُمَا، اِیَّاھُنَّ اِیَّاكَ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُمْ، اِیَّاكِ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُنَّ، اِیَّایَ، اِیَّانَا۔

نوٹ: ان ضمیروں کو حصر (بمعنی ہی) کے لئے فعل سے پہلے لایا جاتا ہے۔

تمرین: اِیَّاكَ نَعْبُدُ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِیَّاكُمْ دَعَوْتُ اِلَی الطَّعَامِ اَعْطَیْتُكَ اِیَّاہُ

(۵) ضمیرِ مجرور متصل: وہ ضمیر ہے جو محلاً مجرور ہو اور عاملِ جار کے ساتھ ملی ہوئی ہو، یہ چودہ ضمیریں ہیں۔ لَهٗ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ، لَكَ، لَكُمَا، لَكُمْ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ، لِیْ، لَنَا۔

تمرین: قَالَ لِیْ اَبِیْ، حَفِظْتُ دَرْسِیْ، اِقْرَأْ دَرْسَكَ، مَا اَحْضَرْتُمْ كُتُبَكُمْ اَرْسَلْتُ اِلَیْكَ رِسَالَةً، وَصَلْتُ اِلَیْكُمْ

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: قَالَ فعل لِ حرف جار ی مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق قال کے، اب مضاف ی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر قَالَ کا فاعل قَالَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

حل لغات: عَبَدَ (ن) عِبَادَةً عبادت کرنا، عَانَ (ن) عَوْنًا مددگار ہونا، اِسْتِعَانَةٌ (استفعال) مدد چاہنا، اِعْطَاءٌ (افعال) عَطَا (ن) عَطَاءً دینا، اَبٌ ج اٰبَاءٌ باپ دادا، اِحْضَارٌ (افعال) حاضر کرنا، اِرْسَالٌ (افعال) بھیجنا، رِسَالَةٌ ج رِسَالَاتٌ پیغام، وَصَلَ اِلَی (ض) وُصُوْلًا پہنچنا۔

(۲) اسمائے اشارہ

ذٰلِكَ الْبُسْتَانُ جَمِيْلٌ — وہ باغ خوب صورت ہے

هٰذِهِ الزَّهْرَةُ جَمِيْلَةٌ — یہ پھول خوبصورت ہے

مُحَادَثَة

هُوَ يَنْصُرُكُمْ

کمال: بھائی جمال یہ کون سا جملہ ہے ؟

جمال: یہ جملۂ اسمیہ ہے۔

کمال: اس کی ترکیب کس طرح کریں گے ؟

جمال: هُوَ مبتدا يَنْصُرُ فعل، اس میں واحد مذکر غائب کی ضمیرِ مستتر فاعل، کُمْ مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ۔

کمال: مبتدا تو مرفوع ہوتا ہے، اور هُوَ پر پیش نظر نہیں آرہا؟

جمال: یہ مبنی ہونے کی بنا پر محلاً مرفوع ہے۔

کمال: محلاً مرفوع کا کیا مطلب ہے ؟

جمال: یعنی هُوَ پر نہ تو لفظاً رفع ہے نہ تقدیراً بلکہ یہ مرفوع کے محل میں ہے کہ اگر اس کی جگہ کوئی دوسرا اسمِ معرب ہوتا تو اس پر لفظاً یا تقدیراً پیش آجاتا۔

کمال: اچھا يَنْصُرُ پر پیش کیوں آیا ؟

جمال: عاملِ ناصب و جازم سے خالی ہونے کی وجہ سے۔

کمال: آپ نے یہ کیوں نہیں کہا کہ يَنْصُرُ پر پیش هُوَ مبتدا کی خبر ہونے کی وجہ سے آیا ہے ؟

جمال: يَنْصُرُكُمْ پورا جملہ مبتدا کی خبر ہے لہٰذا پورا ہی جملہ مجموعی طور پر محلاً مرفوع (بقیہ ص ۵۵ پر)

ملاحظہ: دیکھئے مندرجہ بالا امثلہ میں پھول یا باغ کی طرف ہاتھ یا آنکھ سے اشارہ کرنے کے وقت آپ نے قریب (پھول) کے لئے اردو میں لفظ "یہ" عربی میں لفظ "ھٰذِہٖ" اور دور (باغ) کے لئے اُردو میں لفظ "وہ" عربی میں لفظ "ذٰلِکَ" کا استعمال کیا ہے۔ ایسے الفاظ کو اسمائے اشارہ کہتے ہیں، اور جس کی طرف ہاتھ یا آنکھ سے اشارہ کیا جا رہا ہے (پھول، باغ) اس کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں، اسمِ اشارہ سے مشارٌ الیہ کو متعین کرنا مقصود ہوتا ہے۔

تعریفات

مشارٌ الیہ: وہ چیز جس کی طرف آنکھ یا ہاتھ سے اشارہ کیا جائے۔

اسمائے اشارہ: وہ اسماء ہیں جن کے ذریعہ مشارٌ الیہ کو متعین کیا جائے۔

اسمائے اشارہ

برائے واحد مذکر قریب	ھٰذَا
برائے واحد مذکر متوسط	ذَاكَ
برائے واحد مذکر بعید	ذَالِكَ
برائے واحد مؤنث قریب	ھاتا، ھاتی، ھاتہِ، ھٰذہ، ھذھی، ھاتھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہے، لہٰذا اس جملہ کے کسی خاص جزء کو خبر ہونے کی بناء پر رفع نہیں دیا جائے گا۔

کمال: اچھا کُم کیا لفظ ہے؟

جمال: یہ ضمیرِ منصوب متصل ہے، منصوب تو اس لئے کہ محلِ منصوب (مفعول) میں واقع ہے اور متصل اس لئے کہ یہ عاملِ ناصب (یَنْصُرُ) کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

کمال: شاد باش۔

جمال: شکریہ۔

برائے واحد مؤنث متوسط	تَاكَ		
برائے واحد مؤنث بعید	تلكَ		
برائے تثنیہ مذکر قریب بحالتِ رفع	هٰذَانِ[1]	بحالتِ نصب وجر	هٰذَيْنِ
برائے تثنیہ مذکر بعید بحالتِ رفع	ذَانِكَ	بحالتِ نصب وجر	ذَيْنِكَ
برائے تثنیہ مؤنث قریب بحالتِ رفع	هَاتَانِ	بحالتِ نصب وجر	هَاتَيْنِ
برائے تثنیہ مؤنث بعید بحالت رفع	تَانِكَ	〃	تَيْنِكَ
برائے جمع مذکر و مؤنث قریب	هٰؤُلَاءِ	هٰؤُلٰى	
برائے جمع مذکر و مؤنث بعید	أُولٰئِكَ	أُولَاكَ	

اَمثِلہ

(۱) هٰذَا الْكِتَابُ لِزَيْدٍ یہ کتاب زید کی ہے	ذَاكَ، ذَالِكَ	(۲) هٰذَا كِتَابُ زَيْدٍ یہ زید کی کتاب ہے
(۳) هٰذَانِ الْكِتَابَانِ لِزَيْدٍ یہ دو کتابیں زید کی ہیں	ذَانِكَ	(۴) هٰذَانِ كِتَابَا زَيْدٍ یہ زید کی دو کتابیں ہیں
(۵) قَرَأْتُ هٰذَيْنِ الْكِتَابَيْنِ میں نے ان دو کتابوں کو پڑھا	ذَيْنِكَ	(۶) نَظَرْتُ فِيْ هٰذَيْنِ الْكِتَابَيْنِ میں نے ان دو کتابوں میں غور کیا
(۷) هٰذِهِ الْكُرَّاسَةُ لِخَالِدٍ یہ کاپی خالد کی ہے		(۸) هٰذِهِ كُرَّاسَةُ خَالِدٍ یہ خالد کی کاپی ہے

---

[1] تثنیہ کی صورت میں بحالتِ رفع ھذان کو اور بحالتِ نصب وجر ھذَیْنِ کو مستقل طور پر وضع کیا گیا ہے، اسی طرح اللذانِ اور اللذَیْنِ میں ہے لہذا یہ مبنی ہی ہیں معرب نہیں چونکہ تغیر نہیں کیا گیا ہے۔

(۹) هَاتَانِ الْكُرَّاسَتَانِ لِخَالِدٍ یہ دو کاپیاں خالد کی ہیں	تَانِكَ	(۱۰) هَاتَانِ كُرَّاسَتَا خَالِدٍ یہ خالد کی دو کاپیاں ہیں
(۱۱) اَخَذْتُ هَاتَيْنِ الْكُرَّاسَتَيْنِ میں نے ان دو کاپیوں کو لیا	تَيْنِكَ	(۱۲) كَتَبْتُ فِيْ هَاتَيْنِ الْكُرَّاسَتَيْنِ میں نے ان دو کاپیوں میں لکھا
(۱۳) هٰؤُلَاءِ الطُّلَّابُ لِمَدْرَسَةِ هَافُوْر یہ طلبا ہاپوڑ کے مدرسہ کے ہیں	اُولٰئِكَ	(۱۴) هٰؤُلَاءِ طُلَّابُ مَدْرَسَةِ هَافُوْر یہ ہاپوڑ کے مدرسہ کے طلبہ ہیں
(۱۵) هٰؤُلَاءِ التِّلْمِيْذَاتُ لِمَدْرَسَةِ هَافُوْر یہ طالبات ہاپوڑ کے مدرسہ کی ہیں	اُولٰئِكَ	(۱۶) هٰؤُلَاءِ تِلْمِيْذَاتُ مَدْرَسَةِ هَافُوْر یہ ہاپوڑ کے مدرسہ کی طالبات ہیں
(۱۷) ذٰلِكُمْ الْبُسْتَانُ لِرَاشِدٍ وہ باغ راشد کا ہے		(۱۸) ذٰلِكُمْ بُسْتَانُ رَاشِدٍ وہ راشد کا باغ ہے
(۱۹) قَلَمِيْ هٰذَا جَيِّدٌ میرا یہ قلم عمدہ ہے		(۲۰) كُرَّاسَتِيْ تِلْكَ جَيِّدَةٌ میری وہ کاپی عمدہ ہے

نوٹ: بیچ میں لکھے ہوئے متوسط و بعید کے اسمائے اشارہ کو دونوں طرف امثلہ میں لگا کر ترجمہ کا فرق دیکھئے۔

ترکیبِ جملہ اولیٰ: هٰذَا اسمِ اشارہ اَلْكِتَابُ مشارٌ الیہ۔ اسمِ اشارہ مشار الیہ سے مل کر مبتدا لام جار زید مجرور، جار مجرور سے مل کر ثابت کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ باقی تراکیب خود کیجئے۔

مندرجہ بالا امثلہ کے پیشِ نظر چند قواعد معلوم ہوتے ہیں

(۱) مشار الیہ مرکب اضافی نہ ہو تو ہمیشہ معرف باللام ہوتا ہے۔

(۲) واحد، تثنیہ، جمع نیز تذکیر و تانیث میں اسمِ اشارہ مشار الیہ کے مطابق ہوتا ہے۔

(۳) اسمِ اشارہ اور مشار الیہ مل کر جملہ کا جزء بنتے ہیں۔

(۴) کبھی مشارٌ الیہ کو حذف کر کے صرف اسمِ اشارہ کو جملہ کا جز بنا دیتے ہیں۔

(۵) مشارٌ الیہ اگر مرکّب اضافی ہو تو اسمِ اشارہ مشار الیہ کے بعد آتا ہے۔

ضروری تنبیہ

حروفِ خِطاب: یہ خِطاب کی چھ ضمیریں ہیں جن کو اسمائے اشارہ کے ساتھ محض حرف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور ان سے دو فائدے ہیں۔

فائدہ (۱) ان سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ مخاطَب کتنے ہیں نیز مذکر ہیں یا مؤنث اور ان کا ترجمہ نہیں کیا جاتا۔

فائدہ (۲) ان کے لانے سے مشارٌ الیہ کے بعید ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

(۳) اسمائے موصولہ

مثال: نَجَحَ الَّذِیْ اِجْتَهَدَ

جس نے محنت کی وہ کامیاب ہو گیا۔

ملاحظہ: دیکھئے اس مثال میں لفظ الَّذِیْ (جس) ایک ایسا اسم ہے جس سے تنہا طور پر کوئی منشا متعین نہیں ہوا لیکن جب اس کے ساتھ ایک جملہ خبریہ ملایا گیا جس کے اندر ایک ایسی ضمیر ہے جو الَّذِیْ کی طرف لوٹ رہی ہے تو اس کا ایک منشا متعین ہو گیا اور اس کے بعد ہی وہ نَجَحَ کا فاعل بن گیا ایسے اسم کو اسمِ موصول اور ایسے جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔

تعریفات

اسمائے موصول: وہ اسماء ہیں جن کا منشا بعد والے جملہ کے بغیر متعین نہ ہو سکے۔

دوسری تعریف: ایسے اسماء ہیں جو بغیر بعد والے جملہ کے کسی جملہ کا جز تام نہ بن سکیں۔

صِلہ: وہ جملہ خبریہ جو اسمِ موصول کے ساتھ ملا ہوا ہو اور اس میں ایک ضمیر ہو جو اسمِ موصول کی طرف لوٹتی ہو۔

عائِد: صلہ کے اندر اسمِ موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر[1] کو کہتے ہیں۔

اسمائے موصولہ یہ ہیں

اسمائے موصولہ	معانی	امثلہ
	جو، جس، جن	
اَلَّذِیْ	برائے واحد مذکر	نَجَحَ الَّذِیْ اِجْتَہَدَ (جس نے محنت کی وہ کامیاب ہوگیا)
اَللَّذَانِ	برائے تثنیہ مذکر بحالتِ رفع	فَشِلَ اللَّذَانِ لَعِبَا (جن دو نے کھیل کیا وہ فیل ہوگئے)
اَللَّذَیْنِ	〃 بحالتِ نصب وجر	اَشْبَعْتُ اللَّذَیْنِ جَاعَا (میں نے ان دو کا پیٹ بھرا یا جو بھوکے تھے)
		وَصَلْتُ اِلَی اللَّذَیْنِ جَاعَا (میں ان دو کے پاس پہنچا جو بھوکے تھے)
اَلَّذِیْنَ	〃 جمع مذکر	جَلَسَ الَّذِیْنَ تَعِبُوْا (جو تھک گئے وہ بیٹھ گئے)
اَلَّتِیْ	〃 واحد مؤنث	نَجَحَتِ الَّتِیْ اِجْتَہَدَتْ (جس نے محنت کی وہ کامیاب ہوگئی)
اَللَّتَانِ	〃 تثنیہ مؤنث بحالتِ رفع	فَشِلَتِ اللَّتَانِ لَعِبَتَا (جن دو نے کھیل کیا وہ فیل ہوگئیں)
اَللَّتَیْنِ	〃 بحالتِ نصب وجر	اَشْبَعْتُ اللَّتَیْنِ جَاعَتَا (میں نے ان دو کا پیٹ بھرا یا جو بھوکی تھیں)
		وَصَلْتُ اِلَی اللَّتَیْنِ جَاعَتَا (میں ان دو کے پاس پہنچا جو بھوکی تھیں)
اَللَّاتِیْ	〃 جمع مؤنث	جَلَسَتِ اللَّاتِیْ تَعِبْنَ (جو تھک گئیں وہ بیٹھ گئیں)
اَللَّوَاتِیْ	〃 〃	〃 اَللَّوَاتِیْ 〃 〃 〃 〃

حلِ لغات: اَشْبَعْتُ (باب افعال) مجرد س پیٹ بھرنا۔

[1] ضمیر کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں اسمِ موصول کی طرف راجع ہوتی ہیں، جن کا بیان آئندہ کتابوں میں آئے گا۔

مَـنْ	برائے ذی عقل مذکر و مؤنث، واحد و جمع	اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْكَ (جو تمہارے ساتھ برا کرے تم اس کے ساتھ احسان کرو)
مَـا	برائے غیر ذی عقل واحد و جمع	لَا تَاْكُلْ مَا لَا تَسْتَطِیْعُ هَضْمَهٗ (جس چیز کو ہضم نہ کر سکو اس کو نہ کھاؤ)

اور جو الف لام اسمِ فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے وہ بھی اسمِ موصول کے معنی میں ہوتا ہے نیز جیسے صیغہ پر داخل ہوتا ہے ویسے ہی اسمِ موصول کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے ذَهَبَ السَّارِقُ بمعنی ذَهَبَ الَّذِیْ سَرَقَ (جس نے چوری کی وہ چلا گیا)

ترکیب جملۂ اولیٰ: نَجَحَ فعل اَلَّذِیْ اسم موصول اِجْتَهَدَ فعل، واحد مذکر غائب کی ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر فاعل، نَجَحَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

محادثہ

هٰذَا الَّذِیْ یَنْصُرُنِیْ (یہ وہ ہے جو میری مدد کرتا ہے)

کمال: السلام علیکم

جمال: وعلیکم السلام

کمال: اس جملہ میں هٰذَا کیا لفظ ہے؟

جمال: یہ اسمِ اشارہ ہے۔

کمال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ اسم اشارہ ہے؟ (بقیہ ص ۶۱ پر)

حل لغات: هَضَمَ (باب ض) چبانا (باب نصر) اَحْسَنَ اِلٰی (افعال) اِحْسَانًا اچھا برتاؤ کرنا، اَسَاءَ اِلٰی (افعال) اِسَاءَةً برا برتاؤ کرنا، اِسْتِطَاعَةً (استفعال) طاقت رکھنا۔

(۴) اسمائے افعال

بمعنی فعل مضارع	بمعنی فعل امر	بمعنی فعل ماضی
قَطْ هٰذَا الطَّعَامُ	دُوْنَكَ الْقَلَمَ	هَيْهَاتَ رَاشِدٌ
يَكْفِيْ هٰذَا الطَّعَامُ	خُذِ الْقَلَمَ	بَعُدَ رَاشِدٌ
یہ کھانا کافی ہوگا	تو قلم لے	راشد دور ہوگیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

جمال: اس لئے کہ ہاتھ یا آنکھ سے اشارہ کے وقت یہ لفظ بولا جاتا ہے۔

کمال: هٰذَا ترکیب میں کیا واقع ہے؟

جمال: مبتدا ہے۔

کمال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ مبتدا ہے؟

جمال: اس لئے کہ یہ مسند الیہ ہے اور مقدم ہے۔

کمال: مبتدا تو مرفوع ہوتی ہے اور اس پر پیش نظر نہیں آرہا!

جمال: یہ مبنی ہے اس لئے محلاً مرفوع ہے یعنی خود تو لفظاً یا تقدیراً مرفوع نہیں ہے بلکہ مرفوع کے محل میں ہے کہ اگر اس کی جگہ کوئی اسمِ معرب ہوتا تو لفظاً یا تقدیراً مرفوع ہوتا۔

کمال: اَلَّذِيْ کیا لفظ ہے؟

جمال: اسم موصول ہے۔

کمال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ اسم موصول ہے؟

جمال: کیوں کہ یہ بغیر اپنے مابعد جملہ کے جز نہیں بن سکتا۔

کمال: اسم موصول کے بعد جملہ خبریہ کو کیا کہتے ہیں؟

جمال: صلہ کہتے ہیں۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

ملاحظہ: دیکھئے امثلہ بالا میں ھیہات، دونك، قط، تینوں کلمات افعال کے معنی میں ہیں لیکن شروع کتاب میں ذکر کردہ علاماتِ فعل میں سے کوئی بھی علامت ان میں نہیں پائی جارہی ایسے کلمات کو اسمائے افعال کہتے ہیں نیز امثلہ بالا سے واضح ہوا کہ اسمائے افعال تین طرح کے ہیں۔

تعریف: اسمائے افعال ایسے کلمات ہیں جو افعال کے معنی میں ہوں اور ان میں کوئی علامتِ فعل نہ ہو۔

اسمائے افعال	بمعنی افعال ماضیہ	استعمالات	تراجم
هَيْهَاتَ	بَعُدَ	هَيْهَاتَ قِطَارٌ	ریل گاڑی دور ہوگئی۔
شَتَّانَ	اِفْتَرَقَ	شَتَّانَ خَالِدٌ وَرَاشِدٌ	خالد اور راشد جدا ہوگئے۔
سَرْعَانَ	سَرِعَ	سَرْعَانَ كَمَالٌ	کمال نے جلدی کی
بمعنی افعال مضارعہ			
قَدْ، قَطْ	يَكْفِي	قَطْ هٰذَا الْخُبْزُ لِخَالِدٍ	یہ روٹی خالد کے لئے کافی ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

کمال: صلہ کے صحیح ہونے کے لئے کتنی شرطیں ہیں؟

جمال: دو شرطیں ہیں (۱) جملہ خبریہ ہو (۲) اس میں ایسی ضمیر ہو جو اسمِ موصول کی طرف لوٹتی ہو۔

کمال: "اِجھانِیْ" میں نون کیسا ہے؟

جمال: یہ نونِ وقایہ ہے جو ضمیر منصوب یائے متکلم اور فعل کے درمیان لایا جاتا ہے۔

کمال: ماشاء اللہ تم تو "نحو قاسمی" پڑھ کر بڑی جلدی عربی کے ماہر ہوگئے۔

جمال: ابھی بس دعا ہے اللہ تعالیٰ "نحو قاسمی" کے مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

حل لغات: بَعُدَ (ک) بُعْدًا دور ہونا، اِفْتَرَقَ (افتعال) جدا ہونا، سَرِعَ (س) سُرْعَةً جلدی کرنا، كَفٰى (ض) كِفَايَةً کافی ہونا۔

اسمائے افعال	بمعنی افعال ماضیہ	استعمالات	تراجم
وَا، وَاهاً عَلَىٰ	اَتَعَجَّبُ اَتَاَسَّفُ	وَاهاً عَلَىٰ مَنْ لَا يَخَافُ عَذَابَ الْآخِرَةِ	افسوس یا تعجب اس شخص پر جو آخرت کے عذاب سے نہیں ڈرتا۔

بمعنی افعال امر

رُوَيْدَ	اَمْهِلْ	رُوَيْدَ بَكْراً	تو بکر کو مہلت دے
بَلْهَ	دَعْ	بَلْهَ كِذْباً	تو جھوٹ کو چھوڑ دے
اَمَامَكَ	تَقَدَّمْ	اَمَامَكَ رَاشِداً	تو راشد سے آگے ہو
آمِيْنَ	اِسْتَجِبْ	آمِيْنَ يَا اللّٰهُ	یا اللہ قبول فرما
حَيَّ	اَقْبِلْ	حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ	تو نماز کی طرف متوجہ ہو
هَلُمَّ	اِتِ	هَلُمَّ شَاهِدَكَ	تو اپنا گواہ لے آ
هَاكَ	خُذْ	هَاكَ كِتَاباً	تو کتاب لے
عَلَيْكَ وَ عَلَيْكُمَا الخ	اَلْزِمْ اَلْزِمَا الخ	عَلَيْكَ صَلَاةً	تم نماز کو لازم کر لو
عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمَا الخ	لِيُلْزِمْ لِيُلْزِمَا الخ	عَلَيْهِ صَلَاةً	وہ نماز کو لازم کرے
عَلَيَّ وعَلَيْنَا	لِاُلْزِمْ، لِنُلْزِمْ	عَلَيَّ صَلَاةً	مجھے اپنے اوپر نماز لازم کر لینی چاہیے۔

حل لغات: تَعَجَّبَ (تفعل) حیرت کرنا، تَاَسَّفَ (تفعل) افسوس کرنا، وَدَعَ (ف) وَدَاعاً چھوڑنا، اَمْهَلَ (افعال) اِمْهَالاً مہلت دینا، تَقَدَّمَ (تفعل) آگے ہونا، اِسْتَجَابَ (استفعال) اِسْتِجَابَةً قبول کرنا، اَقْبَلَ عَلَىٰ (افعال) اِقْبَالاً متوجہ ہونا، اَتَىٰ (افعال) اِتْيَاناً لانا، اَخَذَ (ن) اَخْذاً لینا، اَلْزَمَ (افعال) اِلْزَاماً لازم کرنا۔

اسمائے افعال	بمعنی افعال امر	استعمالات	تراجم
مَهْ	اُكْفُفْ	مَهْ عمروًا	تو روک دے عمرو کو
مَكَانَكَ	اُثْبُتْ	مَكَانَكَ	تو ٹھہر جا
تَعَالَ	اِيْتِ	تَعَالَ	آ تو، آئیے
تَعَالَيَا الخ	اِئْتِيَا الخ		

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: هَيْهَاتَ اسمِ فعل رَاشِدٌ اس کا فاعل، اسمِ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ، باقی تراکیب آپ خود کیجیے۔

(۵) اسمائے اصوات

وہ آوازیں جو کسی خاص موقع یا کسی کی آواز کی نقل میں نکلتی ہیں اُحْ اُحْ، یہ آواز درد کی تکلیف میں نکلتی ہے، اُفْ یہ آواز ناگواری کے وقت نکلتی ہے، بَخْ بَخْ (واہ واہ) یہ آواز بوقت مسرت نکلتی ہے، نَخْ نَخْ یہ آواز اونٹ کو بٹھانے کے وقت نکالتے ہیں، غَاقْ غَاقْ یہ کوے کی آواز کی نقل ہے۔

(۶) اسمائے ظروف

قَطَفْتُ الزَّهْرَةَ اَمَامَ الْمَسْجِدِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، دَخَلْتُ الْبُسْتَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

میں نے سورج نکلنے سے پہلے مسجد کے سامنے پھول توڑا، میں جمعہ کے دن باغ میں داخل ہوا

ملاحظہ: دیکھیے مثالِ اول میں لفظ قَطَفْتُ الزَّهْرَةَ سے متکلم "فاعل" کا پھول توڑنا اور مثالِ ثانی میں لفظ دَخَلْتُ سے متکلم "فاعل" کا داخل ہونا معلوم ہوا لیکن ان دونوں الفاظ سے یہ معلوم نہ ہوسکا کہ پھول توڑنے یا داخل ہونے کا کام کس جگہ اور کس وقت ہوا ہے پھر مثالِ اول میں اَمَامَ الْمَسْجِدِ لانے سے پھول توڑنے کی جگہ اور مثالِ ثانی میں البستان

حل لغات: كَفَّ (نصر) كَفًّا روکنا، ثَبَتَ (ن) ثُبُوْتًا، طَلَعَ (ن) طُلُوْعًا طلوع ہونا نکلنا، شمس ج شموس سورج۔

لانے سے داخل ہونے کی جگہ کا پتہ چلا، بس ایسا ہی اسم جو مکانِ فعل کو بتائے اس کو ظرفِ مکان کہتے ہیں۔ پھر اس کے بعد مثالِ اول میں قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ کا لفظ لانے سے پھول توڑنے کا وقت اور مثالِ ثانی میں یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کا لفظ لانے سے داخل ہونے کا وقت معلوم ہوا بس ایسا ہی اسم جو زمانِ فعل کو بتائے اس کو ظرفِ زمان کہتے ہیں، مزید یہ بھی دیکھئے کہ مثالِ اول میں زمان و مکان کا شروع و آخر دونوں متعین نہیں ہیں، اسی کو زمانِ مبہم یا مکان مبہم کہتے ہیں اور مثالِ ثانی میں زمان و مکان کا شروع و آخر دونوں متعین ہیں اسی کو زمان محدود یا مکان محدود کہتے ہیں۔

اب تعریفات سنئے اور حفظ کیجئے

اسمِ ظرف وہ اسم ہے جو زمانِ فعل یا مکانِ فعل کو بتائے، اسم ظرف کو مفعول فیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے اَمثِلہ بالا میں۔

اسمِ ظرف کی دو قسمیں ہیں (۱) ظرفِ زمان (۲) ظرفِ مکان۔

ظرفِ زمان: ایسا اسمِ ظرف جو زمانِ فعل کو بتائے جیسے یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اور قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

ظرفِ مکان: ایسا اسمِ ظرف جو مکانِ فعل کو بتائے جیسے اَمَامَ الْمَسْجِدِ اور الْبُسْتَانَ پھر ان دونوں میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں (۱) مَحْدُوْد (۲) مُبْهَم

محدود: ایسا زمان یا مکان جس کا شروع اور آخر دونوں متعین ہوں جیسے الْبُسْتَانَ و یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔

مُبْهَم: ایسا زمان یا مکان جس کا شروع اور آخر دونوں متعین نہ ہوں جیسے اَمَامَ الْمَسْجِدِ اور قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

حُکمِ محدود: زمانِ محدود اور مکانِ محدود دونوں معرب ہوتے ہیں اور دونوں لفظاً

یا تقدیراً منصوب ہوتے ہیں۔
حکمِ مبہم: زمانِ مبہم اور مکانِ مبہم دونوں مبنی ہوتے ہیں۔ لہٰذا دونوں محلاً منصوب ہوتے ہیں۔

ظروفِ زمان مبہم	معانی	استعمالات	تراجم
اِذْ	جب، جس وقت برائے ماضی	صَلَّیْتُ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ	میں نے نماز پڑھی جس وقت سورج طلوع ہوا۔
اِذَا	جب اور جس وقت برائے مستقبل	اٰکُلُ الطَّعَامَ اِذَا اَکَلْتَ	میں کھانا اس وقت کھاؤں گا جب آپ کھائیں گے۔
مَتٰی	کب، کس وقت	مَتٰی تَقْرَأُ الدَّرْسَ	آپ سبق کب پڑھیں گے؟
اَیَّانَ	کب، کس وقت	اَیَّانَ تَرْجِعُ مِنْ وَطَنِكَ	آپ اپنے وطن سے کب واپس ہونگے؟
اَمْسِ	کل گذشتہ	قَرَأْتُ الدَّرْسَ اَمْسِ	میں نے کل سبق پڑھا
مُذْ و مُنْذُ[1]	جس وقت، جب	فَہِمْتُ الدَّرْسَ مُذْ قَرَأْتُ	میں نے سبق کو اسوقت سمجھ لیا جب پڑھا۔
قَطُّ	برائے تاکید ماضی منفی	مَا اَکَلْتُ السَّمَکَةَ قَطُّ	میں نے کبھی مچھلی نہیں کھائی
عَوْضُ	برائے تاکید مستقبل منفی	لَا اَکْذِبُ عَوْضُ	میں کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا
قبل، بعد	پہلے، بعد	ذَھَبَ خَالِدٌ قَبْلَ مَجِیْئِكَ	خالد تیرے آنے سے پہلے چلا گیا
(۱)	مضاف الیہ مذکور	〃 〃 بعد 〃 (معرب)	〃 〃 〃 کے بعد 〃
(۲)	مضاف الیہ نہ مذکور نہ ملحوظ	رَاشِدٌ یَاْکُلُ مِنْ قَبْلُ (معرب)	راشد پہلے سے کھا رہا ہے

حل لغات: صلّی (تفعیل) صَلٰوةً نماز پڑھنا، رَجَعَ (ض) رُجُوْعاً لوٹنا، واپس ہونا، وَطَنٌ ج اَوْطَانٌ، فَہِمَ (س) فَہْماً سمجھنا، سَمَكٌ ج اَسْمَاكٌ، کَذَبَ (ض) کِذْباً، جَاءَ (ض) مَجِیْئاً آنا۔

[1] مُذْ اور مُنْذُ کو اسم ظرف و حرف دونوں طرح استعمال کیا جاتا ہے۔

ظروف	معانی	استعمالات	تراجم
ظروفِ زمانِ مبہم (۳)	مضاف الیہ ملحوظ فقط	اَقْرَأُ الدَّرْسَ قَبْلُ (مبنی) یعنی قَبْلَ زُمَلَائِیْ	میں پہلے سبق پڑھتا ہوں یعنی ساتھیوں سے پہلے
ظروفِ مکانِ مبہم حَیْثُ	جگہ	رَاشِدٌ لَا یَجْلِسُ حَیْثُ یَجْلِسُ الْاُسْتَاذُ	راشد اس جگہ نہیں بیٹھتا جہاں استاذ بیٹھتے ہیں
اَمَامَ، خَلْفُ	سامنے، پیچھے مضاف الیہ مذکور	جَلَسَ التِّلْمِیْذُ اَمَامَ الْاُسْتَاذِ	طالب علم استاذ کے سامنے بیٹھ گیا
		〃 〃 خَلْفَ 〃 (معرب)	〃 〃 پیچھے 〃
فَوْقَ، تَحْتَ	اوپر، نیچے	اَلطِّفْلُ یَلْعَبُ تَحْتَ السَّمَاءِ وَفَوْقَ الْاَرْضِ (معرب)	بچہ آسمان کے نیچے زمین کے اوپر کھیلتا ہے۔
اَمَامَ، خَلْفُ، تَحْتَ، فَوْقَ	مضاف الیہ نہ ملحوظ نہ مذکور	اَلْهَوَاءُ جَارٍ مِنْ اَمَامٍ وَخَلْفٍ وَتَحْتٍ وَفَوْقٍ (معرب)	ہوا آگے پیچھے اور اوپر نیچے سے چل رہی ہے۔
اَمَامَ خَلْفُ	مضاف الیہ ملحوظ فقط	ضَرَبْتُ رَاشِدًا مِنْ اَمَامُ وَمِنْ خَلْفُ یعنی مِنْ اَمَامِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ (مبنی)	میں نے راشد کو آگے اور پیچھے سے مارا یعنی اسکے آگے اور اسکے پیچھے سے مارا
فَوْقُ تَحْتَ	〃	اِحْمِلْ هٰذِهِ السَّلَّةَ مِنْ تَحْتُ 〃 〃 فَوْقُ (مبنی) یعنی مِنْ فَوْقِهَا وَمِنْ تَحْتِهَا	اس کنڈی کو نیچے سے یا اوپر سے اٹھاؤ یعنی اس کے نیچے سے یا اسکے اوپر سے

ملاحظہ: مندرجہ بالا امثلہ سے ظاہر ہوا کہ قبل، بعد اور امام، خلف اور فوق، تحت کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) مضاف الیہ مذکور ہو۔

حل لغات: زَمِیْلٌ ج زُمَلَاءُ، اُسْتَاذٌ ج اَسَاتِذَہ، سَمَاءٌ ج سَمٰوٰتٌ، اَرْضٌ ج اَرَضُوْنَ، اَرَاضِیْ
جَرٰی (ض) جَرْیًا چلنا، حَمَلَ (ض) حَمْلًا اٹھانا۔

(۲) مضاف الیہ نہ مذکور ہو نہ ملحوظ ہو یعنی متکلم کے دل میں بھی نہ ہو۔

(۳) مضاف الیہ مذکور تو نہ ہو مگر ملحوظ ہو یعنی متکلم کے دل میں متعین ہو، پہلی اور دوسری صورت میں معرب اور تیسری صورت میں مبنی علی الضم ہوتے ہیں۔

ترکیبِ جملۂ اولیٰ : صَلَّيْتُ فعل با فاعل إِذْ اسم ظرف مضاف طَلَعَتِ الشَّمْسُ جملہ فعلیہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر ظرف، فعل اپنے فاعل وظرف سے مل کر جملہ فعلیہ۔

(۷) اَسمائے کنایات

وہ اَسماء ہیں جن کے ذریعہ مبہم (گول مول) عدد یا مبہم (گول مول) بات کو بتایا جائے۔

مبہم عدد کے لئے کَمْ وَ كَذَا (اس کی تفصیل انشاء اللہ تمیز کے بیان میں آئیگی)۔

مبہم بات کے لئے كَيْتَ وَ كَيْتَ ، ذَيْتَ وَ ذَيْتَ .

جیسے قَالَ لِي كَيْتَ وَ كَيْتَ (اس نے مجھ سے ایسا ایسا کہا)

(۸) مرکب بنائی

اس کا مکمل بیان مرکب غیر مفید کی تقسیم میں آچکا ہے

تعیین اور عدمِ تعیین کے اعتبار سے اسم کی تقسیم

اسم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) معرفہ (۲) نکرہ

امثلہ: لَمْ يَشْتِمْ رَاشِدٌ رَجُلاً	اَلْمِصْبَاحُ فِي الشُّرْفَةِ
راشد نے کسی آدمی کو گالی نہیں دی	چراغ طاقچہ میں ہے

حلِ لغات: شَتَمَ (ض) شَتْماً گالی دینا، مِصْبَاحٌ ج مَصَابِيحُ چراغ، شُرْفَةٌ ج شُرَفٌ.

هُوَ نَاجِحٌ فِی الْاِمْتِحَانِ — تِلْكَ كُرَّاسَةٌ

وہ امتحان میں پاس ہے — وہ کاپی ہے

فَرِحَ الْاُسْتَاذُ بِالَّذِیْنَ نَجَحُوْا فِی الْاِمْتِحَانِ — اَخَذْتُ قَلَمَ خَالِدٍ

استاذ ان سے خوش ہوئے جو امتحان میں پاس ہو گئے — میں نے خالد کا قلم لیا

اَخَذْتُ قَلَمَ الْاُسْتَاذِ — اَخَذْتُ قَلَمَ الَّذِیْ هُوَ صَدِیْقُكَ

میں نے استاذ کا قلم لیا — میں نے اس کا قلم لیا جو تمہارا دوست ہے

اَخَذْتُ قَلَمَكَ — اَخَذْتُ قَلَمَ هٰذَا

میں نے تیرا قلم لیا — میں نے اس کا قلم لیا

یَا صَبِیُّ

اے بچے

ترکیبِ جملہ اولیٰ: لَمْ یَشْتِمْ فعل رَاشِدٌ فاعل رَجُلاً مفعول، فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ۔ باقی تراکیب خود کیجیے۔

ملاحظہ: دیکھیے مندرجہ بالا امثلہ میں خط کشیدہ اسماء میں سے ہر ایک اسم متعین چیز کو بتا رہا ہے۔ اس انداز کے ہر اسم کو معرفہ کہتے ہیں اور دو خط کشیدہ اسم کسی متعین چیز کو نہیں بتلا رہے ہیں ایسے اسم کو نکرہ کہتے ہیں۔

تعریفات

معرفہ وہ اسم ہے جو کسی متعین چیز کو بتائے۔

نکرہ وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز کو بتائے۔

مندرجہ بالا امثلہ کے پیشِ نظر معرفہ کی سات قسمیں ہیں

(۱) عَلَمْ: وہ اسم جو کسی خاص شخص[1] کو بتانے کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے رَاشِدٌ

حل لغات: قَلَمٌ ج اَقْلَامٌ ۔ [1] شخص کے معنی کی مکمل تحقیق احقر کی کتاب "توضیح المنطق" میں ملاحظہ فرمایئے۔ عبدالرحیم

(۲) مُعَرَّف باللّام: وہ اسم جو الف لام داخل کرنے سے معرفہ بن گیا ہو۔

(۳) ضمیر: بحمد اللہ اس کا مکمل بیان آچکا ہے۔

(۴) اسمِ اشارہ: 〃 〃 〃 〃

(۵) اسمِ موصول: 〃 〃 〃 〃

(۶) وہ اسم جو ان پانچوں میں سے کسی کی طرف مضاف ہو۔

(۷) معرفہ بہ ندا: وہ اسم جو حرفِ ندا داخل کرنے سے معرفہ بن گیا ہو۔

(حرفِ ندا کا بیان انشاء اللہ عنقریب آرہا ہے)

نر و مادہ ہونے کے اعتبار سے اِسم کی تقسیم

اَمثِلہ: نَجَحَتْ سَلْمیٰ فِی الْاِمْتِحَانِ
سلمیٰ امتحان میں پاس ہوگئی

زَلَّتِ الْعَمْیَاءُ فِی الطَّرِیْقِ
اندھی عورت راستہ میں ٹھوکر کھاگئی

رَقَدَتِ الدَّجَاجَۃُ
مرغی سوگئی

اِبْتَلَّتِ الْاَرْضُ بِالْمَطَرِ
زمین بارش سے تر ہوگئی

قَرَأَ طَلْحَۃُ دَرْساً
طلحہ نے سبق پڑھا

قَرَأَتْ اِحْسَانُ دَرْسَھَا
احسان نے اپنا سبق پڑھا

مُلاحظہ: آپ پڑھ چکے ہیں کہ فاعل اگر مؤنث ہو تو فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے، مندرجہ بالا پہلی چار مثالوں میں فعل کے مؤنث لانے سے معلوم ہوا کہ فاعل مؤنث ہے مگر تانیث کا پتہ چلانے کے لئے کسی نہ کسی علامت کا ہونا ضروری تھا اس لئے دیکھئے چاروں مثالوں میں فاعل کے اندر علامتِ تانیث پائی جارہی ہے جو اصلی حروف کے علاوہ ہے، مثالِ اول میں الف مقصورہ، مثالِ ثانی میں الف ممدودہ، مثالِ ثالث میں تاء تانیث ظاہرہ

حلِّ لغات: زَلَّ (ض) زَلَّۃً، عَمْیَاءُ ج عُمْیٌ، طَرِیْقٌ ج طُرُقٌ، رَقَدَ (ن) رُقُوْداً، اِبْتَلَّ (افتعال) اِبْتِلَالاً

مثالِ رابع میں تانیث پوشیدہ، مثالِ خامس کو دیکھ کر یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی اسم مؤنث کے ساتھ کسی نر کا نام رکھ دیا جائے تو اُس پر مذکر کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ اسی لئے لفظ طلحہ میں باوجود تائے تانیثِ ظاہرہ ہونے کے ایک مرد کا نام ہونے کی وجہ سے فعل کو مذکر لایا گیا ہے مثالِ سادس میں اس کا برعکس سمجھ لیجئے۔

نوٹ: اَمثِلہ بالا کی تراکیب استاذ کے سامنے خود کیجئے۔

اب تعریفات سنئے

علاماتِ تانیث چار ہیں

(۱) **الف مقصورہ**: وہ الف تانیث جس کے بعد ہمزہ نہ ہو، جیسے سلمٰی میں۔

(۲) **الف ممدودہ**: وہ الف تانیث جس کے بعد ہمزہ ہو، جیسے عمیاء میں۔

(۳) **تائے تانیث ظاہرہ**: ایسی تائے تانیث جس کو زبان سے بولا جارہا ہو، جیسے اَلدَّجَاجَۃُ میں۔

(۴) **تائے تانیث مُقدَّرہ**: ایسی تائے تانیث جس کا پوشیدہ طور پر لحاظ ہو، جیسے اَلْاَرْضُ میں۔

دلیل تائے تانیث مُقدَّرہ: قاعدہ ہے کہ تصغیر کے اندر اسم کے تمام حروف پوری طرح ظاہر ہوجایا کرتے ہیں، ہم نے دیکھا کہ اہلِ عرب اَرْضٌ کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ لاتے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ اَرْضٌ کی اصل اَرْضَۃٌ ہے تاء کو تخفیفاً (کلمہ کو ہلکا کرنے کے لئے) حذف کر دیا گیا ہے لہٰذا تاء تانیث ظاہر میں تو نہیں ہے مگر ملحوظ ہے۔ اسی کو مؤنثِ سماعی کہتے ہیں۔

تعریف مؤنثِ سماعی: وہ اسمِ مؤنث جس میں تائے تانیث مذکور نہ ہو بلکہ ملحوظ ہو۔

نوٹ: یہ صرف اہلِ عرب سے سننے پر موقوف ہے۔

اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) مذکر (۲) مؤنث

مذکر: وہ اسم جس میں کوئی علامتِ تانیث نہ ہو جیسے کِتَابٌ

مؤنث: وہ اسم جس میں کوئی علامتِ تانیث ہو، جیسے اَمثِلَہ بالا میں۔

اسم کے مذکر و مؤنث ہونیکا مدار: اسم کے مذکر و مؤنث ہونے کا مدار آخرِ اسم میں علامت تانیث کے ہونے یا نہ ہونے پر ہے، مسمّیٰ کے نر و مادہ ہونے پر نہیں ہے جیسے لفظِ طلحہ مؤنث ہے اگرچہ مرد کا نام ہے۔

مثالِ خامس کے تحت قاعدہ: کسی بھی اسمِ مؤنث کے ساتھ اگر کسی نر کا نام رکھ دیا جائے تو اس پر مذکر کے احکام جاری ہوں گے جیسے مثالِ خامس یا جیسے طَلْحَةُ نَاصِرٌ۔

مثالِ سادس کے ماتحت قاعدہ: کسی بھی اسمِ مذکر کے ساتھ اگر کسی مؤنث کا نام رکھ دیا جائے تو اس پر مؤنث کے احکام جاری ہوں گے جیسے مثالِ سادس یا جیسے اِحْسَانُ نَاصِرَة۔

مؤنث کی تقسیم

مؤنث کی دو قسمیں ہیں (۱) حقیقی (۲) لفظی

مؤنثِ حقیقی: وہ مؤنث جس کے بالمقابل کوئی مذکر جاندار ہو، جیسے مثالِ ثالث میں الدجاجة کہ اس کے بالمقابل دِیکٌ ہے (مرغا)

مؤنثِ لفظی: وہ مؤنث جس کے بالمقابل کوئی مذکر جاندار نہ ہو، جیسے مثالِ رابع میں اَرضٌ۔

عدد کے اعتبار سے اسم کی تقسیم

عدد کا اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مثنّیٰ یا تثنیہ (۳) جمع

اَمثِلہ

(۱) طَالَعَ التِّلْمِیْذُ کِتَاباً
طالب علم نے کتاب کا مطالعہ کیا

(۱) طَالَعَ التِّلْمِیْذَانِ کِتَابَیْنِ
دو طلبہ نے دو کتابوں کا مطالعہ کیا

(۲) ذَھَبَ الْمُسْلِمُ
ایک مسلمان گیا

(۲) ذَھَبَ الْمُسْلِمَانِ
دو مسلمان گئے

(۳) اَلنَّافِذَۃُ مَفْتُوْحَۃٌ
ایک کھڑکی کھلی ہوئی ہے

(۳) اَلنَّافِذَتَانِ مَفْتُوْحَتَانِ
دو کھڑکیاں کھلی ہوئی ہیں

(۴) اَثْنَیْتُ عَلَی الْمُھَذَّبَۃِ
میں نے ایک مُہذَّب عورت کی تعریف کی

(۴) اَثْنَیْتُ عَلَی الْمُھَذَّبَتَیْنِ
میں نے دو مُہذَّب عورتوں کی تعریف کی

(۱) طَالَعَ التَّلَامِیْذُ کُتُباً
طلبہ نے کتابوں کا مطالعہ کیا

(۲) ذَھَبَ الْمُسْلِمُوْنَ　　بہت سے مسلمان گئے

(۳) اَلنَّوَافِذُ مَفْتُوْحَۃٌ　　بہت سی کھڑکیاں کھلی ہوئی ہیں

(۴) اَثْنَیْتُ عَلَی الْمُھَذَّبَاتِ　　میں نے بہت سی مُہذَّب عورتوں کی تعریف کی

نوٹ: استاذِ محترم اَمثلۂ بالا میں جملۂ اسمیہ و فعلیہ کے قواعد کا بھی اِجراء کرائیں۔

ملاحظہ: دیکھئے سلسلۂ اولیٰ میں ہر خط کشیدہ اسم نے ایک چیز کو، سلسلۂ ثانیہ میں ہر خط کشیدہ اسم نے دو چیزوں کو، سلسلۂ ثالثہ میں ہر خط کشیدہ اسم نے دو سے زیادہ چیزوں کو بتایا، پہلے کو مفرد، دوسرے کو مثنّٰی، تیسرے کو جمع کہتے ہیں نیز اَلْمُسْلِمُوْنَ اور

حل لغات: طَالَعَ (مفاعلۃ) مطالعہ کرنا، نَافِذَۃٌ ج نَوَافِذُ، اَثْنٰی عَلٰی (افعال) تعریف کرنا، تَھْذِیْبٌ (تفعیل) شائستہ بنانا، مُھَذَّبٌ شائستہ۔

اَلْمُهَذَّبَاتِ میں مفرد کے حروف کی ترتیب باقی ہے اسی کو جمع تصحیح یا جمع سالم کہتے ہیں

اور اَلتَّلَامِیْذُ اور اَلنَّوَافِذُ میں مفرد کے حروف کی ترتیب باقی نہیں ہے، اس کو

جمع تکسیر یا جمع مُکَسَّر کہتے ہیں۔

تعریفات

مفرد: وہ اسم ہے جو ایک چیز کو بتائے۔

مُثَنّٰی: وہ اسم ہے جو دو چیزوں کو بتائے۔

مُثَنّٰی بنانے کا طریقہ: مفرد کے اخیر میں بحالتِ رفع الف و نون اور بحالتِ نصب و

جر یاء اور نون لگا کر بنایا جاتا ہے۔

جمع وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ چیزوں کو بتائے۔

جمع بنانے کا طریقہ: مفرد کے صیغے میں کچھ تغیر کر کے بنایا جاتا ہے۔

تَغَیُّر کی دو قسمیں ہیں (۱) تغیرِ لفظی (۲) تغیرِ تقدیری

تغیرِ لفظی: ایسا تغیر جہاں مفرد کے حروف یا حرکات میں کمی یا بیشی کر دی گئی ہو۔

تغیرِ تقدیری: ایسا تغیر جہاں مفرد کے حروف و حرکات میں کوئی کمی بیشی نہ کی گئی ہو صرف

وزن کا لحاظ بدل جائے، جیسے فُلْكٌ (کشتی) اس کی جمع بھی فُلْكٌ ہی ہے لیکن مفرد

ہونے کی صورت میں تو بر وزن قُفْلٌ (تالا) اور جمع ہونے کی صورت میں بر وزن

اُسْدٌ (شیر) جو اَسَدٌ کی جمع ہے دیکھئے جمع میں صرف وزن کا لحاظ بدل گیا۔

تغیرِ لفظی کے اعتبار سے جمع کی تقسیم

تغیرِ لفظی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع تصحیح (جمع سالم) (۲) جمع تکسیر

(جمع مُکَسَّر)۔

جمع تصحیح: وہ جمع ہے جس میں مفرد کے حروف و حرکات کی ترتیب باقی رہے۔

جمع تکسیر[1]: وہ جمع ہے جس میں مفرد کے حروف وحرکات کی ترتیب باقی نہ رہی ہو۔ جیسے اَمثلۂ بالا میں نَوَافِذُ اور اَمْوَالٌ یا جیسے اَسَدٌ کی جمع اُسُدٌ۔

جمع تصحیح کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مذکر (۲) جمع مؤنث

جمع مذکر: وہ جمع ہے جسے مفرد کے اخیر میں واو ماقبل مضموم (بحالتِ رفع) یا یار ماقبل مکسور (بحالتِ نصب وجر) اور نونِ مفتوح لگاکر بنایا گیا ہو جیسے امثلہ بالا میں المسلمون اور المسلمین۔

جمع مؤنث: وہ جمع ہے جسے مفرد کے اخیر میں الف اور تار لگاکر بنایا گیا ہو جیسے اَمثلہ بالا میں اَلْمُهَذَّبَاتُ۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

نوٹ: استاذِ محترم مندرجہ ذیل اَمثلہ میں اسمائے اشارہ نیز جملۂ اسمیہ وفعلیہ کے قواعد کا اِجرار کرائیں۔

قَرَأْتُ الْكُتُبَ فَازَ الْمُجْتَهِدُونَ فِي الْاِمْتِحَانِ حَضَرَ الرِّجَالُ فِي الْمَسْجِدِ
فَازَتِ الْمُجْتَهِدَاتُ اُكَاتِبِيْنَ رَضِيْتُ عَنْ هٰذَيْنِ مَشَيْتُ فِي الطَّرِيْقِ
رِجَالُ الْبَلَدِ تِلْكَ الْحُجُرَاتُ مُغْلَقَةٌ رَضِيْتُ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْكَاتِبَاتِ

حل لغات: فَازَ (ن) فَوْزًا کامیاب ہونا، مَشٰى (ض) مَشْيًا چلنا، رَضِيَ عَنْ (س) رِضَاءً راضی ہونا، اَغْلَقَ (افعال) اِغْلَاقًا بند کرنا، بَلَدٌ ج بِلَادٌ وَ بُلْدَانٌ شہر۔

---

[1] اسم ثلاثی کی جمع تکسیر کا کوئی ضابطہ نہیں ہے محض اہل عرب سے سننے پر موقوف ہے البتہ اسم رباعی اور اسم خماسی کی جمع فعالل کے وزن پر آتی ہے جیسے جعفر کی جمع جعافر، جَحْمَرِشٌ کی جمع جَحَامِر خماسی کے واحد سے آخری حرف کو حذف کرکے جمع بنائی جاتی ہے۔

هٰؤُلَاءِ مُؤْمِنُوْنَ اِنْكَسَرَتْ عَجَلَتَا الدَّرَّاجَةِ يَلْعَبُ هٰؤُلَاءِ الْاَطْفَالُ بِالْكُرَاتِ هٰؤُلَاءِ الْبَطَّاتُ سَابِحَاتٌ

معنی کے اعتبار سے جمع کی تقسیم

معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

جمع قلّت: وہ جمع ہے جس کو تین سے نو تک چیزوں کو بنانے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

جمع قلت کے چار اوزان ہیں

(۱) اَفْعُلٌ (۲) اَفْعَالٌ (۳) اَفْعِلَةٌ (۴) فِعْلَةٌ

كَلْبٌ - اَكْلُبٌ (کتا) قَوْلٌ - اَقْوَالٌ (بات) طَعَامٌ - اَطْعِمَةٌ (کھانا) صَبِیٌّ - صِبْیَةٌ (بچہ)

اور جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم کے صیغے بشرطیکہ معرف باللّام نہ ہوں جمع قلت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

نوٹ: جمع قلت کو کبھی کبھی نو سے زائد پر بھی بولا جاتا ہے۔

جمع کثرت: وہ جمع ہے جس کو تین یا تین سے زائد چیزوں پر بلا تعیین بولا جائے۔

نوٹ: جمع قلت کے مذکورہ اوزان کے علاوہ تمام اوزان جمع کثرت ہی کے ہیں۔ جیسے علماء و مدارس وغیرہ۔

اِعراب کے اعتبار سے اسمِ متمکن کی تقسیم

اعراب کے اعتبار سے اسمِ متمکن کی سولہ قسمیں ہیں۔

حل لغات: اٰمَنَ (افعال) اِیْمَانًا ایمان لانا، عَجَلَةٌ ج عَجَلَاتٌ پہیہ، دَرَّاجَةٌ ج دَرَّاجَاتٌ سائیکل، بَطَّةٌ ج بَطَّاتٌ بطخ، سَبَحَ (ف) سِبَاحَةً تیرنا۔

نوٹ: کسی بھی کلمہ کو اپنے عامل کے ساتھ جوڑنے کے وقت کی حالت کو حالتِ رفع و حالتِ نصب و حالتِ جر سے تعبیر کرتے ہیں پھر جو حرکت دی جاتی ہے اس کو ضمہ، فتحہ، کسرہ سے تعبیر کرتے ہیں جیسے نَصَرَ خَالِدٌ میں خالد کو نصر کے ساتھ جوڑنے کے وقت حالتِ رفع ہے پھر خالد کو ضمہ دیا گیا ہے۔

(۱) غیر منصرف

اَمثلہ: شَرِبَ اَحْمَدُ شَایاً — احمد نے چائے پی
سَقَیْتُ اَحْمَدَ شَایاً — میں نے احمد کو چائے پلائی
سَلَّمْتُ عَلٰی اَحْمَدَ — میں نے احمد کو سلام کیا

مندرجہ بالا اَمثلہ میں لفظ احمد غیر منصرف ہے۔

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس کے اندر نو اوصاف میں سے دو وصف پائے جارہے ہوں نو اوصاف یہ ہیں، عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف ولون زائدتان۔

احمد کے اندر وصف اور وزنِ فعل ہے

نوٹ: ان سب کی تعریفات انشاء اللہ آئندہ کتابوں میں آئیں گی۔

اعرابِ غیر منصرف: حالتِ رفع میں ضمہ، حالتِ نصب و جر میں فتحہ۔

حکمِ غیر منصرف: اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی ہے۔

منصرف: وہ اسم ہے جس میں مندرجہ بالا نو اوصاف میں سے دو وصف نہ ہوں۔

اَمثلۂ بعض دیگر اقسام

جَلَسَ رَاشِدٌ — راشد بیٹھ گیا
جَلَسَ ظَبْیٌ — ہرن بیٹھ گیا
جَلَسَ رِجَالٌ — مرد بیٹھ گئے
(حالتِ رفع)

حل لغات: سَقَیْتُ (ض) سَقْیاً۔ سَلَّمَ عَلٰی فُلَانٍ (تَسْلِیْماً) فلاں کو سلام کیا، شَرِبَ (س) شُرْباً پینا۔

اَطْعَمْتُ رَاشِداً — اَطْعَمْتُ ظَبْیاً — اَطْعَمْتُ رِجَالاً (حالتِ نصب)

میں نے راشد کو کھانا کھلایا — میں نے ہرن کو کھانا کھلایا — میں نے مردوں کو کھانا کھلایا

نَظَرْتُ اِلیٰ رَاشِدٍ — نَظَرْتُ اِلیٰ ظَبْیٍ — نَظَرْتُ اِلیٰ رِجَالٍ (حالتِ جر)

میں نے راشد کی طرف دیکھا — میں نے ہرن کی جانب دیکھا — میں نے مردوں کی طرف دیکھا

مندرجہ بالا امثلہ ۔ راشد مفرد منصرف صحیح ہے

(۲) **مفرد**: جو تثنیہ جمع نہ ہو، صحیح جو معتل لام نہ ہو۔

(۳) **ظَبْیٌ**: مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح ہے یعنی صحیح کے قائم مقام ہے۔
یعنی ایسا مفرد منصرف جو معتل لام تو ہے مگر ماقبل آخر ساکن ہے۔

(۴) رِجَالٌ جمع مُکَسّر منصرف ہے۔

تینوں کا اعراب: حالتِ رفع میں ضمہ، حالتِ نصب میں فتحہ، حالتِ جر میں کسرہ۔

(۵) **اسمائے سِتّہ**: اَخٌ — اَبٌ — فَمٌ — حَمٌ — هَنٌ — ذُوْ

بھائی — باپ — منہ — خسر — شرمگاہ — والا

اَمثِلہ: رَضِیَ عَنِّیْ اَخُوْکَ (حالتِ رفع) — اَرْضَیْتُ اَخَا هٰذَا التِّلْمِیْذِ (حالتِ نصب)

مجھ سے تیرا بھائی راضی ہوگیا — میں نے اس طالب علم کے بھائی کو راضی کرلیا

اَشْکُرُ لِاَخِیْ رَاشِدٍ (حالتِ جر)

میں راشد کے بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں

ملاحظہ: دیکھئے مندرجہ بالا امثلہ میں لفظ اَخٌ ایک ایسا اسم ہے جس میں تین باتیں ملحوظ ہیں۔
(۱) مُصَغَّر نہیں ہے (۲) مضاف ہے (۳) مضاف الیہ یائے متکلم کے علاوہ ہے نیز پہلی مثال میں

حل لغات: ظَبْیٌ ج ظِبَاءٌ ہرن، اَخٌ ج اِخْوَانٌ، اِخْوَۃٌ، اَبٌ ج اٰبَاءٌ، فَمٌ ج اَفْوَاہٌ، حَمٌ ج اَحْمَاءٌ، هَنٌ ج هَنَوَاتٌ، ذُوْ ج اُوْلُوْ، رَضِیَ (س) رِضًی وَ رِضَاءً، اِرْضَاء (افعال) راضی کرنا۔

فاعل ہونے کی صورت میں اعراب واؤ ماقبل مضموم دوسری مثال میں مفعول ہونے کی صورت میں الف تیسری مثال میں مجرور ہونے کی صورت میں یاء ماقبل مکسور ہے یہی اندازِ اعراب باقی پانچوں اسماء کا ہے۔

اسمائے ستّہ کا اعراب حالتِ رفع میں واؤ ماقبل مضموم، حالتِ نصب میں الف حالتِ جر میں یاء ماقبل مکسور۔

اس اعراب کی تین شرطیں ہیں

(۱) یہ اسماء مکبّرہ ہوں[1] (یعنی مصغّر نہ ہوں) (۲) مضاف ہوں

(۳) مضاف الیہ یائے متکلم[2] کے علاوہ ہو۔

فَمٌ کی اصل: یہ اصل میں فَوَهٌ ہے، ہاء کو بلاقاعدہ حذف کر دیا گیا پھر مضاف ہونے کی صورت میں واؤ کو اعراب قرار دے دیا گیا۔ مضاف نہ ہو تو بلاقاعدہ واؤ کو میم سے بدل دیا گیا۔

ذو جمع اُولُو: یہ ہمیشہ اسمِ جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

اسمِ جنس: وہ اسم ہے جو کم اور زیادہ سب پر بولا جائے جیسے مَالٌ، مَاءٌ، جَاهٌ (حیثیت)

تمرین اسمائے ستہ برائے ترکیب واجرائے قواعد

اِحْتَرِمْ اَخَاكَ ذُو الْمَالِ مَسْرُوْرٌ لَا تَضَعْ اِصْبَعَكَ فِیْ فِیْكَ

حل لغات: اِحْتَرَمَ (افتعال) اِحْتِرَاماً عزت کرنا، مَالٌ ج اَمْوَالٌ، وَضَعَ (ف) وَضْعاً رکھنا، اِصْبَعٌ ج اَصَابِعُ انگلی، فَمٌ ج اَفْوَاهٌ منہ۔

---

[1] کیونکہ اگر مصغّر ہوں یا مضاف نہ ہوں تو ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح جیسا ہوگا۔ جیسے هٰذَا اَخٌ اور نَصَرْتُ اَخاً اور نَظَرْتُ اِلٰی اَخٍ اور هٰذَا اُخَیُّكَ، نَصَرْتُ اُخَیَّكَ، نَظَرْتُ اِلٰی اُخَیِّكَ۔ [2] اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوگا، جیسے هٰذَا اَخِیْ، نَصَرْتُ اَخِیْ، نَظَرْتُ اِلٰی اَخِیْ۔

اَبُوْكَ ذُوْ جَاهٍ   اَطْعَمْتُ حَمَا اُخْتِیْ   اِعْطِفْ عَلٰی اَخِیْكَ

لَا اَنْظُرُ اِلٰی هَنِیْكَ   نَصَرَنِیْ حَمُوْ اُخْتِیْ   اِغْسِلْ فَاكَ بَعْدَ كُلِّ طَعَامٍ

(۶) مُثَنّٰی

(۷) كِلَا وَ كِلْتَا جب ضمیرِ مثنیٰ[1] کی طرف مضاف ہوں۔

برائے مذکر، برائے مؤنث

(۸) اِثْنَانِ وَ اِثْنَتَانِ

اَمثِلہ: حَادَثَ الْمُسَافِرَانِ   حَادَثَ كِلَاهُمَا   حَادَثَ اِثْنَانِ (حالتِ رفع)

(دو مسافروں نے آپس میں بات چیت کی) (ان دونوں نے بات چیت کی) (دو نے بات چیت کی)

نَصَرْتُ الْمُسَافِرَيْنِ   نَصَرْتُ كِلَيْهِمَا   نَصَرْتُ اِثْنَيْنِ (حالتِ نصب)

میں نے دو مسافروں کی مدد کی   میں نے ان دونوں کی مدد کی   میں نے دو کی مدد کی

سَلَّمْتُ عَلَی الْمُسَافِرَيْنِ   سَلَّمْتُ عَلٰی كِلَيْهِمَا   سَلَّمْتُ عَلَی اِثْنَيْنِ (حالتِ جر)

میں نے دو مسافروں کو سلام کیا   میں نے ان دونوں کو سلام کیا   میں نے دو کو سلام کیا

نوٹ: ترکیب خود کیجیے!

مندرجہ بالا اَمثِلہ کے پیشِ نظر تینوں اقسام کا اعراب

حالتِ رفع میں الف، حالتِ نصب وجر میں یاء ماقبل مفتوح۔

حل لغات: عَطَفَ عَلٰی (ض) عَطْفًا مہربانی کرنا، اَخٌ ج اِخْوَةٌ، اِخْوَانٌ بھائی، حَمٌ ج اَحْمَاءٌ خسر، غَسَلَ (ض) غَسْلًا دھونا، اُخْتٌ ج اَخَوَاتٌ بہن، هَنٌ ج هَنَوَاتٌ شرمگاہ، سَلَّمَ عَلٰی (تفعیل) تَسْلِيمًا سلام کرنا۔

---

[1] کلا وکلتا جب اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوتا ہے، جیسے جاء کلا الرجلین وکلتا المرأتین، نصرت کلا الرجلین وکلتا المرأتین، نظرت الی کلا الرجلین وکلتا المرأتین

تمرین اقسامِ ثمانیہ برائے ترکیب و اجرائے قواعد

يَمْشِي الظَّبْيُ عَلٰى أَرْبَعِ أَرْجُلٍ   يَحْفَظُ هٰؤُلَاءِ التَّلَامِيذُ دُرُوسَهُم

دَنَوْتُ مِنَ الرِّجَالِ   أَرْسَلَ أَحْمَدُ إِلٰى أَخِيهِ   قَرَأْتُ صَفْحَتَيْنِ

مِنَ الْكِتَابِ   اَلْبَابَانِ مَفْتُوحَانِ   ذَبَحْتُ كِلْتَيْهِمَا   اَلْاِثْنَانِ لَا يَشْبَعَانِ

أَثْمَرَتِ الشَّجَرَتَانِ   أَطْعَمَنِي رَاشِدٌ

(۹) جمع مذکر سالم (اس کی تعریف پہلے آچکی ہے)

(۱۰) اُولو، ذو کی جمع۔ یہ بھی ہمیشہ اسمِ جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

(۱۱) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک دھائیاں۔

اَمثلہ: رَبِحَ الْفَلَّاحُوْنَ فِيْ حَرْثِهِمْ (حالتِ رفع) رَبِحَ أُولُوْ مَالٍ فِيْ تِجَارَتِهِمْ

کسانوں نے اپنی کھیتی میں نفع اٹھایا   مال والوں نے اپنی تجارت میں نفع اٹھایا

رَبِحَ عِشْرُوْنَ طَالِباً فِيْ مُطَالَعَتِهِمْ

بیس طلبہ نے اپنے مطالعہ میں نفع اٹھایا

نُكْرِمُ الْفَلَّاحِيْنَ   نُكْرِمُ أُولِيْ مَالٍ   نُكْرِمُ عِشْرِيْنَ طَالِباً (حالتِ نصب)

ہم کسانوں کی عزت کرتے ہیں   ہم مال والوں کی عزت کرتے ہیں   ہم بیس طلبہ کی عزت کرتے ہیں

نَرْجُو الْخَيْرَ لِلْفَلَّاحِيْنَ (حالتِ جر) نَرْجُو الْخَيْرَ لِأُولِيْ مَالٍ

ہم کسانوں کے لئے بھلائی کی امید رکھتے ہیں   ہم مال والوں کے لئے بھلائی کی امید رکھتے ہیں

نَرْجُو الْخَيْرَ لِعِشْرِيْنَ طَالِباً

ہم بیس طلبہ کے لئے بھلائی کی امید رکھتے ہیں

حل لغات: رَبِحَ (س) رِبْحاً نفع اٹھانا، حَرَثَ (ن) حَرْثاً ہل چلانا کھیتی کرنا، اَكْرَمَ (افعال) اِكْرَاماً عزت کرنا، فَلَّاحٌ ج فَلَّاحُوْنَ کسان، رَجَا (ن) رَجَاءً امید وار ہونا، خَارَ (ض) خَيْراً اچھا ہونا۔

مندرجہ بالا اَمثلہ کے پیشِ نظر تینوں اقسام کا اِعراب

حالتِ رفع میں واؤ ماقبل مضموم، حالتِ نصب وجر میں یاء ماقبل مکسور۔

(۱۲) جمع مؤنث سالم (اس کی تعریف پہلے آچکی ہے)

اَمثِلہ: اَلْمُسْلِمَاتُ صَائِمَاتٌ — یَرْحَمُ اللّٰہُ الصَّائِمَاتِ

مسلمان عورتیں روزہ رکھنے والی ہیں — اللہ تعالیٰ روزہ رکھنے والی عورتوں پر رحمت فرمائیگا

رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الصَّائِمَاتِ

اللہ تعالیٰ روزہ رکھنے والی عورتوں سے راضی ہوگیا

مندرجہ بالا اَمثِلہ کے پیشِ نظر جمع مؤنث سالم کا اِعراب

حالتِ رفع میں ضمہ، حالتِ نصب وجر میں کسرہ۔

نوٹ: تمام اَمثِلہ کی تراکیب خود کرتے رہیے۔

(۱۳) اسمِ مقصور، وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہے۔

امثلہ: ھٰذِہِ الشَّاۃُ حُبْلٰی (حالتِ رفع) رَبَّیْتُ الْحُبْلٰی (حالت نصب) نَظَرْتُ اِلَی الْحُبْلٰی (حالت جر)

یہ بکری گابھن ہے — میں نے گابھن کی پرورش کی — میں نے گابھن کی طرف دیکھا

ملاحظہ: دیکھیے تینوں حالتوں میں حُبْلٰی (اسم مقصور) کا آخر یکساں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسمِ مقصور کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہے۔

اعراب، حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصب وجر میں فتحہ تقدیری[1]۔

حل لغات: صَامَ (ن) صَوْماً روزہ رکھنا، رَحِمَ (س) رَحْماً مہربانی کرنا، شَاۃٌ ج شِیَاہٌ بکری رَبّٰی (تفعیل) تَرْبِیَۃً پالنا، پرورش کرنا۔

---

[1] تینوں حالتوں میں اعرابِ تقدیری کی ذراسی تفصیل سنئے: امثلہ دیکھیے ھٰذَا الْعَصَا عَصَا غُلَامِیْ، رَأَیْتُ الْعَصَا وَعَصَا غُلَامِیْ، نَظَرْتُ اِلَی الْعَصَا وَعَصَا غُلَامِیْ،

(بقیہ ص ۸۳ پر)

(۱۴) جمع مذکر سالم کے علاوہ ایسا اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔

اَمثِلہ: ذٰلِکَ کِتَابِیْ (حالتِ رفع) قَرَأْتُ کِتَابِیْ (حالتِ نصب) اَتَیْتُ بِکِتَابِیْ (حالتِ جر)

وہ میری کتاب ہے — میں نے اپنی کتاب پڑھی — میں اپنی کتاب لایا

ملاحظہ: دیکھئے کِتَابِیْ میں لفظ کتاب (مضاف) کا آخر تینوں حالتوں میں یکساں ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کے اندر تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوتا ہے۔

اعراب، حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصب میں فتحہ تقدیری، حالتِ جر میں کسرہ تقدیری۔

(۵) اسمِ منقوص: وہ اسم جس کا آخری حرف یاء، ماقبل مکسور۔

اَمثِلہ

عَدَلَ الْقَاضِیْ (حالتِ رفع) نَحْتَرِمُ الْقَاضِیَ (حالتِ نصب) نَظَرْتُ اِلَی الْقَاضِیْ (حالتِ جر)

قاضی نے انصاف کیا — ہم قاضی کی عزت کرتے ہیں — میں نے قاضی کی طرف دیکھا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ان امثلہ میں تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہے اَلْعَصَا اصل میں اَلْعَصَوُ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدل دیا الف پر کوئی حرکت نہیں آسکتی اس لئے تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوگا۔ عصاً اصل میں عَصَوٌ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدلا الف اور تنوین میں اجتماعِ ساکنین ہوگیا الف گر گیا عصاً رہ گیا۔ محلِ اعراب فوت ہونے کی وجہ سے تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوگیا۔

اچھا، غلامی کو عامل کے ساتھ جوڑنے سے پہلے مناسبتِ یاء کی بناء پر زیر آچکا ہے اس لئے تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہے، معلوم ہوا کہ تینوں حالتوں میں اعرابِ تقدیری تین صورتوں میں ہے (۱) محلِ اعراب پر حرکت نہ آسکے (۲) محلِ اعراب فوت ہوگیا ہو۔ (۳) عامل کے ساتھ جوڑنے سے پہلے اسم پر کوئی حرکت آچکی ہو۔

عَدَلَ قَاضٍ (حالتِ رفع) نَحْتَرِمُ قَاضِیاً (حالتِ نصب) نَظَرْتُ اِلٰی قَاضٍ (حالتِ جر)

کسی قاضی نے انصاف کیا　　ہم کسی قاضی کی عزت کرتے ہیں　　ہم نے کسی قاضی کی طرف دیکھا

ملاحظہ: دیکھئے اَلْقَاضِیُ (معرف باللام) قَاضٍ (غیر معرف باللام) پر علامتِ نصب کے علاوہ رفع یا جر کی کوئی علامت نظر نہیں آرہی، معلوم ہوا کہ بحالتِ رفع وجر اعراب تقدیری ہے۔

اعراب، حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصب میں فتحہ لفظی، حالتِ جر میں کسرہ تقدیری۔

قَاضٍ کی اصل: قَاضٍ بحالتِ رفع وجر اصل میں قَاضِیٌ تھا، یاء پر حرکت ثقیل (گراں) تھی اس لئے یاء کو ساکن کر دیا تو یاء اور تنوین میں اجتماعِ ساکنین ہوگیا، یاء گرگئی قَاضٍ رہ گیا۔

(۱۶) جمع مذکر سالم مضاف الی یاء المتکلم۔

اَمثِلہ

هٰؤُلَاءِ نَاصِرِيَّ (حالتِ رفع) دَعَوْتُ نَاصِرِيَّ (حالتِ نصب) هٰذَا فِهْرِسُ نَاصِرِيَّ (حالتِ جر)

یہ میرے مددگار ہیں　　میں نے اپنے مددگاروں کو بلایا　　یہ میرے مددگاروں کی فہرست ہے

ملاحظہ: نَاصِرُوْنَ کی اضافت یائے متکلم کی طرف کی گئی تو نون گر گیا۔ نَاصِرُوْیَ ہوگیا۔ واؤ اور یاء دونوں ایک جگہ جمع ہوگئے، پہلا ساکن ہے واؤ کو یاء بنایا پھر یاء کا یاء میں ادغام کیا، یاء کی مناسبت سے راء کو زیر دیا نَاصِرِيَّ ہوگیا۔

دیکھئے واؤ اب لفظوں میں نہ رہا بلکہ اصل عبارت میں ہے اس لئے اعراب بحالتِ رفع تقدیرِ واؤ کے ساتھ ہے اور بحالتِ نصب وجر یاء کے ساتھ اعرابِ لفظی ہے۔

اعراب، حالتِ رفع میں تقدیرِ واؤ حالتِ نصب وجر میں یاء ماقبل مکسور۔

تمرینِ اقسامِ گزشتہ برائے ترکیب واجرائے قواعد

اَللّٰہُ یَغْفِرُ الْمُسْلِمِیْنَ تَعِبَ اللَّاعِبُوْنَ ھٰذَا طَعَامُ عِشْرِیْنَ جَائِعاً
اَلرَّسُوْلُ یَنْصَحُ لِاُولِیْ مَالٍ بَاضَتِ الدَّجَاجَاتُ سَقَیْتُ الشَّجَرَاتِ
شَکَرْتُ لِلصَّادِقَاتِ ھٰذَا قَلَمِیْ حَفِظْتُ دَرْسِیْ ذَھَبْتُ اِلٰی دَارِیْ
نَدِمَ الْبَاغِیْ یَکْرَہُ النَّاسُ الْبَاغِیَ نَصَحْتُ لِلْبَاغِیْ ھُوَ عَاصٍ
جَزَیْتُ عَاصِیاً اَلنَّارُ جَزَاءُ عَاصٍ ھٰذِہٖ حُبْلٰی دَعَوْتُ حُبْلٰی ذَھَبْتُ
اِلٰی حُبْلٰی اَھْلَکَ اللّٰہُ ظَالِمِیَّ حَضَرَ ظَالِمِیَّ دَعَوْتُ عَلٰی ظَالِمِیَّ

اقسامِ اعرابِ فعل مضارع

اعراب کے اعتبار سے فعلِ مضارع کی چار قسمیں ہیں۔

فعل مضارع کے وہ پانچ صیغے جن میں ضمیرِ بارز مرفوع نہیں ہوتی۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) صحیح (۲) معتل واوی یا یائی (۳) معتل الفی۔

(۴) پھر چوتھی قسم فعل مضارع کے وہ سات صیغے جن میں ضمیرِ بارز مرفوع ہو۔

تفصیل: (۱) فعل مضارع صحیح جس میں ضمیرِ بارز مرفوع نہ ہو۔

حل لغات: جَاعَ (ن) جُوْعاً بھوکا ہونا، رَسُوْلٌ (ج) رُسُلٌ پیغامبر، نَصَحَ (ف) نُصْحاً نصیحت کرنا، بَاضَ (ض) بَیْضاً انڈے دینا، شَجَرَۃٌ ج شَجَرَاتٌ پیڑ، صَدَقَ (ن) صِدْقاً سچ بولنا، دَارٌ ج دِیَارٌ مکان، نَدِمَ (س) نَدَامَۃً شرمندہ ہونا، بَغٰی (ض) بَغَاوَۃً خلاف ورزی کرنا، کَرِہَ (س) کَرَاھَۃً ناپسند کرنا، بَاغِیْ ج بُغَاۃٌ باغی، عَصٰی (ض) عِصْیَاناً نافرمانی کرنا، جَزٰی (ض) جَزَاءً بدلہ دینا، عَاصِیْ ج عُصَاۃٌ نافرمان، نَارٌ ج نِیْرَانٌ آگ، جَزَاءٌ ج اَجْزِیَۃٌ بدلہ، اَھْلَکَ (افعال) اِھْلَاکاً ہلاک کرنا، ظَلَمَ (ض) ظُلْماً ظلم کرنا۔

اَمثِلہ

یَاْکُلُ رَاشِدٌ (حالتِ رفع)، لَنْ یَّاْکُلَ رَاشِدٌ (حالتِ نصب)، لَمْ یَاْکُلْ رَاشِدٌ (حالتِ جزم)

راشد کھاتا ہے — راشد ہرگز نہیں کھائے گا — راشد نے ہرگز نہیں کھایا

ملاحظہ: آپ عاملِ معنوی کے بیان میں پڑھ چکے ہیں کہ فعلِ مضارع کا عاملِ ناصب وجازم سے خالی ہونا ہی فعل مضارع کے لئے عاملِ رافع ہے۔

مندرجہ بالا اَمثِلہ کے پیشِ نظر مضارع صحیح کا اعراب

حالتِ رفع میں ضمہ، حالتِ نصب میں فتحہ، حالتِ جزم میں سکون۔

(۲) فعل مضارع معتل واوی یا یائی۔

اَمثِلہ

تَدْعُوْ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ (حالتِ رفع) لَنْ تَدْعُوَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ (حالتِ نصب) لَمْ تَدْعُ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ (حالتِ جزم)

یہ عورت بلاتی ہے — یہ عورت ہرگز نہیں بلائے گی — اس عورت نے ہرگز نہیں بلایا

اَشْتَهِيْ طَعَامًا (حالتِ رفع) لَنْ اَشْتَهِيَ طَعَامًا (حالتِ نصب) لَمْ اَشْتَهِ طَعَامًا (حالتِ جزم)

میری طبیعت کھانیکو چاہتی ہے — میری طبیعت ہرگز کھانیکو نہیں چاہے گی — میری طبیعت نے ہرگز کھانیکو نہیں چاہا

مندرجہ بالا اَمثِلہ کے پیشِ نظر مضارع معتل واوی و یائی کا اعراب حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصب میں فتحہ لفظی، حالتِ جزم میں حذفِ آخر (واؤ، یاء)

(۳) فعلِ مضارع معتل اَلفی۔

اَمثِلہ

یَخْشٰی هٰذَا الطِّفْلُ (حالتِ رفع) لَنْ یَّخْشٰی هٰذَا الطِّفْلُ (حالتِ نصب) لَمْ یَخْشَ هٰذَا الطِّفْلُ (حالتِ جزم)

یہ بچہ ڈرتا ہے — یہ بچہ ہرگز نہیں ڈرے گا — یہ بچہ ہرگز نہیں ڈرا

حل لغات: اِشْتَهٰی (افتعال)، اِشْتِهَاءٌ خواہش کرنا، خَشِیَ (س)، خَشْیَةٌ ڈرنا۔

مندرجہ بالا امثلہ کے پیشِ نظر مضارع معتل الفی کا اعراب

حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصب میں فتحہ تقدیری، حالتِ جزم میں حذفِ آخر (الف)

(۴) فعل مضارع کے وہ سات صیغے جن میں ضمیر بارز مرفوع ہوتی ہے۔ چار تثنیہ دو جمع مذکر غائب و حاضر، ایک واحد مؤنث حاضر۔

تثنیہ بحالتِ رفع	ھُمَا یَضْرِبَانِ	یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	یَرْضَیَانِ
جمع مذکر 〃	ھُمْ یَضْرِبُوْنَ	یَدْعُوْنَ	یَرْمُوْنَ	یَرْضَوْنَ
واحد مؤنث حاضر 〃	اَنْتِ تَضْرِبِیْنَ	تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ	تَرْضَیْنَ
تثنیہ بحالتِ نصب	لَنْ یَّضْرِبَا	یَدْعُوَا	یَرْمِیَا	یَرْضَیَا
〃 جزم	لَمْ یَضْرِبَا	یَدْعُوَا	یَرْمِیَا	یَرْضَیَا
جمع مذکر بحالتِ نصب	لَنْ یَّضْرِبُوْا	یَدْعُوْا	یَرْمُوْا	یَرْضَوْا
〃 〃 جزم	لَمْ یَضْرِبُوْا	یَدْعُوْا	یَرْمُوْا	یَرْضَوْا
جمع مؤنث حاضر نصب	لَنْ تَضْرِبِیْ	تَدْعِیْ	تَرْمِیْ	تَرْضَیْ
〃 〃 جزم	لَمْ تَضْرِبِیْ	تَدْعِیْ	تَرْمِیْ	تَرْضَیْ

اِعراب

حالتِ رفع میں نونِ اعرابی کے ساتھ، بحالتِ نصب و جزم حذفِ نون کے ساتھ۔

نوٹ:- یہ اعراب مضارع کے سات صیغوں میں صحیح و معتل الفی و واوی و یائی سب میں جاری ہوتا ہے۔

موانعِ تنوین بر اسم

(۱) اسم معرف باللام ہو۔

(۲) اسم مضاف ہو۔

(۳) غیر منصرف ہو۔

(۴) مبنی ہو۔

جملہ انشائیہ کی تقسیم

(۱) اِقْرَأْ	(۲) لَا تَلْعَبْ	(۳) هَلْ حَفِظْتَ الدَّرْسَ
تو پڑھ	تو مت کھیل	کیا تو نے سبق یاد کر لیا
(۴) لَيْتَ سَاجِداً نَاجِحٌ	(۵) لَعَلَّ مَاجِداً نَاصِرٌ	(۶) قَبِلْتُ (بوقتِ نکاح)
کاش کہ ساجد کامیاب ہوتا	شاید ماجد مددگار ہے	میں نے قبول کیا
(۷) يَا خَالِدُ لَا تُسْرِعْ فِي الْمَشْيِ	(۸) وَاللّٰهِ اِنَّ الْمَدْرَسَةَ مَفْتُوحَةٌ	
اے خالد جلدی مت چل	اللہ کی قسم واقعی مدرسہ کھلا ہوا ہے	
(۹) مَا اَحْسَنَ خَالِداً	(۱۰) اَرْجُوْكَ اَنْ تَتَكَرَّمَ عَلَيَّ	
خالد کتنا حسین ہے	آپ سے اپنے اوپر کرم فرمائی کا امیدوار ہوں	

ملاحظہ: دیکھئے امثلہ بالا میں سے کسی بھی جملہ کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے، اس لئے ان میں سے ہر ایک جملہ انشائیہ ہے۔

امثلہ بالا کے پیشِ نظر اقسام و تعریفات سنئے

مثالِ اول: **امر**: جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔

مثالِ ثانی: **نہی**: جس کے ذریعہ کسی کام کے نہ کرنے کا حکم دیا جائے۔

مثالِ ثالث: **استفہام**: وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعہ کسی بات کو دریافت کیا جائے۔

مثالِ رابع: **تمنی**: وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعہ کسی بات کی خواہش ظاہر کی جائے۔

حل لغات: حَسُنَ (ک) حُسْناً خوبصورت، اچھا ہونا، تَكَرَّمَ عَلَيَّ (تفعّل) مہربانی کرنا۔

مثالِ خامس : ترجی : وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعہ کسی بات کی امید کو ظاہر کیا جائے۔
مثالِ سادس : عقود : وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعہ کسی معاملہ کو طے کیا جائے۔
مثالِ سابع : ندا : وہ جملہ انشائیہ جس میں کسی کو پکارا جائے (حرفِ ندا اور منادیٰ کا مجموعہ)
مثالِ ثامن : قسم : وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعہ کسی بات پر حرفِ قسم کے ذریعہ قسم کھائی جائے (حرف قسم اور مقسم بہ کا مجموعہ)

مثالِ تاسع : تعجب : وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعہ حیرت کو ظاہر کیا جائے۔

نوٹ : بحمد اللہ مندرجہ بالا تمام اقسام کی تفصیل پہلے آچکی ہے۔
مثالِ عاشر : عرض : وہ جملہ انشائیہ جس میں نرمی کے ساتھ کسی بات کی درخواست کیجائے

مزید امثلۂ عرض

(۱) يَا أَخِيْ أَرْجُوْكَ أَنْ تَقْبَلَ دَعْوَتِيْ

میرے بھائی میں آپ سے دعوت کے قبول کرنے کا امیدوار ہوں۔

(۲) أَلْتَمِسُ مِنْكَ أَنْ تَسْمَحَ لِيْ بِالذَّهَابِ إِلٰى دَارِيْ

میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھ کو اپنے گھر جانے کی اجازت دے دیں۔

(۳) يَا حَضْرَةَ الْأُسْتَاذِ أَسْتَدْعِيْ مِنْكَ أَنْ تُدَرِّسَ بَعْدَ الْعِشَاءِ

حضرت استاذ آپ سے گزارش ہے کہ آپ عشاء کے بعد سبق پڑھا دیں۔

عواملِ لفظیہ کا بیان

عواملِ لفظیہ کی تین قسمیں ہیں (۱) حروف (۲) افعال (۳) اسماء

حلِ لغات : قَبِلَ (س) قُبُوْلاً منظور کرنا، دَعْوَةٌ ج دَعَوَاتٌ، اِلْتَمَسَ مِنْ (افتعال) درخواست کرنا، اِسْتَدْعٰى مِنْ (استفعال) گزارش کرنا۔

حروفِ عاملہ کی دو قسمیں ہیں

(۱) وہ حروف جو اسم کے اندر عامل ہوں (۲) وہ حروف جو فعلِ مضارع کے اندر عامل ہوں

وہ حروف جو اسم کے اندر عامل ہوں ان کی پانچ قسمیں ہیں۔

قسمِ اول

حروفِ جارّہ

نوٹ : ان کو ابتدائے کتاب میں بیان کیا جاچکا ہے۔

قسمِ ثانی

حروفِ مشبہ بالفعل

حروفِ مشبہ بالفعل چھ ہیں۔ اِنَّ ، اَنَّ ، کَاَنَّ ، لٰکِنَّ ، لَیْتَ ، لَعَلَّ

(۱) اِنَّ بمعنی بے شک ، بلاشبہ ، واقعی۔

اَلْبَابُ (مبتدا) مَفْتُوْحٌ (خبر) — جملہ اسمیہ

اِنَّ اَلْبَابَ (اسم) مَفْتُوْحٌ (خبر) — جملہ اسمیہ تحقیقیہ

ملاحظہ: دیکھئے اِنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوا اور سوائے مبتدا کو نصب دینے کے کوئی دوسری تبدیلی نہیں کی، اب مبتدا کو اسمِ اِنَّ اور خبر کو خبرِ اِنَّ کہا جائے گا۔ نیز اِنَّ ہی کو اسم کے اندر عاملِ ناصب اور خبر میں عاملِ رافع کہا جائے گا، یہی عمل باقی پانچوں حروف کا ہوگا۔

ترکیب: اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، اَلْبَابَ، اِنَّ کا اسم، مَفْتُوْحٌ، اِنَّ کی خبر اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ تحقیقیہ ہوا۔

(۲) اَنَّ بمعنی کہ، یہ اپنے اسم و خبر سے مل کر مفرد کے حکم میں ہو کر جملہ کا جزء بن جاتا ہے۔

اَلْاِمْتِحَانُ قَرِیْبٌ مبتدا خبر جملہ اسمیہ امتحان قریب ہے	عَلِمْتُ اَنَّ الْاِمْتِحَانَ قَرِیْبٌ فعل بافاعل اسم خبر جملہ فعلیہ مجھے معلوم ہوگیا کہ امتحان قریب ہے

(۳) کَاَنَّ بمعنی گویا، میرا گمان ہے کہ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

اَلْکِتَابُ اُسْتَاذٌ مبتدا خبر جملہ اسمیہ کتاب استاذ ہے	کَاَنَّ الْکِتَابَ اُسْتَاذٌ اسم خبر جملہ اسمیہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کتاب استاذ ہے

(۴) لٰکِنَّ بمعنی لیکن، یہ مخاطب کو خلافِ مقصد سمجھنے سے روکنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اَلْاَثَاثُ قَدِیْمٌ مبتدا خبر فرنیچر پرانا ہے	اَلْبَیْتُ جَدِیْدٌ لٰکِنَّ الْاَثَاثَ قَدِیْمٌ اسم خبر گھر نیا ہے لیکن فرنیچر پرانا ہے

ملاحظہ: دیکھئے اَلْبَیْتُ جَدِیْدٌ کہنے سے ممکن تھا کہ مخاطب کا ذہن سامان کے نیا ہونے کی طرف بھی چلا جاتا جو مقصدِ متکلم کے خلاف تھا اس لئے لٰکِنَّ الْاَثَاثَ قَدِیْمٌ لاکر مخاطب کو خلافِ مقصد سمجھنے سے روک لیا۔

(۵) لَیْتَ بمعنی کاش کہ، میری تمنا ہے کہ

اَلتِّلْمِیْذُ مُجْتَهِدٌ مبتدا خبر طالب علم محنتی ہے	لَیْتَ التِّلْمِیْذَ مُجْتَهِدٌ اسم خبر میری تمنا ہے کہ طالب علم محنتی ہو

(۶) لَعَلَّ بمعنی شاید، امید ہے کہ

حلِ لغات: قَرِیْبٌ ج اَقْرِبَاءُ، قَدِیْمٌ ج قُدَمَاءُ، جَدِیْدٌ ج جُدُدٌ

رَاشِدٌ نَاجِحٌ
مبتدا خبر
راشد کامیاب ہے

لَعَلَّ رَاشِداً نَاجِحٌ
اسم خبر
شاید راشد کامیاب ہے

عزیز طلبہ اللہ رب العالمین کا کلام سنو ۔

اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ
خبر اسم
بے شک ہماری جانب ان سب کو لوٹنا ہے

اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ
خبر اسم
بے شک ہمارے ذمہ ان سب کا حساب ہے

اس کلام سے ایک قاعدہ معلوم ہوا ۔

مُحَادَثَة

اِنَّ الْبَابَ مَفْتُوحٌ

کمال: هَلْ تَعْرِفُ اَنَّ هٰذِهِ الْجُمْلَةَ اِسْمِيَّةٌ ؟

جمال: نَعَمْ اَعْرِفُ اَنَّ هٰذِهِ الْجُمْلَةَ اِسْمِيَّةٌ

کمال: كَيْفَ عَرَفْتَ ؟

جمال: عَرَفْتُ لِاَنَّ هٰذِهِ الْجُمْلَةَ مُرَكَّبَةٌ مِنْ جُزْئَيْنِ اَلْاَوَّلُ مُبْتَدَأٌ وَالثَّانِيْ خَبَرٌ وَالَّتِيْ تَرَكَّبَتْ مِنْ هٰذَيْنِ الْجُزْئَيْنِ هِيَ اِسْمِيَّةٌ

کمال: هَلْ تَعْرِفُ لَفْظَ اِنَّ ؟

جمال: نَعَمْ هُوَ حَرْفٌ

کمال: مَاذَا يَعْمَلُ هٰذَا الْحَرْفُ ؟

جمال: هٰذَا الْحَرْفُ يَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَةِ الْاِسْمِيَّةِ وَيَنْصِبُ الْاِسْمَ وَيَرْفَعُ الْخَبَرَ

کمال: لَعَلَّكَ مَاهِرٌ فِيْ عِلْمِ النَّحْوِ

جمال: نَعَمْ اِنِّيْ قَرَأْتُ النَّحْوَ الْقَاسِمِيَّ جَزَى اللّٰهُ مُؤَلِّفَ هٰذَا الْكِتَابِ ۔

قاعدہ: حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر اگر جار مجرور ہو تو خبر کو پہلے اور اسم کو بعد میں لانا جائز ہے

تمرین برائے اجرائے قواعد و ترکیب

اِنَّ الْجَمَلَ طَوِیْلٌ   اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُمُ الْفَائِزُوْنَ   یَسُرُّنِیْ اَنَّكَ عَالِمٌ

كَاَنَّ جَمَالاً اَسَدٌ   اَلطُّلَّابُ نَاجِحُوْنَ فِی الْاِمْتِحَانِ لٰكِنَّ خَالِداً فَاشِلٌ

لَیْتَ مُدِیْرَ الْمَدْرَسَةِ لَیِّنٌ   لَعَلَّ الْقِطَارَ وَصَلَ اِلَى الْمَحَطَّةِ

لَعَلَّكَ مَا اَخَذْتَ تَذْكِرَةً

قسمِ ثالث

اِنْ ، مَا ، لَا ، لَاتَ جو لَیْسَ کے مشابہ ہیں

نوٹ: لَیْسَ کا بیان آگے آرہا ہے یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتا ہے اور نفی کے معنی پیدا کر دیتا ہے۔

اَمثِلہ

اَلْاَنْهَارُ جَارِیَةٌ مبتدا خبر جملہ اسمیہ خبریہ	اِنِ الْاَنْهَارُ جَارِیَةً اسم خبر جملہ اسمیہ منفیہ
نہریں جاری ہیں	نہریں جاری نہیں ہیں
اَلْقُصُوْرُ عَالِیَةٌ مبتدا خبر محل بلند ہیں	مَا الْقُصُوْرُ عَالِیَةً اسم خبر محل بلند نہیں ہیں
اَلْكِتَابُ جَدِیْدٌ	مَا كِتَابٌ جَدِیْداً
کتاب نئی ہے	کوئی کتاب نئی نہیں ہے

حل لغات: طَالَ (ن) طُوْلاً لمبا ہونا، طَوِیْلٌ لمبا، اَسَدٌ ج اُسُدٌ شیر، قِطَارٌ ج قُطُرٌ ریل گاڑی
مَحَطَّةٌ ج مَحَطَّاتٌ اسٹیشن، مَاهِرٌ ج مَهَرَةٌ۔ نَهْرٌ ج اَنْهَارٌ، قَصْرٌ ج قُصُوْرٌ، عَلَا (ن)، عُلُوّاً بلند ہونا۔

اَلْکُرْسِیُّ جَدِیْدٌ	لَا کُرْسِیٌّ جَدِیْداً
کرسی نئی ہے	کوئی کرسی نئی نہیں ہے
اَلْوَقْتُ وَقْتُ لِتَوْبَۃٍ	لَاتَ وَقْتَ تَوْبَۃٍ
یہ وقت توبہ کا وقت ہے	یہ وقت توبہ کا وقت نہیں ہے

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: حرف اِن مشابہ بہ لَیْسَ ، اَلْاَنْہَارُ اس کا اسم جَارِیَۃً اس کی خبر اِن اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ منفیہ ۔

نوٹ : مندرجہ بالا امثلہ میں جملہ اسمیہ کے قواعد کا بھی اِجراء کرایا جائے ۔

دیکھئے مندرجہ بالا اَمثلہ کے پیشِ نظر چند قواعد معلوم ہوتے ہیں

(۱) یہ چاروں حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

(۲) لا کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے ، باقی حروف کا اسم نکرہ بھی ہوتا ہے اور معرفہ بھی۔

(۳) لات کا اسم و خبر دونوں اسم زمان ہوتے ہیں اور اسم ہمیشہ محذوف ہوتا ہے جس کا موقع کلام سے پتہ چلتا ہے ۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

مَا هٰذَا بَشَراً لَا تَذْكِرَةٌ فِیْ جَیْبِ اَحَدٍ اِنْ هٰؤُلَاءِ الطُّلَّابُ مُجْتَهِدِیْنَ لَا نَبِیٌّ مَلَكاً مَا هٰذِهِ الْمَدْرَسَةُ قَدِیْمَةً لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ اَیْ لَاتَ الْحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ

حل لغات: وَقْتٌ ج اَوْقَاتٌ ، تَابَ (ن) تَوْبَةً توبہ کرنا ، بَشَرٌ آدمی ، تَذْكِرَةٌ ج تَذَاكِرُ ٹکٹ ، جَیْبٌ ج جُیُوْبٌ ، نَبِیٌّ ج اَنْبِیَاءُ ، مَلَكٌ ج مَلٰئِكَةٌ فرشتہ ، حِیْنٌ ج اَحْیَانٌ وقت ، نَاصَ (ن) نَوْصاً و مَنَاصاً پیچھے ہٹنا ، قَدُمَ (ک) قَدَامَةً پرانا ہونا ۔

قسمِ رابع

لائے نفی جنس: وہ لا جو غیر معین کی نفی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

یہ بھی ہمیشہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اس کی خبر تو ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے البتہ اسم کے مندرجہ ذیل احوال ہیں۔

اَمثِلہ: (۱) لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ — کوئی خوشی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے

(۲) لَا شَجَرَةَ رُمَّانٍ فِي الْبُسْتَانِ — انار کا کوئی درخت باغ میں نہیں ہے

(۳) لَا بَأْسَ — کوئی حرج نہیں

(۴) لَا فِي جَيْبِكَ رُوْبِيَةٌ — تمہاری جیب میں کوئی روپیہ نہیں ہے

دیکھئے مندرجہ بالا اَمثِلہ کے پیشِ نظر چند قواعد معلوم ہوتے ہیں۔

مثال نمبر(۱) کے تحت قاعدہ: لائے نفی جنس کا اسم نکرہ غیر مضاف ہو تو مبنی[1] بر فتحہ ہوتا ہے۔

لائے نفی جنس کے دو مزید قاعدے سنئے: (۱) اگر اس لا کے بعد معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ اس لا کی تکرار ضروری ہوگی، اس صورت میں لا عمل نہیں کرتا ہے بلکہ ما بعد مبتدا اور خبر ہونیکی بنا پر مرفوع ہوتا ہے، جیسے لَا رَاشِدٌ نَجَحَ وَلَا خَالِدٌ (۲) لائے نفی جنس کے بعد نکرہ غیر مضاف ہو اور دوسرے نکرہ کے ساتھ لا مکرر آرہا ہو تو اس میں پانچ صورتیں جائز ہیں، ان میں سے احقر کے نزدیک دونوں اسموں کو مبنی بر فتحہ قرار دینا راجح ہے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔ عبدالرحیم

[1] چونکہ یہ هَلْ مِنْ سُرُوْرٍ دَائِمٌ سوال کے جواب میں ہے اور جواب سوال کے مطابق ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ لَا سُرُوْرَ میں اسم حرف کے معنی کو متضمن ہے اور جو حرف متضمن ہو وہ مبنی ہوتا ہے۔

مثال نمبر ۲ کے تحت قاعدہ: قرینہ[1] کی موجودگی میں لائے نفی جنس کی خبر کو حذف کرنا بھی جائز ہے۔

مثال نمبر ۳ کے تحت قاعدہ: لائے نفی جنس کا اسم نکرہ[2] مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے

مثال نمبر ۴ کے تحت قاعدہ: لائے نفی جنس کی خبر جار مجرور ہو تو خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز ہے اس صورت میں لا عمل نہیں کرتا ہے۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

لَا كِتَابَ فِي الْحُجْرَةِ لَا رَاعِيَ غَنَمٍ فِي الْحُقُلِ لَا حَرَجَ لَا فِي الْمَدْرَسَةِ تِلْمِيْذٌ لَا حُزْنَ فِي الْجَنَّةِ

قسمِ خامس
حروفِ ندا

يَا اَيَا هَيَا اَىْ هَمْزَهٌ مَفْتُوحَه

نِدَاءٌ بروزن فِعَالٌ جو مُفَاعَلَةٌ کا مصدر ہے

نَادٰى يُنَادِىْ مُنَادَاةً وَ نِدَاءً آواز دینا، پکارنا۔

يَا رَاشِدُ اِحْفَظِ الدَّرْسَ ارے، او راشد سبق یاد کرے

ملاحظہ: دیکھئے راشد کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے آپ نے اسمِ راشد کو لفظِ ارے یا

حل لغات: رَاعِىْ ج رُعَاةٌ چرواہا، حَقْلٌ ج حُقُوْلٌ کھیت، حَزِنَ (س) حُزْنًا غمگین ہونا، جَنَّةٌ ج جَنَّاتٌ، حَرِجَ (س) حَرَجًا تنگ دل ہونا، حَرَجٌ نقصان۔

---

[1] قرینہ وہ شئی ہے جو بلا وضع مرادِ متکلم یا لفظِ محذوف کو بتائے۔

[2] قاعدہ ہے کہ تعریف وتنکیر میں مضاف مضاف الیہ کے درجہ میں ہوتا ہے، لہذا اگر مضاف الیہ نکرہ ہے تو مضاف بھی نکرہ ہی رہے گا اگرچہ نکرہ مخصصہ ہو جائے گا۔

اور (عربی میں یا) کے بعد استعمال کیا اور متوجہ کرکے سبق یاد کرنے کا حکم دیا، ایسے اسم کو منادیٰ اور لفظِ یا نیز اس کے ہم معنی لفظ کو حروفِ ندا کہتے ہیں، اور دونوں کے مجموعہ کو ندا کہتے ہیں اور ندا کے بعد جو حکم دیا گیا اس کو جوابِ ندا کہتے ہیں۔

اب تعریفات سنئے

حروفِ ندا وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی کو متوجہ کیا جائے (پکارا جائے) مثالِ بالا میں یا۔

منادیٰ: وہ اسم ہے جس[1] کو حرفِ ندا کے ذریعہ متوجہ کیا جائے (پکارا جائے) مثالِ بالا میں راشد۔

ندا: حرفِ ندا اور منادیٰ کے مجموعہ کو ندا کہتے ہیں مثالِ بالا میں یا راشدُ۔

جوابِ ندا: کسی کو پکار کر جو بات کہی جائے اس کو جوابِ ندا کہتے ہیں، مثالِ بالا میں اِحْفَظِ الدَّرْسَ۔

ترکیب: یَا حرفِ ندا رَاشِدُ منادیٰ، حرفِ ندا منادیٰ سے مل کر ندا اِحْفَظْ فعل امر، اس میں واحد مذکر حاضر کی ضمیرِ مستتر فاعل اَلدَّرْسَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جوابِ ندا، ندا جوابِ ندا سے مل کر جملہ ندائیہ۔

منادیٰ کے مختلف احوال دیکھئے

اَمثِلہ

(۱) یَا خَالِدُ کَیْفَ مِزَاجُكَ؟	(۲) یَا سَارِقُ اِمْتَنِعْ عَنْ هٰذَا الْعَمَلِ
اے خالد تمہارے مزاج کیسے ہیں؟	اے او چور اس کام سے باز آجا

حل لغات: مِزَاجٌ ج اَمْزِجَةٌ، اِمْتَنِعْ (افتعال) باز رہنا۔

[1] جس کو یعنی جس کے مسمّیٰ کو۔

(۳) یا طَالِباً اُحْضُرْ سَبُّوْرَةً
اے کوئی طالب علم تختۂ سیاہ لے آؤ

(۴) یا تلامیذَ المدرسۃِ اِحفَظُوا دُرُوسَکُمْ
اے مدرسہ کے طلبہ تم اپنے اسباق یاد کرو

(۵) یا غافِلاً عن درسِہٖ اِعمَلْ بِنَصِیحَتِی
اے اپنے سبق سے بے خبر میری نصیحت پر عمل کر

(۶) اَلسَّلامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ
اے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ پر سلامتی ہو

ملاحظہ: دیکھیے مثال نمبرا اور نمبر۲ میں منادیٰ مفرد معرفہ ہے مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ خالد قبل الندا ر معرفہ ہے اور سارق بعد الندار معرفہ بنا ہے کیونکہ جب کسی متعین چور کو پکارا جائے گا تو اس وقت لفظِ سارق معرفہ بن جائے گا، مزید یہ بھی غور کیجیے کہ مثال نمبر۴ میں تلامیذ (مضاف) المدرسة (مضاف الیہ) کو ملائے بغیر منادیٰ یا فاعل و مفعول نہیں بن سکتا، اسی طرح مثال نمبر۵ میں غافِلاً کے ساتھ جب تک عن درسِہٖ کو نہ جوڑا جائے تنہا غافلاً منادی نہیں بن سکتا، اس لحاظ سے غافلاً مضاف کے مشابہ ہوگیا اسی کو شبہ[1] مضاف کہتے ہیں۔

اب شبہ مضاف کی تعریف یاد کیجیے

شبہ مضاف وہ اسم ہے جو مضاف تو نہ ہو مگر اس کی تمامیت (جملہ کا جزء تام بننا) دوسرے لفظ کو ملانے پر موقوف ہو۔

مندرجہ بالا امثلہ کے پیشِ نظر چند قواعد سنئے

مثال نمبرا اور نمبر۲ کے تحت قاعدہ: منادیٰ اگر مفرد (غیر مضاف) معرفہ ہو تو مضموم ہوتا ہے۔

حل لغات: غَفَلَ (ن) غَفْلَةً غافل ہونا، عَمِلَ بِہٖ (س) عمل کرنا۔

---

[1] شبہ مضاف گویا ہر ایسے اسم کو کہا جائے گا جس کے ساتھ کسی دوسرے لفظ کو ملا کر جزء جملہ بنایا جاتا ہو جیسے ممیز ذوالحال وغیرہ۔

مثال نمبر ۳ کے تحت قاعدہ: منادیٰ اگر نکرہ ہو تو منصوب ہوتا ہے۔

مثال نمبر ۴ کے تحت قاعدہ: منادیٰ اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے۔

مثال نمبر ۵ کے تحت قاعدہ: منادیٰ اگر شبہ مضاف ہو تو بھی منصوب ہوتا ہے۔

مثال نمبر ۶ کے تحت قاعدہ: (۱) جوابِ ندا کو ندا پر مقدم کرنا بھی جائز ہے!

(۲) منادیٰ اگر معرف باللام ہو تو اس پر اَیُّھَا کا لفظ بڑھا دیا جاتا ہے!

(۳) لفظ اَیُّھَا کی موجودگی میں حرفِ ندا کو حذف کرنا بھی جائز ہے!

نوٹ: لفظ اَیُّھَا کی بجائے اَیُّھٰذَا اور ھٰذَا کو بڑھانا بھی جائز ہے!

مُحادثہ

یَا ذَاهِباً اِلَی الْوَطَنِ کَیْفَ مِزَاجُكَ؟

ارے وطن جانے والے تمہارے کیسے مزاج ہیں؟

کمال: بھائی جمال ذرا یہ بتاؤ کہ اس مثال میں ذَاهِباً پر زبر کیوں آیا؟

جمال: یہ مشابہ مضاف ہے اور منادیٰ مشابہ مضاف منصوب ہوتا ہے۔

کمال: مشابہ مضاف کسے کہتے ہیں؟

جمال: وہ اسم جو مضاف تو نہ ہو مگر اس کی تمامیت دوسرے لفظ کو ملانے پر موقوف ہو اس جملہ میں اِلَی الْوَطَنِ کو ملائے بغیر ذَاهِباً منادیٰ نہیں بن سکتا اس لئے ذَاهِباً مشابہ مضاف ہو گیا۔

کمال: اچھا اس جملہ کی ترکیب کیجئے!

جمال: یا حرفِ ندا ذَاهِباً صیغہ اسم فاعل اِلَی الْوَطَنِ جار مجرور مل کر متعلق ذَاهِباً کے ذَاهِباً اپنے متعلق سے مل کر منادیٰ حرفِ ندا منادیٰ سے مل کر ندا، کَیْفَ خبر مقدم مزاج مضاف كَ ضمیر مجرور مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا خبر سے (بقیہ ص ۱۰۰ پر)

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

اَيُّهَا الصِّدِّيقُ كَيْفَ اَنْتَ؟ يَا حَضْرَةَ الْمُدِيْرِ عَافَاكَ اللّٰهُ يَا اَسْعَدُ كَيْفَ صِحَّتُكَ؟ يَا شَيْخُ هَلْ تَرْكَبُ الْقِطَارَ؟ اَيُّهَا الْاَصْدِقَاءُ مَتٰى يَجْرِى الْاِمْتِحَانُ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ يَا صَاحِبًا هَلْ نَخْرُجُ لِلتَّنَزُّهِ؟ يَا ذَاهِبًا اِلَى الْوَطَنِ (شبہ مضاف) مَتٰى تَرْجِعُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟ يَا رَاكِبًا دَرَّاجَةً لَا تَسْرَعْ فِى الْمَشْىِ

يَا عِشْرِيْنَ طَالِبًا (شبہ مضاف) اِحْفَظُوْا دُرُوْسَكُمْ

حروفِ عاملہ در فعلِ مضارع

فعلِ مضارع میں عمل کرنے والے حروف کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) وہ حروف جو فعلِ مضارع کو نصب دیتے ہیں (۲) وہ حروف جو فعلِ مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

(۱) حروفِ ناصبہ چار ہیں۔ اَنْ لَنْ كَیْ اِذَنْ

مثالِ اَنْ اَشْتَهِىْ اَنْ آكُلَ اللَّحْمَ

گوشت کھانے کو میرا جی چاہ رہا ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جوابِ ندا، ندا جوابِ ندا سے مل کر جملہ ندائیہ۔

کمال: کیف کو مبتدا کیوں نہیں کہہ سکتے؟

جمال: کیف اسم ظرف ہے، اسم ظرف یا جار مجرور ہمیشہ خبر بنتے ہیں مبتدا نہیں۔

حلِ لغات: عَفَا (ن) عَفْوًا معاف کرنا (مفاعلة) معافاة عافیت سے رکھنا، اَلْاِمْتِحَانُ لِثَلٰثَةِ اَشْهُرٍ سہ ماہی امتحان، اَلْاِمْتِحَانُ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ ششماہی امتحان، اَلْاِمْتِحَانُ السَّنَوِیُّ سالانہ امتحان، صَاحِبٌ ج صَحْبٌ و اَصْحَابٌ ساتھی، وَطَنٌ ج اَوْطَانٌ۔

ملاحظہ: دیکھئے مندرجہ بالا مثال میں اَنْ حرفِ ناصب ہے اس نے فعل کو مصدر کے معنی میں کرکے مفرد کے حکم میں کردیا پھر وہ اَشْتَہِیْ کا مفعول بہ بن گیا اسی لئے اس کو اَنْ مصدریہ بھی کہتے ہیں۔

ترکیب: اَشْتَہِیْ فعل با فاعل اَنْ مصدریہ اٰکُلَ فعل، واحد متکلم کی ضمیر مستتر فاعل اَللَّحْمَ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا، پھر اَنْ مصدریہ کی وجہ سے مفرد کے حکم میں ہوکر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ۔

مثالِ لَنْ: لَنْ یَکْذِبَ مُؤْمِنٌ مومن ہرگز جھوٹ نہیں بولے گا

ملاحظہ: دیکھئے لَنْ مضارع پر داخل ہوکر حال کے معنی ختم کرکے مستقبل میں نفی تاکید کے معنی پیدا کردیتا ہے۔

مثالِ کَیْ: ذَھَبْتُ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ کَیْ اَتَعَلَّمَ
میں مدرسہ گیا تاکہ علم حاصل کروں

ملاحظہ: دیکھئے کَیْ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ میرا ماقبل مابعد کی وجہ سے ہوا ہے۔

ترکیب: ذَھَبْتُ فعل با فاعل اِلَی الْمَدْرَسَۃِ ذَھَبْتُ سے متعلق، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر مُعَلَّلْ، کَیْ حرفِ تعلیل اَتَعَلَّمَ فعل اپنے ضمیر فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر تعلیل، مُعلّل اپنی تعلیل سے مل کر جملہ تعلیلیہ۔

مثالِ اِذَنْ: آپ نے کسی طالب علم کو سبق یاد کرتے دیکھ کر کہا۔

اِذَنْ تَنْجَحَ (اب تم کامیاب ہوجاؤگے)

ملاحظہ: دیکھئے اِذَنْ بھی فعل مضارع سے حال کے معنی کو ختم کردیتا ہے۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

هَلْ تَقْدِرُ اَنْ تَسْبَحَ فِی الْمَاءِ　　خَرَجْتُ کَیْ اَتَنَزَّهَ　　لَنْ اَضْرِبَ

کسی کے اسلام لانے پر آپ نے کہا　اِذَنْ تَفُوزَ فِی الْاٰخِرَةِ

تقدیرِ اَنْ کا بیان

چھ چیزوں کے بعد اَنْ مصدریہ پوشیدہ رہ کر فعلِ مضارع کو نصب دیتا ہے۔

(۱) لامِ کَیْ کے بعد (وہ لام جو کَیْ کے معنی میں ہو) جیسے

یَجْتَهِدُ التِّلْمِیْذُ لِیَنْجَحَ　(طالب علم محنت کرتا ہے تاکہ پاس ہوجائے)

ملاحظہ: دیکھئے لام حرفِ جار ہے جو اسم ہی پر داخل ہوسکتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دینے کے لئے ناصب کا ہونا ضروری ہے لہذا ہم نے یہ سمجھا کہ یہاں اَنْ مصدریہ[1] پوشیدہ ہے جس کی وجہ سے فعل مضارع پر نصب بھی آگیا اور فعل کے مصدری معنی میں ہوجانے کی وجہ سے لام حرفِ جار کا داخلہ بھی صحیح ہوگیا۔

(۲) حَتّٰی (حرفِ جار) کے بعد جیسے

اَتَهَجَّدُ حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ　(فجر ہونے تک میں تہجد پڑھتا ہوں)

نوٹ: حَتّٰی کے اندر بھی ملاحظہ بالا پیشِ نظر رکھئے۔

(۳) لامِ جحد کے بعد جیسے　مَا کَانَ مُؤْمِنٌ لِیَظْلِمَ اَخَاهُ

(واقعی کوئی مومن نہیں کہ اپنے بھائی پر ظلم کرے)

نوٹ: کَانَ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اسم کو رفع خبر کو نصب کرتا ہے اس کا بیان

حل لغات: تَهَجَّدَ (تفعل) تہجد پڑھنا، ظَلَمَ (ض) ظُلْماً ظلم کرنا، ستانا۔

[1] کیونکہ اَنْ مصدریہ کے علاوہ کسی دوسرے ناصب کو مقدر ماننے سے معنی خراب ہوتے ہیں۔

انشاء اللہ آگے آرہا ہے۔

ملاحظہ: دیکھئے مندرجہ بالا مثال میں لامِ کانَ منفیہ کی خبر پر داخل ہو کر تاکید کا فائدہ دے رہا ہے۔

تعریف لام جحد: وہ لام جارّہ ہے جو کانَ منفیہ کی خبر پر داخل ہو کر تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔

ترکیب: مَاکَانَ فعل ناقص مومنٌ اس کا اسم لام حرف جار یَظْلِم فعل واحد مذکر کی ضمیر مستتر فاعل اَخَاہ مرکب اضافی مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر اَنْ مصدریہ پوشیدہ کے ذریعہ مفرد کے درجہ میں ہو کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ثابتاً محذوف کے، ثابتاً اپنے متعلق سے مل کر خبر، مَاکَانَ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

(۴) اَوْ (بمعنی الی یا الّا) جیسے اِعْمَلْ بِنَصِیْحَةِ الطَّبِیْبِ اَوْیَتِمَّ شِفَاءُكَ
(اپنی شفاء کے مکمل ہونے تک طبیب کی نصیحت پر عمل کر)

ملاحظہ: دیکھئے یَتِمَّ پر نصب کے لئے سوائے اَنْ مصدریہ پوشیدہ ماننے کے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

ترکیب: یَتِمَّ شِفَاؤُكَ، اَنْ مصدریہ کے ذریعہ مفرد کے درجہ میں ہو کر اَوْ بمعنی اِلٰی کا مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق اِعْمَلْ کے۔ باقی ترکیب خود کر لیجئے۔

اَوْ بمعنی الّا کے تحت ترکیب انشاء اللہ استثناء کے بیان کے ختم پر آئے گی۔

(۵) فاءِ سببیہ[1] کے بعد جیسے، اِجْتَهِدْ فِیْ حِفْظِ الدَّرْسِ تَنْجَحَ فِی الْاِمْتِحَانِ
تم سبق یاد کرنے میں محنت کرو جس کے سبب امتحان میں کامیاب ہو سکو

حل لغات: تَمَّ (ض) تَمَامًا پورا ہونا۔ [1] فاء سببیہ اور اس کے بعد ذکر کردہ واؤ معیت (باقیہ حاشیہ)

دوسرا ترجمہ : تم محنت سے سبق یاد کرو تب ہی امتحان میں کامیاب ہو سکوگے ۔

ملاحظہ : دیکھئے ماقبل فار، مابعد فار کے لئے سبب ہے کیونکہ محنت سے سبق یاد کرنا امتحان میں کامیاب ہونے کا ذریعہ ہے یہاں بھی سوائے اَنْ مصدریہ پوشیدہ کے مابعد فار منصوب ہونے کا کوئی راستہ نہیں، اس جملہ کی ترکیب انشاء اللہ حروفِ عاطفہ کے ختم پر بتائی جائے گی ۔

فار سببیہ وہ فار جو اپنے مابعد کے لئے ماقبل کے سبب ہونے کو بتائے ۔

(۶) وَاوِ مَعِیَّتْ بمعنی ساتھ (واو حرف) کے بعد جیسے

اِقْرَأ الدَّرْسَ وَ تَفْهَمَهُ

تم سبق پڑھو کہ ساتھ میں اس کو سمجھو بھی

دوسرا ترجمہ : تمہارا سبق پڑھنا اور اس کو سمجھنا ساتھ ساتھ ہونا چاہیے ۔

ملاحظہ : دیکھئے واوَ اپنے ماقبل اور مابعد کے ساتھ ساتھ ہونے کو بتا رہا ہے یہاں بھی سوائے اَنْ مقدرہ کے مابعدِ واؤ کے منصوب ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے، اس کی ترکیب انشاء اللہ مفعول معہٗ کے ختم پر بتائی جائے گی ۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

ذَهَبْتُ اِلٰی مَكْتَبِ الْبَرِيْدِ لِاٰخُذَ بِطَاقَةً   اَخَذْتُ الْقَلَمَ لِاَكْتُبَ بِطَاقَةً

مَا كَانَ الْاُسْتَاذُ لِيَظْلِمَ الطُّلَّابَ   يَنَامُ رَاشِدٌ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

لَا تَخْرُجْ مِنَ الْحُجْرَةِ اَوْ اَحْضُرَ   لَا اَرْكَبُ الْقِطَارَ حَتّٰى اٰخُذَ التَّذْكِرَةَ

حل لغات : مَكْتَبُ الْبَرِيْدِ ڈاک خانہ، بِطَاقَةٌ ج بِطَاقَات پوسٹ کارڈ ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ان دونوں کے بعد تقدیر اَنْ کی صحت کے لئے ان دونوں سے پہلے چھ چیزوں میں سے کسی بھی ایک چیز کا ہونا ضروری ہے، اَمر، نہی، نفی، استفہام، تمنی، عرض ۔

قسمِ ثانی

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں

لَمْ، لَمَّا (اب تک) لَامِ اَمْر لائے نہی اِنْ شَرطِیَہ (اگر)

اَمثِلہ

(۱) لَمْ یَحفَظِ الدَّرسَ
اس نے سبق یاد نہیں کیا

(۲) ذَھَبَ رَاشِدٌ اِلٰی وَطَنِہٖ وَلَمَّا یَعُدْ اِلَی المَدرَسَۃِ
راشد وطن چلا گیا اور اب تک مدرسہ واپس نہیں ہوا

(۳) لِیَحفَظْ خَالِدٌ دَرسَہٗ
خالد کو اپنا سبق یاد کرنا چاہیے

(۴) لَا یَلعَبْ خَالِدٌ بِالْکُرَۃِ
خالد کو گیند سے نہیں کھیلنا چاہیے

(۵) اِنْ تَقرَأْ دَرساً اَقرَأْ دَرساً
اگر تم سبق پڑھو گے تو میں بھی سبق پڑھوں گا

ملاحظہ: دیکھیے پہلے چار حروفِ جازمہ صرف ایک فعل کو جزم دے رہے ہیں اور مثال نمبر ۵ میں حرفِ اِنْ نے دو فعلوں کو جزم دیا اور بتایا کہ دوسرا فعل پہلے پر موقوف ہے، پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں اور دونوں کے مجموعہ کو جملہ شرطیہ کہتے ہیں۔

اب تعریفات سنئے

جملۂ شرطیہ: کلمۂ شرط اور اس کے بعد کے دونوں جملوں کے مجموعہ کو جملہ شرطیہ کہتے ہیں

شرط: جملہ شرطیہ کے پہلے جزء (جملہ) کو شرط کہتے ہیں۔

جزاء: جملہ شرطیہ کے دوسرے جزء (جملہ) کو جزاء کہتے ہیں۔

ترکیب جملۂ خامسہ: اِنْ حرفِ شرط، تَقرَأْ فعل، واحد مذکر حاضر کی ضمیر مستتر **فاعل** فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اَقرَأْ فعل، واحد متکلم کی ضمیر مستتر **فاعل** فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ

شرط و جزاء میں اعراب کے مختلف احوال دیکھئے

اِنْ تَجْلِسْ فِی الْحُجْرَةِ اَجْلِسْ فِی الْحُجْرَةِ — اِنْ فَتَحْتَ النَّافِذَةَ فَتَحْتُ النَّافِذَةَ
اگر تو کمرہ میں بیٹھے گا میں بھی کمرہ میں بیٹھوں گا — اگر تو کھڑکی کھولیگا میں بھی کھڑکی کھولوں گا

اِنْ تَقْطِفْ زَهْرَةً تَطِفْتُ — اِنْ كَتَبْتَ رِسَالَةً اَكْتُبْ
اگر تو پھول توڑے گا میں بھی توڑوں گا — اگر تو خط لکھے گا میں بھی لکھوں گا

اَمثلۂ بالا کے پیشِ نظر چند قواعد معلوم ہوئے

مثالِ اول کے تحت قاعدہ: اگر شرط و جزاء دونوں فعل مضارع ہوں تو دونوں پر لفظاً جزم ہوگا۔

مثالِ ثانی کے تحت قاعدہ: اگر شرط و جزاء دونوں فعل ماضی ہوں تو دونوں پر محلاً جزم ہوگا۔

مثالِ ثالث کے تحت قاعدہ: اگر حرف شرط فعل مضارع پر ہو تو اس پر لفظاً جزم ضروری ہے۔

مثالِ رابع کے تحت قاعدہ: اگر حرف جزا فعل مضارع ہو تو اس پر رفع اور جزم دونوں جائز ہیں۔

جزاء کے مختلف احوال دیکھئے

اِنْ لَعِبْتَ لَعِبْتُ

(۱) اِنْ تَلْعَبْ اَلْعَبْ — شرط و جزاء دونوں فعل مضارع ہوں یا دونوں فعل ماضی ہوں
اگر تو کھیلے گا میں بھی کھیلوں گا

(۲) اِنْ تُطِیْعُوا اللهَ فَاَنْتُمْ مُكْرَمُوْنَ — شرط فعل مضارع جزا جملہ اسمیہ
اگر تم اللہ کی اطاعت کروگے تو تم باعزت ہوگے

(۳) اِنْ رَاَیْتَ اُسْتَاذَكَ فَاَكْرِمْهُ　　　شرط فعل ماضی جزاء امر

اگر تم اپنے استاذ کو دیکھو تو ان کی عزت کرو

(۴) اِنْ تَقْرَأِ الدَّرْسَ فَلَا تَنْظُرْ اِلٰى هُنَا وَ هُنَاكَ　　　شرط فعل مضارع جزا نہی

اگر تم سبق پڑھو تو اِدھر اُدھر مت دیکھو

(۵) اِنْ تُحْسِنْ اِلٰى مُسْلِمٍ فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا　　　شرط فعل مضارع جزا دعاء

اگر تم کسی مسلمان کے ساتھ احسان کرو تو اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

نوٹ: دیکھئے پہلی صورت میں جزا پر فا نہیں ہے باقی تمام صورتوں میں جزا پر فا موجود ہے اور لانا بھی ضروری ہے، تمام امثلہ کی استاذ محترم کے سامنے خود ترکیب کیجئے اور یاد کیجئے

نوٹ: اسمائے عاملہ کا مستقل بیان انشاء اللہ آگے آرہا ہے مگر بیانِ شرط کی مناسبت سے صرف اسمائے شرطیہ کو یہیں پیش کیا جارہا ہے۔

اسمائے شرطیہ

اِذْ مَا　حَتّٰى　اَيَّانَ	اِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ
جب، کب، جس وقت	جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا
اَيْنَ　اَنّٰى　حَيْثُمَا	اَيْنَ تَذْهَبْ اَصْحَبْكَ
(جہاں، جس جگہ)	جہاں تم جاؤگے میں تمہارے ساتھ رہوں گا
كَيْفَ	كَيْفَ تُعَامِلْ صَدِيْقَكَ يُعَامِلْكَ
کیسا، جیسا	(جیسا تم [illegible] معاملہ کروگے وہ تمہارے ساتھ معاملہ کریگا)

حل لغات: جَزٰى (ض) جَزَاءً بدلہ دینا، صَحِبَ (س) صُحْبَةً ساتھ رہنا، عَامَلَ (مفاعلة) معاملہ کرنا۔

مَنْ	برائے ذی عقل	مَنْ يَّجْتَهِدْ يَنْجَحْ جو محنت کرے گا کامیاب ہو جائے گا
مَا مَهْمَا	برائے غیر ذی عقل	مَهْمَا تَاكُلْ اٰكُلْ جو تو کھائے گا میں کھاؤں گا
جو		
اَیٌّ	اَیَّ شَیْءٍ تَشْرَبْ اَشْرَبْ جو چیز تو پیئے گا میں پیوں گا	اَیَّ تِلْمِيْذٍ تَنْصُرْ اَنْصُرْ جس طالب علم کی تو مدد کریگا میں مدد کرونگا
جو		
	اَیَّ وَقْتٍ تَقْرَاْ اَقْرَاْ جس وقت تو پڑھے گا میں پڑھوں گا	اَیَّ مَكَانٍ تَدْخُلْ اَدْخُلْ جس جگہ تو داخل ہو گا میں داخل ہوں گا

اَيًّا تَنْصُرْ اَنْصُرْ

جس کی تو مدد کریگا میں مدد کروں گا

ملاحظہ: مندرجہ بالا امثلہ سے واضح ہوا کہ اَیٌّ باضافت اور بلا اضافت نیز برائے ذی عقل اور غیر ذی عقل سب طرح استعمال ہوتا ہے۔

فعل کا عمل

ہر فعلِ معروف لازم ہو یا متعدی فاعل کو رفع دیتا ہے اور فعلِ مجہول نائبِ فاعل کو رفع دیتا ہے۔

نیز ہر فعل چھ اسماء کو نصب دیتا ہے

(۱) مفعولِ مطلق (۲) مفعول فیہ (۳) مفعول معہٗ (۴) مفعول لہٗ (۵) حال (۶) تمیز۔

فعلِ معروف متعدی ان چھ کے علاوہ مفعول بہٖ کو بھی نصب دیتا ہے۔

(۱) مفعول مطلق

امثلہ

نَصَرَ رَاشِدٌ تَلَامِیْذَ الْمَدْرَسَةِ نَصْراً | جَلَسَ خَالِدٌ قُعُوْداً

راشد نے مدرسہ کے طلبار کی پوری طرح مدد کی | خالد پوری طرح بیٹھ گیا

ملاحظہ: دیکھئے امثلہ بالا میں نصراً اور قعوداً دونوں مصدر منصوب ہیں اور ان سے پہلے دو ایسے فعل ہیں جن کے اندر ان دونوں کے معانی پائے جارہے ہیں۔ ایسے مصدرِ منصوب کو مفعولِ مطلق[1] کہتے ہیں۔

نیز مثال ثانی سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ فعل مذکور میں اس مصدر کے صرف معنیٰ کا پایا جانا ضروری ہے الفاظ میں ایک جیسا ہونا ضروری نہیں ہے۔

تعریف مفعول مطلق

وہ مصدر منصوب جس کے معنیٰ فعل مذکور میں پائے جارہے ہوں۔

حل لغات: قَعَدَ (ن) قُعُوْداً بیٹھنا۔

---

[1] مفعول مطلق تین فائدے دیتا ہے۔

(۱) تاکید جیسے امثلۂ بالا میں۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ مفعول مطلق میں اتنے ہی معنی ہوں جتنے فعل میں ہیں۔

(۲) کبھی کسی خاص انداز کے معنیٰ بھی بتاتا ہے جیسے مَرَّ الْقِطَارُ مُرُوْرَ الْهَوَاءِ (گاڑی ہوا کی طرح گذرگئی)

(۳) کبھی عدد کی بھی تعیین کرتا ہے جیسے ضَرَبْتُ الْخَادِمَ ضَرْبَةً ضَرْبَتَيْنِ ضَرَبَاتٍ (عبدالرحیم عفی عنہ)

ایفاء وعدہ ترکیب صلا: اِقْرَأِ الدَّرْسَ وَتَفَهُّمَهُ واو بمعنی مع تفہم فعل با فاعل و مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ان مصدریہ کے ماتحت مفرد کے حکم میں ہو کر مفعول معہ اِقْرَأْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

(۲) مفعول فیہ

وہ اسمِ منصوب جو زمانِ فعل یا مکانِ فعل کو بتائے، جیسے
يَحْفَظُ الطُّلَّابُ دُرُوسَهُمْ بَعْدَ الْعِشَاءِ أَمَامَ الْمَسْجِدِ
(طلباء اپنے اسباق عشاء کے بعد مسجد کے سامنے یاد کرتے ہیں)
نوٹ: بحمد اللہ اس کی مکمل تفصیل اسمائے ظروف کے بیان میں آچکی ہے۔

(۳) مفعول معہ

مثال: يَتَنَزَّهُ الطُّلَّابُ وَ أَسَاتِذَتَهُمْ
(طلباء اپنے اساتذہ کے ساتھ تفریح کرتے ہیں)

ملاحظہ: دیکھیے اس مثال میں واؤ بمعنی ساتھ کے بعد ایک اسمِ منصوب ہے اور اس واؤ نے یہ بتایا کہ طلباء تفریح میں اپنے اساتذہ کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں ایسے واؤ کے مابعد کو مفعول معہ کہتے ہیں۔

ساتھ ساتھ رہنے کو مُصَاحَبَتْ کہتے ہیں واؤ بمعنی ساتھ کو واوِ مصاحبت یا واوِ معیت کہتے ہیں۔

اب تعریف سنیئے

مفعول معہ، وہ اسمِ منصوب ہے کہ جو معمولِ فعل کے ساتھ مصاحبت کو کرنے کے لئے واوِ معیت کے بعد ذکر کیا جائے۔

(۴) مفعول لہٗ

مثال: (ضَرَبَ الْأُسْتَاذُ تِلْمِيذَهُ تَأْدِيبًا)
(استاذ نے اپنے شاگرد کو شائستہ بنانے کیلئے مارا)

حل لغات: تَنَزَّهَ (تفعل) تَنَزُّهًا تفریح کرنا، أُسْتَاذٌ ج أَسَاتِذَةٌ، أَدُبَ (ک) أَدَبًا شائستہ ہونا۔

ملاحظہ: دیکھئے ضَرَبَ الْاُسْتَاذُ تِلْمِیْذَہٗ کہنے سے استاذ کا اپنے شاگرد کو مارنا تو معلوم ہوگیا لیکن اس مارنے کا سبب نہ معلوم ہوسکا۔ پھر ایک اسم منصوب تادیباً نے آکر یہ بتایا کہ اس مارنے کا سبب شاگرد کو شائستہ بنانا ہے ایسے ہی اسم منصوب کو مفعول لہٗ کہتے ہیں۔

اب تعریف سنئے

مفعول لہٗ وہ اسم منصوب ہے جو فعلِ مذکور کے سبب[1] کو بتائے۔

(۵) حال

امثلہ

قَرَأْتُ الدَّرْسَ جَالِساً	قَرَأْتُ الْکِتَابَ مَفْتُوْحاً
میں نے بیٹھ کر سبق پڑھا	میں نے کھلے ہونے کی حالت میں کتاب پڑھی

کَلَّمْتُ خَالِداً مَاشِیَیْنِ

میں نے چلتے چلتے خالد سے بات کی

ملاحظہ: دیکھئے مثالِ اول میں لفظ قَرَأْتُ الدَّرْسَ سے متکلم کا سبق پڑھنا تو معلوم ہوا مگر یہ معلوم نہ ہوسکا کہ سبق پڑھنے کے وقت متکلم (فاعل) کی کیا ہیئت تھی پھر جَالِساً نے آکر یہ بتادیا کہ متکلم نے بیٹھا ہونے کی حالت میں سبق پڑھا ہے۔ اب اسی طرح مثالِ ثانی میں سمجھ لیجئے کہ لفظ مفتوحاً نے یہ بتایا کہ متکلم (فاعل) نے کتاب کو کھلی ہونے کی حالت میں پڑھا ہے۔ اسی طرح مثالِ ثالث میں سمجھئے کہ لفظ ماشِیَیْنِ نے یہ بتایا کہ متکلم (فاعل) اور خالد (مفعول بہٖ) دونوں کی گفتگو چلنے کی حالت میں

---

[1] سبب سے مراد محض وجہ ہے اس کی دو صورتیں ہیں یا (۱) پائے جانے کی وجہ سے جیسے نِمْتُ تَعَباً (۲) آئندہ حاصل کرنے کی وجہ سے، جیسے مثال بالا۔

دی ہے۔
اس طرح ہیئت کے بتانے والے اسم منصوب کو حال کہتے ہیں اور جس کی ہیئت بتائی جائے اس کو ذوالحال کہتے ہیں۔

اب تعریفات سنئے

حال وہ اسمِ منصوب ہے جو وجودِ فعل کے وقت فاعل کی یا وقوعِ فعل کے وقت مفعول کی یا دونوں کی ہیئت کو بتائے۔

ذوالحال وہ فاعل یا مفعول جس کی ہیئت کو بتایا جارہا ہو۔

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: قَرَأْتُ فعل، تُ واحد متکلم کی ضمیرِ مرفوع متصل ذوالحال جالِساً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، الدَّرْسَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

نوٹ: عزیز طلبہ! ترکیبِ جدید استاذ کے سامنے ہر جگہ کرتے رہنا، بھول نہ جانا۔

امثلۂ بالا کے پیش نظر چند قواعد دیکھئے

(۱) ذوالحال اور حال دونوں مل کر جملہ کا جزء مثلاً فاعل یا مفعول بنتے ہیں
(۲) حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔
(۳) ذوالحال عام طور پر معرفہ ہوتا ہے۔
(۴) تذکیر و تانیث میں نیز افراد و جمع میں حال ذوالحال کے مطابق ہوتا ہے۔

اب ذرا ایک مثال دیکھئے۔
جَاءَ رَاكِباً رَجُلٌ (ایک شخص سوار ہو کر آیا)
مثالِ بالا کے پیشِ نظر ایک قاعدہ اور معلوم ہوا۔

(۵) ذو الحال اگر نکرہ ہو تو حال کو ذو الحال سے پہلے[ا] لانا ضروری ہوتا ہے۔

نوٹ: جملہ خبریہ کے حال ہونے کی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ آئے گی۔ اگر زیادہ رغبت ہو تو حاشیہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۶) تمییز

امثلہ: طَابَ رَاشِدٌ خُلُقاً
راشد عادت کے لحاظ سے اچھا ہے

هٰذِهٖ عِشْرُوْنَ رُوْبِيَةً
یہ بیس روپے ہیں

اِشْتَرَيْتُ كُوْنْتَلَيْنِ بُرّاً
میں نے دو کونٹل گیہوں خریدے

هَاتَانِ سَلَّتَانِ رُمَّاناً
یہ دو ٹوکری انار ہیں

هٰذَا مِيْتَرٌ ثَوْباً
یہ ایک میٹر کپڑا ہے

حل لغات: طَابَ (ض) طِيباً اچھا ہونا، سَلَّةٌ ج سِلَالٌ۔

[ا] تاکہ حالتِ نصب میں صفت کے ساتھ التباس نہ ہو جائے، جیسے رَأَيْتُ رَاكِباً رَجُلاً میں۔

جملہ خبریہ کے حال ہونے کی تفصیل: جملہ خبریہ کے حال ہونے کی دو صورتیں ہیں (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ اگر جملہ اسمیہ ہے تو اس کو واوٴ حالیہ اور ضمیر یا صرف واوٴ حالیہ کے ساتھ لانا ضروری ہوگا۔ جیسے قَرَأْتُ الْكِتَابَ وَهُوَ مَفْتُوْحٌ، جِئْتُكَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ اور اگر جملہ فعلیہ حال ہے تو اگر مضارع مثبت ہو تو اس کے اندر صرف ذو الحال کی ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جیسے رَأَيْتُ الطُّلَّابَ يَقْرَؤُوْنَ مضارع مثبت اور جملہ اسمیہ کے علاوہ ہر جملۂ حالیہ کو واوٴ حالیہ اور ضمیر کے ساتھ یا ان دونوں میں سے کسی بھی ایک کے ساتھ لایا جائے گا، جیسے خَطَبْتُ أَمَامَ النَّاسِ لَا يَسْتَمِعُوْنَ، جَاءَ الطُّلَّابُ إِلَىٰ دَارِيْ وَمَا طُبِخَ طَعَامُهُمْ البتہ ماضی مثبت میں لفظ قَدْ کا لفظاً یا تقدیراً لانا ضروری ہے، جیسے جَاءَ رَاشِدٌ قَدْ رَكِبَ، جَاءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ۔ (عبد الرحیم عفی عنہ)

ملاحظہ: ذرا خاص توجہ کے ساتھ دیکھئے کہ مثالِ اول میں طَابَ کی نسبت راشد کی طرف کی گئی ہے، اس نسبت میں (راشد کے اچھا ہونے میں) بہت سے پہلو ہو سکتے ہیں۔ مثلاً راشد اچھا ہے، نسل کے لحاظ سے یا علم کے لحاظ سے یا صحت کے لحاظ سے یا عادت کے لحاظ سے یا دولت کے لحاظ سے وغیرہ وغیرہ صرف طَابَ رَاشِدٌ سے یہ متعین نہ ہو سکا کہ کون سا پہلو مقصود متکلم ہے۔ اس طرح نسبت کے کسی پہلو کا متعین نہ ہونا ابہامِ نسبت کہلاتا ہے۔ لفظ خلقاً نے آکر ان میں سے ایک پہلو کو متعین کر دیا ایسے اسمِ منصوب کو تمیز کہتے ہیں۔ یہ تمیز کی قسم اول ہوئی۔ پہلو کو عربی میں جہت کہتے ہیں۔

اب دوسری مثال دیکھئے کہ جب لفظ عِشْرُوْنَ کا آپ نے تلفظ کیا تو بہت سی چیزیں اس کا محل ہو سکتی ہیں مثلاً کتابیں، کرسیاں، قلم، دوات وغیرہ مگر صرف لفظِ عشرونَ سے یہ متعین نہ ہو سکا کہ کون سا محل مقصودِ متکلم ہے۔ اس طرح محل کے متعین نہ ہونے کو ابہامِ ذات کہتے ہیں۔ روبیۃً نے آکر عِشرونَ کے محل کو متعین کر دیا۔ اس کو تمیز کہتے ہیں۔ یہ تمیز کی قسمِ ثانی ہے۔ اچھا اسی انداز پر کُوْشُکَیْنِ (وزن) سُلْتَانِ (کیل) میتر (پیمائش) ان تینوں اسماء کا کوئی محل متعین نہیں تھا، لفظِ بُرًّا نے آکر کُوْشُکَیْنِ کے محل کو، رُمَّانًا نے سُلْتَانَ کے محل کو، ثَوْبًا نے میتر کے محل کو متعین کر دیا۔ لہٰذا ان تینوں اسماءِ منصوبہ کو بھی تمیز کہا جائے گا۔ اور جن اسماء کے محل کو متعین کیا گیا ان میں سے ہر ایک کو مُمَیَّز کہا جائیگا معلوم ہوا کہ تمیز چار اسماء کے محل کو متعین کرتی ہے۔ عدد، وزن، کیل، مساحت (پیمائش)۔

اب تعریفات سنئے

تمیز وہ اسم ہے جو جہت نسبت یا اسم کے محل کو متعین کر دے۔

دوسری تعریف:- وہ اسم ہے جو ابہام نسبت یا ابہام ذات کو دور کر دے۔

تمیز وہ چیز ہے جس سے ابہام کو دور کیا گیا ہو۔

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: طَابَ فعل رَاشِد فاعل خُلقاً تمیز۔ فعل اپنے فاعل اور تمیز سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ملاحظہ: دیکھئے تمیز کی قسمِ اول سے یہ بات واضح ہوئی کہ تمیز کے اندر وہی فعل عامل ہوتا ہے جس کی نسبت سے ابہام پیدا ہوا ہے۔

ترکیبِ جملۂ ثانیہ: ھٰذِہٖ اسمِ اشارہ مبتدا عِشْرُوْنَ ممیز دُوْبِیَۃً تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ملاحظہ: دیکھئے ترکیبِ بالا کو پیشِ نظر رکھنے سے تمیز کی قسمِ ثانی میں دو قاعدے مزید نظر آئے۔

(۱) ممیّز اور تمیز دونوں مل کر جملہ کا جزء مثلاً فاعل یا مفعول یا خبر وغیرہ بنتے ہیں۔

(۲) ممیّز خود تمیز کے اندر عاملِ ناصب ہوتا ہے۔

تمیز کی قسمِ ثانی کی مزید امثلہ سنئے

ھٰذَا کُوْبٌ عَسَلاً	ھٰؤُلَاءِ اَحَدَ عَشَرَ تِلْمِیْذاً
یہ ایک پیالہ شہد ہے	یہ گیارہ طلباء ہیں
ھَلْ تَشْرَبُ کِیْلُوَیْنِ لَبَناً	ھُمْ اَخْسَرُوْنَ اَعْمَالاً
کیا آپ دو کلو دودھ پیتے ہیں	وہ اعمال کے لحاظ سے نقصان والے ہیں
ھٰذِہٖ ثَلٰثُوْنَ کُرَّاسَۃً	رَاشِدٌ مِثْلُکَ عِلْماً
یہ تیس کاپیاں ہیں	راشد علم کے لحاظ سے تم جیسا ہے

مندرجہ بالا امثلہ میں ممیز کے آخر کی مختلف حالتیں ہیں۔ ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔

حل لغات: کُوْبٌ ج اَکْوَابٌ، مِثْلٌ ج اَمْثَالٌ، عَسَلٌ ج اَعْسَالٌ، لَبَنٌ ج اَلْبَانٌ، خَسِرَ (س) خُسْرَاناً نقصان اٹھانا۔

آخرِ ممیز کے مختلف احوال

مثال نمبر ۱ میں مُمیز کے آخر میں تنوینِ لفظی ہے۔

مثال نمبر ۲ میں ممیز پر تنوینِ تقدیری ہے۔

مثال نمبر ۳ میں ممیز کے آخر میں تثنیہ کا یا اور نون ہے۔

مثال نمبر ۴ میں ممیز کے آخر میں جمع کا واؤ اور نون ہے۔

مثال نمبر ۵ میں ممیز کے آخر میں جمع کے مانند واؤ اور نون ہے۔

مثال نمبر ۶ میں ممیز مضاف ہے۔

تعریفِ اسمِ تام

اسمِ تام[۱]: وہ اسم ہے جس کے آخر میں مذکورہ بالا چھ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہو۔

دوسری تعریف: وہ اسم ہے جس کا آخر اس انداز پر ہو جس کے ہوتے ہوئے اس کو مضاف نہیں بنایا جاسکتا۔

نوٹ: مذکورہ بالا بیان سے یہ بات واضح ہوئی کہ ممیز اسمِ تام ہوتا ہے جو تمییز کے اندر عاملِ ناصب ہوتا ہے۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

شَرِبْتُ الدَّوَاءَ صَبَاحاً يُوقَدُ المِصْبَاحُ لَيْلاً قُمْ اِحْتِرَاماً لِاُسْتَاذِكَ

شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ شُرْباً هٰذَا فِنْجَانٌ شَاياً اُكْلُمْ سَاجِداً مَسْرُوْرِيْنَ

لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ حَارّاً جَاءَ الطِّفْلُ بَاكِياً طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً

حَضَرَ كَمَالٌ وَزَمِيْلُهُ فِي الْفَصْلِ

حل لغات: دَوَاءٌ ج اَدْوِيَةٌ، اَوْقَدَ (انعال) اِيْقَاداً روشن کرنا، هَوَاءٌ ج اَهْوِيَةٌ، مَكَانٌ ج اَمْكِنَةٌ

[۱] ان چھ حالات میں اسم کو مضاف نہیں بنایا جاسکتا اس لئے ان کو اسمِ تام کہتے ہیں۔ (عبد الرحیم)

فعلِ مُتعدی کی تقسیم

(تعداد مفاعیل کے لحاظ سے)

امثلہ

حَفِظْتُ الدَّرْسَ	سَقَيْتُ الْأُسْتَاذَ شَاياً	عَلِمْتُ رَاشِداً ذَكِياًّ
میں نے سبق یاد کیا	میں نے استاذ کو چائے پلائی	میں نے راشد کے ذہین ہونیکا یقین کیا

أَعْلَمْتُكَ بَكْراً ظَالِماً

میں نے تم کو بکر کے ظالم ہونے کا یقین دلایا

ملاحظہ: دیکھئے مثالِ اول میں فعل حَفِظْتُ کا صرف ایک مفعول ہے مثالِ ثانی وثالث میں سَقَيْتُ اور عَلِمْتُ میں دو دو مفعول ہیں مگر فرق یہ ہے کہ عَلِمْتُ کے دونوں مفعولوں میں سے پہلے کو مبتدا اور دوسرے کو خبر بنایا جاسکتا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں راشدٌ ذکیٌّ مگر سَقَيْتُ کے دو مفعولوں میں سے ایک کو مبتدا دوسرے کو خبر نہیں بنا سکتے۔ آپ اَلْأُسْتَاذُ شَايٌ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ مثالِ رابع میں فعل أَعْلَمْتُ کے تین مفعول ہیں جن میں دوسرا اور تیسرا آپس میں مبتدا اور خبر بن سکتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں بَكْرٌ ظَالِمٌ۔

اب فعلِ متعدی کی چار قسمیں نکل آئیں

(۱) فعل متعدی بیک مفعول۔

(۲) فعل متعدی بدو مفعول، جن دونوں میں سے ایک کو مبتدا دوسرے کو خبر نہیں بنا سکتے ایسے دو مفعولوں میں سے ایک کو حذف کرنا بھی جائز ہوتا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں سَقَيْتُ شَاياً (میں نے چائے پلائی)۔

(۳) فعل متعدی بدو مفعول، جن دونوں میں سے ایک کو مبتدا دوسرے کو خبر بنا سکتے ہیں۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کو حذف کرنا جائز نہیں ہوتا ہے۔

یہ افعال مندرجہ ذیل ہیں

عَلِمْتُ رَأَيْتُ وَجَدْتُّ (میں نے یقین کیا)

ظَنَنْتُ حَسِبْتُ خِلْتُ (میں نے گمان کیا)

زَعَمْتُ (میں نے یقین کیا، میں نے گمان کیا)

نوٹ: چوں کہ اِن سب کا قلب سے تعلق ہے اس لیے ان کو افعالِ قلوب کہتے ہیں۔

(۴) متعدی بسہ مفعول۔

أَعْلَمَ أَرَىٰ أَنْبَأَ أَخْبَرَ خَبَّرَ نَبَّأَ حَدَّثَ

(اس نے یقین دلایا) (اس نے خبر دی، اس نے بتلایا)

ذرا ایک مثال دیکھئے

عَلِمْتُ أَنَّ رَاشِدًا عَالِمٌ (میں نے یقین کیا کہ راشد عالم ہے)

ملاحظہ: دیکھئے أَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر عَلِمْتُ کا ایک مفعول تو بن گیا مگر دوسرا مفعول کوئی نظر نہیں آرہا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ ایسا ایک ہی مفعول دو کے قائم مقام ہوتا ہے۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

ظَنَنْتُ أَنَّ الْقِطَارَ مُتَأَخِّرٌ أَخْبَرْتُ الْمُسَافِرِيْنَ أَنَّ الْقِطَارَ مُتَأَخِّرٌ

اللّٰهُ يُطْعِمُنَا اَلْعِلْمُ لَا يُعْطِيْكَ شَيْئًا حَتّٰى تُعْطِيَهُ كُلَّكَ

افعالِ ناقصہ

اَلْبَيْتُ نَظِيْفٌ كَانَ الْبَيْتُ نَظِيْفًا

گھر صاف ستھرا ہے گھر صاف ستھرا تھا

حل لغات: تَأَخَّرَ (تفعل) دیر کرنا، مُتَأَخِّرٌ لیٹ، أَعْطٰى (افعال) دینا

ملاحظہ: دیکھئے جملہ اسمیہ پر کَانَ داخل ہونے کے بعد کَانَ ہی عامل ہو کر اَلْبَیْتُ کو رفع اور نَظِیْفٌ کو نصب دے رہا ہے۔ اب اَلْبَیْتُ کو کَانَ کا اسم اور نَظِیْفٌ کو کَانَ کی خبر کہا جائے گا۔ نیز کَانَ نے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے کے بعد زمانۂ ماضی کا فائدہ بھی بخشا ہے۔ اِسی انداز پر ہر فعلِ ناقص عمل کرتا ہے اور اپنے معنیٰ کا فائدہ بخشتا ہے۔

افعالِ ناقصہ سترہ[1] ہیں

کَانَ (تھا) صَارَ (ہوگیا) ظَلَّ (دن بھر رہا) بَاتَ (رات بھر رہا) اَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا) اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہوا) اَمْسٰی (شام کے وقت ہوا)

عَادَ، اٰضَ، غَدَا، رَاحَ (ہوگیا) مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَاانْفَكَّ، مَافَتِئَ (ہمیشہ رہا) مَادَامَ (جب تک) لَیْسَ (نہیں)

قاعدہ: اِن افعال کی خبر کو اسم پر مقدم کرنا بھی جائز ہے۔

افعالِ مقاربہ: کَادَ، کَرَبَ، اَوْشَكَ

افعالِ رَجَاء: عَسٰی، حَرٰی

افعالِ شروع: اَخَذَ، جَعَلَ، طَفِقَ، شَرَعَ، اَقْبَلَ، اَنْشَاَ

امثلہ: کَادَ الطَّعَامُ یَنْفَدُ عَسَی الْمَرِیْضُ یَبْرُءُ

حل لغات: نَفِدَ (س) نَفَادًا ختم ہونا، بَرَاَ (بُرُوْءٌ) اچھا ہونا، شفایاب ہونا۔

[1] فعلِ لازم کی دو قسمیں ہیں (۱) تام، جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، جیسے جَلَسَ زَیْدٌ (۲) ناقص، وہ فعل جو باوجود لازم ہونے کے فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ خبر کی ضرورت ہو، جیسے مندرجہ بالا۔ اگر کوئی فعلِ ناقص فعلِ تام کے معنی میں آجائے تو پھر اس کی خبر نہیں آتی، جیسے کَانَ مَطَرٌ یعنی حَصَلَ مَطَرٌ (بارش ہوئی)۔ (عبد الرحیم)

كَادَ الطَّعَامُ اَنْ يَّنْفَدَ — کھانا ختم ہونے کے قریب ہے

عَسَى الْمَرِيْضُ اَنْ يَّبْرَءَ — مریض کے اچھا ہونے کی امید ہے

اَخَذَ الطِّفْلُ يَبْكِيْ

بچہ نے رونا شروع کر دیا

ملاحظہ: دیکھئے مندرجہ بالا امثلہ میں کَادَ، اَخَذَ، عَسٰی تینوں جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم پر رفع، خبر کو نصب[1] دے رہے ہیں اور خبر تینوں کی فعل مضارع ہے۔ نیز کَادَ اور عَسٰی کی خبر اَنْ اور بغیر اَنْ دونوں طرح ہے۔ اَخَذَ کی صرف بغیر اَنْ ہے۔ اس کے علاوہ کَادَ نے یقین کے ساتھ خبر کے عنقریب حاصل ہونے کو بتایا ہے۔ اور عسٰی نے حصول خبر کی امید کو ظاہر کیا۔ اَخَذَ نے خبر کے شروع کر دینے کو بتایا۔

اب تعریفات سنئے

(۱) افعالِ مقاربہ وہ افعال ہیں جو اسمیہ پر داخل ہو کر یقین کے ساتھ عنقریب ہی خبر کے حاصل ہونے کو ظاہر کرتے ہیں۔

(۲) افعالِ رجا، وہ افعال ہیں جو خبر کے عنقریب حاصل ہونے کی امید کو ظاہر کرتے ہیں ان دونوں کی خبر فعل مضارع اَنْ اور بغیر اَنْ دونوں طرح ہوتی ہے۔

(۳) افعالِ شروع وہ افعال ہیں جو اسم کے لئے خبر کے شروع کر دینے کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بغیر اَنْ ہوتی ہے۔

ذرا ایک مثال اور دیکھئے۔

عَسٰی اَنْ يَّجِيْءَ رَاشِدٌ — (راشد کے عنقریب آنے کی امید ہے)

اس مثال سے ایک قاعدہ اور معلوم ہوا

قاعدہ: اگر عسٰی کا اسم فعل مضارع اَنْ مصدریہ کے ساتھ ہو تو خبر کی ضرورت نہیں

[1] یہاں پر نصب محلاً مراد ہے۔

ہوتی۔

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: کَادَ فعل مقارب، اَلطَّعَامُ اسم، یَنْفَدُ فعل ضمیر فاعل مستتر سے مل کر خبر، کَادَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

اَوْشَكَ الْقِطَارُ اَنْ يَّسِيْرَ كَرَبَ الْجَرَسُ يَدُقُّ طَفِقَ خَالِدٌ يَّنَامُ اَقْبَلَ خَالِدٌ يَّحْفَظُ دَرْسَهٗ عَسٰى اَنْ يَّنْجَحَ الطُّلَّابُ فِي الْاِمْتِحَانِ

نوٹ: بعض مرتبہ تینوں طرح کے افعال پر افعالِ مقاربہ کا لفظ بولا جاتا ہے۔

افعالِ مدح وذم

افعال مدح	افعال ذم
(جن کے ذریعہ فاعل کے اچھا ہونے کو ظاہر کیا جائے)	(جن کے ذریعہ فاعل کے برا ہونے کو ظاہر کیا جائے)
برائے مذکر: نِعْمَ حَبَّذَا (حَبَّ ذَا)	بِئْسَ سَاءَ
برائے مؤنث: نِعْمَتْ حَبَّذَا (حَبَّ ذَا)	بِئْسَتْ (سَاءَتْ)

اَمثلہ

نِعْمَ التِّلْمِيْذُ سَاجِدٌ	بِئْسَ التِّلْمِيْذُ خَالِدٌ
ساجد اچھا طالب علم ہے	خالد برا طالب علم ہے
نِعْمَ مُجَلِّدُ الْكُتُبِ رَاشِدٌ	بِئْسَ مُجَلِّدُ الْكُتُبِ مَاجِدٌ
راشد اچھا جلد ساز ہے	ماجد برا جلد ساز ہے
نِعْمَ مُصْلِحاً اَبْرَارُ الْحَقِّ	بِئْسَ مُصْلِحاً صَاحِبُ الْهَوٰى
ابرار الحق اچھے اصلاح کرنے والے ہیں	خواہش پرست برا مصلح ہے

حلِ لغات: جَرَسٌ ج اَجْرَاسٌ گھنٹا گھنٹی، دَقَّ (ن) دَقّاً بجانا، کوٹنا، نَامَ (س) نَوْماً سونا، جَلَّدَ (تفعیل) تَجْلِيْداً جلد باندھنا، هَوًى ج اَهْوَاءٌ خواہش۔

نِعْمَ مَا تَقْرَءُ الْقُرآنُ
قرآن پڑھنے کی اچھی چیز ہے

بِئْسَ مَا تَقْرَءُ الرِّوَايَةُ
ناول پڑھنے کی ایک بری چیز ہے

حَبَّذَا الْإِسْلَامُ
اسلام ایک اچھی چیز ہے

حَبَّذَا الشَّرِيعَةُ
شریعت ایک اچھی چیز ہے

ملاحظہ: دیکھئے امثلۂ بالا میں پہلے فعلِ مدح یا فعلِ ذم ہے۔ اس کے بعد فاعل ہے۔ پھر اس کے بعد فاعل کو متعین کرنے کے لئے ایک اسم آرہا ہے اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذّم کہتے ہیں۔ اس کی ترکیبِ نحوی دو طرح ہو سکتی ہے۔

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: نِعْمَ فعل مدح التِّلْمِيْذُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم سَاجِدٌ مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر خبرِ مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اس طرح ایک جملہ ہو گیا۔

دوسرا طریقۂ ترکیب: نِعْمَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ هُوَ مبتدا محذوف سَاجِدٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

مندرجۂ بالا امثلہ کے پیشِ نظر نِعْمَ، بِئْسَ، سَاءَ کے فاعل کی چار صورتیں معلوم ہوئیں۔

۱۔ فاعل معرّف باللام ہو۔

۲۔ معرّف باللام کی طرف مضاف ہو۔

۳۔ فاعل کی ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ کے ساتھ آرہی ہو۔

۴۔ ما موصولہ اپنے صلہ کے ساتھ مل کر فاعل ہو۔

حَبَّذَا کا قاعدہ

حَبَّ فعل مدح ہے، ذَا فاعل ہے۔ یہ مذکر و مؤنث، واحد، تثنیہ، جمع سب

حل لغات: رِوَايَةٌ ج رِوَايَاتٌ واقعہ (ناول) شَرِيعَةٌ ج شَرَائِعُ مذہب۔

یں یکساں رہتا ہے۔ اس کے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے، جیسے امثلۂ بالا یا جیسے حَبَّذَا هَاتَانِ الْكُرَّاسَتَانِ، حَبَّذَا هٰؤُلَاءِ الطُّلَّابُ۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

نِعْمَتِ الْجَامِعَةُ دَارُ الْعُلُوْمِ — بِئْسَتِ الْأَعْمَالُ أَعْمَالُ الْكُفَّارِ

نِعْمَ مَا يَقْرَءُهُ الطُّلَّابُ النَّحْوُ الْقَاسِمِي — حَبَّذَا تَوْضِيحُ الْمَنْطِقِ

سَاءَتِ الْمَدْرَسَةُ مَدْرَسَةُ أَهْلِ الْبِدَعِ

افعالِ تعجب

(۱) مَا أَفْعَلَهُ — أَفْعِلْ بِهٖ

مَا أَعْدَلَ الْقَاضِي — أَعْدِلْ بِالْقَاضِي

قاضی کتنا انصاف کرنے والا ہے — قاضی کتنا انصاف کرنے والا ہے

ملاحظہ: دیکھئے مصدرِ عدل کو مندرجہ بالا صیغوں کے مطابق لانے سے عدل پر اظہارِ تعجب کا مفہوم پیدا ہوگیا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ ان صیغوں کو اظہارِ تعجب کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

افعالِ تعجب: ایسے افعال جن کو اظہارِ تعجب کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

ترکیب جملۂ اولیٰ: مَا اسمِ استفہام مبتدا، أَعْدَلَ فعل، ضمیر واحد مذکر غائب فاعل، القاضی مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ استفہامیہ ہوا، پھر اس کو اظہارِ تعجب کے موقع میں تعجب کے انداز پر بولنے کے بعد یہ استفہامیہ نہیں رہا بلکہ جملہ انشائیہ اسمیہ تعجبیہ ہوگیا۔

حل لغات: جَامِعَةٌ ج جَامِعَات یونیورسٹی، بِدْعَةٌ ج بِدَعٌ دین میں نئی بات، عَدَلَ (ض) عَدْلاً انصاف کرنا۔

ترکیبِ جملۂ ثانیہ: اَعْدِلْ معنی ہیں اَعْدَلَ فعل کے، با زائدہ، اَلْقَاضِی فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تعجبیہ ہو گیا۔

نوٹ: مندرجہ بالا دونوں صیغے ایسے فعلِ ثلاثی مجرد سے بنائے جاتے ہیں جس میں رنگ[۲] اور عیب کے معنی نہ ہوں۔

تمرین برائے ترکیب و اجرائے قواعد

مَا اَنْصَرَ خَالِدًا — مَا اَسْهَرَ طُلَّابَ الْمَدْرَسَةِ — اَنْصِرْ بِرَاشِدٍ

اَنْصِحْ بِمُدِيْرِ الْمَدْرَسَةِ

اسمائے عاملہ کا بیان

اسمائے عاملہ کی دس قسمیں ہیں

قسمِ اول: **اسمائے شرطیہ:** بفضلہ تعالیٰ ان کی تفصیل مکمل طور پر آچکی ہے۔

قسمِ ثانی: **اسمائِ افعال:** بفضلہ تعالیٰ ان کی مکمل تفصیل ماقبل میں آچکی ہے۔

---

[۱] فعلِ تعجب کے دونوں صیغوں میں بابِ افعال برائے صیرورۃ (صاحبِ ماخذ بن جانا) مستعمل ہیں
مثل بمعنی عدل والا ہو گیا۔

[۲] ثلاثی مجرد کے علاوہ دیگر افعالِ مزید اور وہ فعلِ ثلاثی جس میں رنگ و عیب کے معنی ہوں ان سے
فعل تعجب بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ کسی ایسے ثلاثی مجرد سے جس میں کمی یا زیادتی کے معنی ہوں، ما افعل کا
وزن بنا کر اس کے مصدر کو تمیز بنا دیا جائیگا، جیسے هٰذَا الثَّوْبُ مَا اَشَدَّ حُمْرَةً یا مَا اَخَفَّ حُمْرَةً (یہ کپڑا
کتنا زیادہ سرخ ہے یا کتنا ہلکا سرخ ہے) طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ مَا اَكْثَرَ اِجْتِهَادًا یا مَا اَقَلَّ اِجْتِهَادًا (مدرسہ
کے طلباء کتنے زیادہ محنتی ہیں یا کتنے کم محنتی ہیں)۔ (عبدالرحیم)

قسمِ ثالث
اسمِ فاعل

ایسا اسم جو کام کرنے والے کو بتائے

اَمثلہ

(۱) کَمَالٌ جَالِسٌ زَمِیْلُہٗ (۲) اَلْبُسْتَانِیُّ غَارِسٌ اَشْجَاراً (۳) اَنَا الصَّانِعُ کُرْسِیًّا

کمال کا ساتھی بیٹھا ہوا ہے — باغبان درختوں کو بو رہا ہے — میں کرسی بناتا ہوں

(۴) اَرَی الطُّلَّابَ فَاتِحِیْنَ کُتُبَہُمْ (۵) اَمُجْتَہِدٌ طُلَّابُ الْمَدْرَسَۃِ؟

میں طلباء کو اپنی کتابیں کھولے دیکھتا ہوں — کیا مدرسہ کے طلباء محنت کرتے ہیں؟

(۶) مَا فَاشِلٌ اَخُوْکَ فِی الْاِمْتِحَانِ (۷) ھٰذَا رَجُلٌ نَاصِرٌ بَکْراً

تمہارا بھائی امتحان میں فیل نہیں ہوگا — یہ ایسا آدمی ہے جو بکر کی مدد کرتا ہے

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: کَمَالٌ مبتدا، جَالِسٌ صیغہ اسمِ فاعل، زَمِیْلُہٗ مرکبِ اضافی فاعل، جَالِسٌ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ملاحظہ: دیکھئے خط کشیدہ ہر اسمِ فاعل اپنے اپنے فعل مضارع معروف کا سا عمل کر رہا ہے اگر لازم ہے تو صرف فاعل کو رفع، اگر متعدی ہے تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب بھی دے رہا ہے۔ نیز ہر ایک میں حال یا استقبال کے معنی بھی ہیں۔ اس طرح پر جو اسم معنی اور عمل میں فعل کی مانند ہو اس کو شبہ فعل کہتے ہیں۔ علاوہ ازیں امثلۂ بالا میں اسمِ فاعل سے پہلے ہمیں چھ چیزیں نظر آئیں۔ لہٰذا ہم فوراً سمجھ گئے کہ اسمِ فاعل کے عمل کے لئے ان چھ میں سے کسی بھی ایک کا اسمِ فاعل سے پہلے ہونا ضروری ہے۔

حلِّ لغات: غَرَسَ (ض) غَرْساً درخت بونا، درخت لگانا۔

اب تعریف سنئے

شبہ فعل: ہر ایسا اسم جو معنیٔ مصدری اور عمل میں فعل کی طرح ہو۔ وہ یہ ہیں اسمِ فاعل اسمِ مفعول، صفتِ مشبہ، اسمِ تفضیل، مصدر۔

شبہِ فعل اپنے معمول سے مل کر شبہ جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔

امثلۂ بالا کے پیش نظر اسمِ فاعل کے عمل کی دو شرطیں ہیں

(۱) اسمِ فاعل میں حال یا استقبال کے معنی ہوں۔ (۲) اسم فاعل سے پہلے چھ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہو۔

وہ چھ چیزیں مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ اسمِ فاعل سے پہلے مبتدا ہو، جیسے مثال نمبر ا و ۲

۲۔ اسمِ فاعل پر اسمِ موصول کا الف لام ہو، جیسے مثال نمبر ۳

۳۔ اسمِ فاعل حال ہو اور اس سے پہلے ایک ذوالحال ہو، جیسے مثال نمبر ۴

۴۔ اسمِ فاعل سے پہلے حرفِ استفہام ہو، جیسے مثال نمبر ۵

۵۔ اسمِ فاعل سے پہلے حرفِ نفی ہو، جیسے مثال نمبر ۶

۶۔ اسمِ فاعل صفت ہو اور اس سے پہلے ایک موصوف، جیسے مثال نمبر ۷

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

اَنَا الشَّاکِرُ نِعْمَةَ اللّٰهِ　　هَلْ سَائِرٌ الْقِطَارُ غَدًا　　مَا لَاعِبٌ اَحَدٌ فِی الْمَیْدَانِ　　هٰذِهِ الشَّجَرَةُ نَاضِجَةٌ اَثْمَارُهَا　　اَرَی الطُّلَّابَ حَافِظِیْنَ دُرُوْسَهُمْ

حل لغات: مَیْدَانٌ ج مَیَادِیْنُ، نَضِجَ (س) نُضْجًا پکنا، ثَمَرٌ ج اَثْمَارٌ پھل

قسمِ رابع

اسمِ مفعول

وہ اسم جو ایسی چیز کو بتائے جس پر فعل واقع ہوا ہے

اَمثِلہ

اَلْاَنْبَجُ مَشْرُوْبٌ عَصِیْرُہٗ فِی الصَّیْفِ
آم کا جوس گرمیوں میں پیا جاتا ہے

اَلْمَغْسُوْلَۃُ اَیْدِیْہِمْ یُطْعَمُوْنَ
جن کے ہاتھ دھل جائینگے انہیں کھانا کھلایا جائیگا

ھٰذَا رَجُلٌ مَنْزُوْعَۃٌ رُوْحُہٗ اَلْاٰنَ
یہ ایسا شخص ہے جس کی روح اب نکل رہی ہے

اَرَی الْحُجْرَۃَ مَکْسُوْرًا بَابُہَا
میں کمرہ کو اس حالت میں دیکھ رہا ہوں کہ اسکا دروازہ ٹوٹا ہوا ہے

اَمَطْبُوْخٌ طَعَامُنَا الْیَوْمَ؟
کیا ہمارا کھانا اب پکے گا؟

مَا مَضْرُوْبٌ اَخُوْكَ فِی الْمَدْرَسَۃِ عِوَضٌ
تمہارے بھائی کی مدرسہ میں کبھی پٹائی نہیں ہوگی

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: اَلْاَنْبَجُ مبتدا مَشْرُوْبٌ صیغہ اسم مفعول عَصِیْرُہٗ مرکب اضافی نائب فاعل، فی حرفِ جار، الصَّیْفِ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَشْرُوْبٌ کے۔ مَشْرُوْبٌ اسمِ مفعول اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ملاحظہ: دیکھئے مندرجہ بالا ہر خط کشیدہ اسمِ مفعول اپنے فعل مضارع مجہول کا سا عمل کر رہا ہے یعنی نائب فاعل (مفعول مالم یسمّ فاعلہ) کو رفع دے رہا ہے۔ نیز یہ حال واستقبال کے معنی میں بھی ہے۔ امثلۂ بالا کے پیش نظر مفعول کے عمل کی وہ تمام شرطیں ہیں جن کا ذکر اسمِ فاعل کے بیان میں آچکا۔ انہیں کو دوبارہ ملاحظہ فرما لیجئے۔

حل لغات: نَزَعَ (ض) نَزْعاً نکالنا، رُوْحٌ ج اَرْوَاحٌ۔ کَسَرَ (ض) کَسْراً توڑنا

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

تِلْكَ الْحُجْرَةُ مَفْتُوحٌ بَابُهَا غَدًا — الْمَأْكُولُ لَحْمُهُ طَاهِرٌ

أَمُوَزَّعٌ هٰذَا الطَّعَامُ مَسَاءً؟ — إِنِّي أَرَى رَاشِدًا مَحْزُونًا قَلْبُهُ

مَا مَشْرُوبٌ شَايُكُمُ الْيَوْمَ

قسمِ خامس

صفتِ مشبّہ

اَمثلہ

هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ عَلَيَّ فَهْمُهُ — ذٰلِكَ رَجُلٌ صَعْبٌ عَلَيْهِ نُزُولُ الْأَضْيَافِ

اس کتاب کا سمجھنا مجھے آسان ہے — وہ ایسا شخص ہے جس پر مہمانوں کی آمد گراں ہوتی ہے

نَرَى السَّمَاءَ أَزْرَقَ لَوْنُهَا — أَحَسَنَةٌ أَعْمَالُكَ يَا كَمَالُ؟

ہم آسمان کو اس حال میں دیکھتے ہیں کہ اسکا رنگ نیلگوں ہے — ارے کمال! کیا تمہارے اعمال اچھے ہیں؟

مَا لَيِّنٌ طَبْعُكَ يَا جَمَالُ

ارے جمال تمہاری طبیعت نرم نہیں

ملاحظہ: دیکھئے مندرجہ بالا خط کشیدہ اسماء اپنے فاعل کو رفع دے رہے ہیں اور ان میں کسی زمانہ کی تعیین نہیں ہے بلکہ دائمی طور پر معنی مصدری کے ثابت ہونے کو بتا رہے ہیں، ایسے ہی اسم کو صفتِ مشبہ کہتے ہیں نیز الف لام کے علاوہ باقی گذشتہ پانچ چیزیں اِن اسماء سے پہلے پائی جا رہی

حلِ لغات: لحمٌ ج لحومٌ گوشت، وَزَّعَ (تفعیل) توزیعٌ تقسیم کرنا، حَزَنَ (ن) حُزْنًا غمگین کرنا، سَهُلَ علی (ک) سهولةً آسان ہونا، صَعُبَ (ک) صُعوبةً دشوار ہونا، صَعْبٌ ج صِعابٌ، ضَيفٌ ج أضيافٌ، [illegible] أزرقُ ج زُرْقٌ، لونٌ ج ألوانٌ، طبعٌ ج طِباعٌ۔

[illegible] دو سبب پائے جانے کی وجہ سے غیر منصرف ہوتا ہے۔

ہیں ۔ معلوم ہوا کہ صفتِ مشبہ پر اسمِ موصول کا الف لام نہیں آتا ہے ۔ لہٰذا صفتِ مشبہ کے عمل کے لئے اُن پانچ میں سے کسی بھی ایک کا پہلے ہونا ضروری ہے ۔ نیز تمام اسماء بالا کے لازم ہونے سے یہ پتہ چلا کہ صفتِ مشبہ متعدی نہیں ہوتا ہے ۔

اب تعریف سنئے

صفتِ[1] مشبہ وہ اسمِ مشتق ہے جو کسی چیز کے ساتھ معنیٔ مصدری کے دائمی طور پر (ہمیشہ کے لئے) لگے ہونے کو بتائے ۔

قاعدہ : صفتِ مشبہ ہمیشہ فعلِ لازم سے مشتق ہوتا ہے اس لئے فعلِ لازم کا سا[2] عمل کرتا ہے ۔

شرطِ عمل : الف لام اسمِ موصول کے علاوہ گذشتہ پانچ چیزوں میں سے کسی بھی ایک کا صفتِ مشبہ سے پہلے ہونا ضروری ہے ۔

نوٹ : صفتِ مشبہ کے اشتقاق کا کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ صرف اہلِ عرب سے سننے پر موقوف ہے ۔

ترکیبِ جملۂ اولیٰ : هٰذَا الْكِتَابُ مبتدا سَهْلٌ صیغۂ صفت عَلَىٰ جار مجرور متعلق سَهْلٌ کے فَهْمُهٗ مرکب اضافی فاعل، سَهْلٌ اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر شبہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

---

[1] صفت مشبہ اور اسمِ فاعل میں فرق : صفت مشبہ میں اتصاف بالمصدر بطورِ ثبوت ہوتا ہے ۔ ثبوت بمعنی اتصاف بلا قیدِ زمانِ مخصوص ازلاً و ابداً ، ہمیشہ ہمیش ۔ اور اسم فاعل میں اتصاف بالمصدر بطورِ حدوث ہوتا ہے حدوث بمعنی اتصاف بقیدِ زمانِ مخصوص ۔ یہ وضع کے لحاظ سے بیان کیا گیا ہے ۔ البتہ عارضی طور پر کبھی اسم فاعل بھی ثبوت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے ، جیسے ضَامِرٌ (دبلا) ۔

[2] یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے اور مفعول بہ کے علاوہ باقی مفاعیل کو نصب دیتا ہے ۔ (عبد الرحیم عفی عنہ)

یہ ترکیب تفصیل کے ساتھ نیز باقی تراکیب استاذ کے سامنے آپ خود کیجیے۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

مَا سَیِّئَۃٌ اَعْمَالُ رَاَیْتُ خَالِدًا اَعْوَرَ عَیْنُہٗ اُحِبُّ ثَوْبًا اَبْیَضَ لَوْنُہٗ
اَکَلَّ ھٰذَا الْغُلَامُ عَلٰی مَوْلَاہُ؟ ھٰذِہٖ الْبِطَاقَۃُ اَصْفَرُ لَوْنُھَا
الْمُؤْمِنِیْنَ،

قسمِ سادس

اسمِ تفضیل

امثلہ

خَطَبَ رَاشِدُ الْاَفْضَلُ[1] حَامِدٌ اَحْسَنُ اَھْلِ الْبَیْتِ خَالِدٌ اَعْلَمُ مِنْ رَاشِدٍ

(زیادہ فضیلت یافتہ راشد نے تقریر کی) (حامد گھر والوں میں زیادہ حسین ہے) (خالد راشد سے زیادہ جاننے والا ہے)

ملاحظہ: دیکھئے خط کشیدہ تینوں اسماء کسی ایک چیز میں دوسروں کی بہ نسبت معنیٔ مصدری کی زیادتی کو بتا رہے ہیں یعنی اَعْلَمُ خالد میں راشد کی بہ نسبت علم کی زیادتی کو۔ اَحْسَنُ حامد میں دوسرے گھر والوں کی بہ نسبت حسن کی زیادتی کو۔ اَلْاَفْضَلُ راشد میں دوسروں کی بہ نسبت فضل کی زیادتی کو بتا رہا ہے ایسے ہی اسم کو اسم تفضیل کہتے ہیں۔ نیز امثلہ بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حرفِ جر مِن، اضافت، اور الف لام میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے۔

اب تعریف سنئے

اسم تفضیل، وہ اسم ہے جس میں کسی دوسرے کی بہ نسبت معنیٔ مصدری کی زیادتی

حل لغات: عَوِرَ (س) عَوَرًا بھینگا ہونا، عَیْنٌ ج عُیُوْنٌ آنکھ، سَیِّئَۃٌ ج سَیِّئَاتٌ برا، سَاءَ (ن) سُوْءًا سُوَاءً سَوَایَۃً برا ہونا، کَلَّ (ض) کَلَالَۃً دشوار ہونا، کَلٌّ دشوار۔ بھاری ج کُلُوْلٌ، مَوْلٰی ج مَوَالِیْ مالک۔

---

[1] اسم تفضیل معرف باللام اس وقت بولا جاتا ہے جب مفضل علیہ متکلم اور مخاطب کے ذہن میں پہلے سے متعین ہو۔ عبد الرحیم

کو بتایا جارہا ہو۔
اسم تفضیل کا استعمال تین طریقے پر ہے (۱) مِنْ کے ساتھ، (۲) اضافت کے ساتھ (۳) الف لام کے ساتھ۔

مزید امثلہ دیکھئے

هٰذَا التِّلْمِيْذُ اَصْلَحُ مِنْ رَاشِدٍ
یہ طالب علم راشد سے زیادہ نیک ہے

هٰذِهِ الزَّهْرَةُ اَجْمَلُ مِنْ تِلْكَ الزَّهْرَةِ
یہ پھول اس پھول سے زیادہ خوبصورت ہے

هٰذَانِ التِّلْمِيْذَانِ اَصْلَحُ مِنْ رَاشِدٍ
یہ دو طلباء، راشد سے زیادہ نیک ہیں

تَانِكَ الزَّهْرَتَانِ اَجْمَلُ مِنْ هٰذِهِ الزَّهْرَةِ
وہ دو پھول اِس پھول سے زیادہ خوبصورت ہیں

اُولٰئِكَ التَّلَامِيْذُ اَصْلَحُ مِنْ رَاشِدٍ
وہ سب طلباء راشد سے زیادہ نیک ہیں

هٰذِهِ الْاَزْهَارُ اَجْمَلُ مِنْ تِلْكَ الزَّهْرَةِ
یہ پھول اُس پھول سے زیادہ خوبصورت ہیں

دیکھئے امثلۂ بالا کے پیشِ نظر ایک قاعدہ معلوم ہوا

قاعدہ: اسمِ تفضیل اگر مِنْ کے ساتھ استعمال ہو تو واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث سب صورتوں میں اسمِ تفضیل کا صیغہ واحد مذکر ہی کا استعمال ہوتا ہے۔

عزیز طلبہ دو مثالیں اور سنو

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
نماز نیند سے بہتر ہے

اُولٰئِكَ الرِّجَالُ شَرٌّ مِّنْ هٰؤُلَاءِ
وہ لوگ ان سے زیادہ برے ہیں

ملاحظہ: خَیْرٌ و شَرٌّ اصل میں اَخْیَرُ و اَشَرُّ اسمِ تفضیل ہیں بلا قاعدہ تخفیف کے لئے خَیْرٌ و شَرٌّ کرلیا گیا۔ مگر دیکھئے اسمِ تفضیل کا وزن ختم ہونے کے باوجود معنیٰ اسمِ تفضیل ہی کے ہیں۔

حل لغات: شَرٌّ (ض) شَرَارَةً برا ہونا۔

اب قاعدہ سنئے

اگر اسمِ تفضیل کے صیغہ میں کوئی تبدیلی ہو جائے تو معنی اور استعمال علیٰ حالہٖ باقی رہتے ہیں۔

عزیز طلبہ ایک قاعدہ اور سنتے جائیے

قاعدہ: اگر کسی اَفْعَلُ میں رنگ یا عیب کے معنی ہوں تو وہ اسمِ تفضیل نہیں ہوتا بلکہ صفتِ مشبہ کا صیغہ ہوتا ہے اور اس کا مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے۔

امثلہ

مذکر: اَبْيَضُ (سفید) اَسْوَدُ (سیاہ) اَحْمَرُ (سرخ) اَصْفَرُ (زرد) اَزْرَقُ (نیلا) وغیرہ

مؤنث: بَيْضَاءُ سَوْدَاءُ حَمْرَاءُ صَفْرَاءُ زَرْقَاءُ وغیرہ

مذکر: اَعْرَجُ (لنگڑا) اَعْمٰی (اندھا) اَعْوَرُ (بھینگا) اَخْرَسُ (گونگا) اَصَمُّ (بہرا) وغیرہ

مؤنث: عَرْجَاءُ عَمْيَاءُ عَوْرَاءُ خَرْسَاءُ صَمَّاءُ وغیرہ

اسمِ تفضیل کا عمل

اسمِ تفضیل کا فاعل عام طور پر ضمیر ہوتی ہے۔ اسمِ ظاہر کا بیان انشاءاللہ آئندہ کتابوں میں آئے گا۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

عَائِشَةُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ اَلْعِلْمُ اَنْفَعُ مِنَ الْمَالِ اَلنِّيَّةُ خَيْرٌ مِّنَ الْعَمَلِ اَلطَّائِرَةُ اَسْرَعُ مِنَ الْقِطَارِ دَارُالْعُلُوْمِ اَكْبَرُ الْمَدَارِسِ، مُدِيْرُهَا اَذْكَى اَوْلَادِ الْقَاسِمِ

حل لغات: نفع (ف) نفعاً فائدہ پہنچانا، نیّۃ ج نیّات۔ طائرۃ ج طائرات ہوائی جہاز ذکی (س) ذکاوۃ ہوشیار ہونا۔ ذکیّ ج اذکیاء، کَبُرَ (ک) کِبراً مرتبہ میں بڑا ہونا۔ عرج (س) عرجاً عمی (س) عمًی، خرس (س) خرساً۔

قسمِ سابع

مَصْدر

وہ اسم جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو

اَمثِلہ

(۱) يَنفَعُكَ حِفْظُ الدَّرْسِ
اَنْ تَحْفَظَ الدَّرْسَ
سبق یاد کرنا آپ کو نفع دے گا

(۲) يَسُرُّنِیْ مَجِیْءُ رَاشِدٍ اِلٰی دَارِیْ
اَنْ يَّجِیْءَ رَاشِدٌ
راشد کا میرے گھر آنا مجھے خوش کرتا ہے

(۳) نُحِبُّ اِطْعَامَ الْاُسْتَاذِ الطُّلَّابَ
أَنْ يُّطْعِمَ الْاُسْتَاذُ
ہم استاذ کا طلباء کو کھلانا پسند کرتے ہیں

(۴) اَحْزَنُ بِاِخْرَاجِ الطُّلَّابِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ
بِاَنْ يُّخْرَجَ الطُّلَّابُ
مدرسہ سے طلباء کے نکالے جانے پر مجھے غم ہے

ملاحظہ: دیکھئے مثالِ اول میں لفظ حِفْظُ مصدرِ مضاف ہے جو ماقبل يَنْفَعُ کا معمول بن کر فاعل ہونے کی بناء پر مرفوع ہے۔ کیوں کہ مضاف کی حرکت عامل کے تابع ہوتی ہے اور اپنے مابعد الدَّرس (مضاف الیہ) کے اندر لفظاً عامل جار ہے معلوم ہوا کہ ایک ہی لفظ ایک چیز کا معمول اور دوسرے کے لئے عامل بن سکتا ہے۔ مزید یہ بھی دیکھئے کہ اَلدَّرس لفظاً اگرچہ مجرور ہے مگر معنیً حِفظ عاملِ ناصب اور الدَّرس مفعول ہونے کی بناء پر منصوب ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اگر مصدر کو فعلِ مضارع بِاَن مصدریہ کی شکل دے دیں تو الدرس مفعول بہ ہونے کی بناء پر منصوب ہو رہا ہے۔ اسی طرح مثالِ ثانی میں لفظِ مَجِیْ ماقبل فعل يَسُرُّ کا فاعل مرفوع ہے۔ مگر مابعد راشد کے لئے لفظاً تو عامل جار ہے مگر معنیً بھی عاملِ رافع اور راشد فاعلِ مرفوع ہے۔ کیوں کہ اگر اس مصدر کو بھی فعل مضارع بِاَنْ مصدریہ کی شکل دے دیں تو دیکھئے رَاشِدٌ صراحۃً مرفوع ہو رہا ہے اسی طرح

مثالِ ثالث میں اِطْعَام ماقبل فعل نُحِبُّ کا مفعول بہ منصوب ہے۔ اور اپنے مابعد الاُسْتَاذُ کے لئے لفظاً تو عامل جار اور معنًی عامل رافع ہے۔ جیساکہ آپ فعلِ مضارع بان مصدریہ کی شکل میں دیکھ رہے ہیں اور الطُّلّاب کے لئے بہر صورت عاملِ ناصب ہے اور الطُّلَّابَ اسی کا مفعول بہ ہے۔ اسی طرح مثالِ رابع میں لفظ اِخْرَاج ماقبل حرفِ جر کا معمول بن کر مجرور ہے اور اپنے مابعد الطُّلَّاب کے لئے لفظاً تو عامل جار ہے مگر معنًی عامل رافع ہے اور الطُّلّاب اس کا نائب فاعل مرفوع ہے جیساکہ آپ لفظِ اخراج (مصدر مجہول) فعل مضارع مجہول باَن مصدریہ کی شکل دے دیں تو دیکھئے الطُّلَّاب صراحۃً نائب فاعل مرفوع ہو رہا ہے۔

ذرا دو مثالیں اور دیکھئے

نَحْنُ فِیْ اِنْتِظَارِ مَجِیْئِکَ	اَلْوَاجِبُ عَلَی الْبَوَّابِ اَلْاِغْلَاقُ بَابَ الْمَدْرَسَۃِ
ہم آپ کی آمد کے انتظار میں ہیں	دربان پر لازم مدرسہ کے دروازے کو بند کرنا ہے

ملاحظہ: دیکھئے امثلۂ بالا میں خط کشیدہ مصدر تنوین اور الف لام کے ساتھ آرہا ہے۔ ایسی صورت میں مابعد مصدر لفظاً مرفوع یا منصوب ہوگا۔ تمام امثلۂ بالا میں کوئی مصدر مفعول مطلق نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ مصدر کے عامل ہونے کی شرط مفعول نہ ہونا ہے۔

اب قواعد سنئے

مصدر کی دو قسمیں ہیں (۱) معروف (۲) مجہول

مصدرِ معروف: فعلِ معروف کے مصدر کو مصدرِ معروف کہتے ہیں۔

مصدرِ مجہول: فعلِ مجہول کے مصدر کو مصدرِ مجہول کہتے ہیں۔

حل لغات: اِنْتِظَار (افتعال) انتظار کرنا، وَجَبَ (ض) وُجُوْبًا لازم ہونا

مصدرِ معروف کا عمل

اگر لازم ہے تو صرف فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے مثال نمبر۲، اگر متعدی ہے تو فاعل کو رفع، مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔ کبھی فاعل و مفعول دونوں مذکور ہوتے ہیں جیسے مثال نمبر۳ کبھی دونوں میں سے کسی ایک کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے مثال نمبر۱۔

مصدرِ مجہول کا عمل

مصدر مجہول اپنے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے مثال نمبر۴

شرطِ عمل: مصدر کے عمل کی شرط یہ ہے کہ مفعولِ مطلق نہ ہو۔

قسم ثامن

اسمِ مضاف

یہ مضاف الیہ میں عاملِ جار ہوتا ہے

اس کا مفصل بیان بفضلہٖ تعالیٰ ابتدائے کتاب میں آچکا ہے۔

قسم تاسع

اسمِ تام

وہ اسم ہے جس کا آخر اس انداز پر ہو جس کے ہوتے ہوئے اس کو مضاف نہیں بنایا جاسکتا۔

بفضلہٖ تعالیٰ اس کا مکمل بیان تمیز کے آخر میں آچکا ہے۔

قسم عاشر

اسمائے کنایہ از عدد

امثلہ

کَمْ مَدِیْنَةً شَاهَدْتَ	کَمْ کِتَابٍ یا کَمْ کُتُبٍ قَرَأْتَ
تم نے کتنے شہر دیکھے	تم نے کتنی ہی کتابیں پڑھیں

كَمْ مِنْ كِتَابٍ يا كَمْ مِنْ كُتُبٍ قَرَأْتُ　كَأَيِّنْ مِنْ غَنِيٍّ لَا يَبْخَلُ

میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھیں　کتنے ہی مالدار بخل نہیں کرتے

هَلْ قَرَأْتَ كَذَا كِتَاباً يا كَذَا كُتُباً

کیا آپ نے اتنی کتابیں پڑھ لیں ... (برائے کثرت)

کیا آپ نے اتنی سی کتابیں پڑھی ہیں ... (برائے قلت)

ملاحظہ: دیکھئے، مثالِ اول میں کَمْ استفہام کو بتا رہا ہے اور اس کی تمیز مفرد منصوب ہے مثال ثانی میں کم کثرت کی خبر دے رہا ہے۔ اور اس کی تمیز مجرور ہے۔ نیز مفرد بھی ہو سکتی ہے اور جمع بھی۔ پھر کم خبریہ کی تمیز پر مِن کا داخلہ بھی جائز ہے، جیسے مثال ثالث، اور مثال رابع میں کَأَیِّن محض کثرت کی خبر دے رہا ہے اور تمیز مفرد مجرور مِن کے ساتھ ہے۔ مثالِ خامس میں کَذَا کثرت یا قلت کی خبر دے رہا ہے۔ نیز تمیز منصوب ہے مفرد بھی اور جمع بھی۔

ترکیبِ جملۂ اولیٰ: کَمْ استفہامیہ مُمَیَّز مَدِيْنَةً تمیز سے مل کر مفعول بہ۔ شَاهَدْتَ فعل بافاعل اپنے مفعول مقدم سے مل کر جملہ استفہامیہ ہوا۔

اب تعریفات و قواعد سنئے

کَمْ کی دو قسمیں ہیں (۱) استفہامیہ (۲) خبریہ

(۱) **قاعدہ:** کَمْ استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔

(۲) **قاعدہ:** کَمْ خبریہ کی تمیز مفرد و جمع نیز مِنْ اور بغیر مِنْ سب طرح استعمال ہوتی ہے۔

(۳) **قاعدہ** کَأَیِّنْ۔ یہ ہمیشہ کثرت کی خبر دیتا ہے۔ اور اس کی تمیز مفرد مجرور مِنْ کے ساتھ

حل لغات: غَنِيَ (س) غِنَاءً مالدار ہونا، غَنِيٌّ ج أَغْنِيَاءُ، بَخِلَ (س) بُخْلاً کنجوسی کرنا، شَاهَدَ (مفاعلۃ) مُشَاهَدَةً آنکھوں سے دیکھنا۔ نظارہ کرنا۔

ہوتی ہے۔

(۴) **قاعدہ:** کذا۔ یہ ہمیشہ کثرت یا قلت کی خبر دیتا ہے اور اس کی تمیز منصوب۔ نیز مفرد یا جمع ہوتی ہے۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ — كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا

مميز تمیز — كَاَيِّنْ مِّنْ دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

مبتدا

توابع کا بیان

توابع کی پانچ قسمیں ہیں (۱) نعت

امثلہ

جَاءَ رَاشِدُ نِ الصَّالِحُ — نَظَرْتُ اِلٰى رَجُلٍ صَالِحَةٍ اَخَوَاتُهٗ

نیک راشد آیا — میں نے ایسے شخص کو دیکھا جس کی بہنیں نیک ہیں

ملاحظہ: دیکھئے مثالِ اول میں جَاءَ فعل معروف ہے، رَاشِدُ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، اس کے بعد الصَّالِحُ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جو اعراب، تعریف افراد و تذکیر کے اعتبار سے رَاشِدٌ کے موافق ہے، اور ایسے معنی کو بتا رہا ہے، جو راشد کے اندر پائے جا رہے ہیں۔ ایسے اسم کو نعتِ حقیقی یا صفتِ حقیقی کہتے ہیں۔

مثالِ ثانی میں "رَجُلٍ" اِلٰى حرف جار کی وجہ سے مجرور ہے اس کے بعد "صَالِحَةٍ" اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا فاعل[1] اَخَوَاتُهٗ آگے آرہا ہے، اب دیکھئے۔

حل لغات: قَرْيَةٌ ج قُرًى آبادی، دَابَّةٌ ج دَوَابُّ جاندار، حَمَلَ (ض) حَمْلًا اٹھانا، اٹھا کر رکھنا، رِزْقٌ ج اَرْزَاقٌ روزی۔

---

[1] اسم فاعل کے عمل کے شرائط میں بیان ہو چکا ہے کہ اگر اسم فاعل سے پہلے موصوف ہو تو اسم فاعل عامل بن جاتا ہے۔

لفظ صالحۃ ۔ اعراب اور تنکیر کے اعتبار سے رَجُلٌ کے موافق ہے مگر اس کا فاعل چونکہ اسم ظاہر مؤنث ہے اس لئے اس کو مفرد مؤنث لایا گیا ہے[1]، نیز اس لفظ صالحۃٍ نے ایسے معنی کو بتایا جو اس رَجُلٌ کی بہنوں میں پائے جا رہے ہیں ۔ اور بہنوں کا کیونکہ رَجُلٌ سے تعلق ہے اس بنا پر صالحۃٍ اپنے فاعل سے مل کر رَجُلٍ کی صفت ہی کہا جائے گا، ایسی صفت کو نعت سببی کہتے ہیں اب دیکھئے کہ نعت حقیقی اور سببی دونوں اعراب اور وجہ اعراب (فاعل وغیرہ ہونا) میں پہلے اسم کے موافق ہیں ایسے اسم کو تابع اور پہلے اسم کو متبوع کہتے ہیں۔

ترکیبِ جملہ ثانیہ: نَظَرْتُ فعل با فاعل، اِلٰی حرف جار، رَجُلٍ موصوف صَالِحَۃٍ شبہ فعل، اَخَوَاتُہٗ مرکب اضافی فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ فعلیہ ہو کر رَجُلٌ کی صفت سببی، موصوف اپنے صفت سببی سے مل کر مجرور، حرف جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق نَظَرْتُ کے ۔ نَظَرْتُ فعل با فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

اب تعریفات سنئے

تابع: ہر وہ دوسرا اسم جو اعراب اور وجہِ اعراب میں پہلے کے موافق ہو اس کو تابع اور پہلے کو متبوع کہتے ہیں۔

تابع کی پانچ قسمیں ہیں

قسم اول نعت: (صفت) وہ اسم ہے جس کے معنی متبوع یا متعلقِ متبوع میں پائے جا رہے ہوں ۔

صفت کی دو قسمیں ہیں (۱) حقیقی (۲) سببی

صفتِ حقیقی: ایسی صفت جس کے معنی متبوع میں پائے جا رہے ہوں۔ جیسے مثال نمبر ۱ میں۔

---

[1] چونکہ قاعدہ ہے کہ فعل یا شبہ فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل یا شبہ فعل کو ہمیشہ مفرد لایا جاتا ہے اور تذکیر و تانیث میں فعل یا شبہ فعل فاعل کے مطابق ہوتا ہے ۔

صفتِ سببی: ایسی صفت جس کے معنی متعلقِ متبوع میں پائے جارہے ہوں۔ جیسے مثال ۱۔۲ میں ۔

قواعد

اعراب

(۱) صفت حقیقی ۔ رفع، نصب، جر، تعریف، تنکیر، افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث ان تمام میں موصوف کے موافق ہوتی ہے ۔

(۲) صفتِ سببی ۔ رفع، نصب، جر، تعریف، تنکیر میں موصوف کے موافق ہوتی ہے ۔ اور تذکیر و تانیث میں متعلقِ متبوع[1] کے موافق ہوتی ہے ۔ اور ہمیشہ مفرد ہوتی ہے ۔

مزید امثلہ دیکھئے

(۱) رَأَیْتُ رَجُلاً سَابِحاً — میں نے ایک تیرنے والے شخص کو دیکھا

(۲) رَأَیْتُ رَجُلاً یَسْبَحُ فِی الْحَوْضِ — میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو حوض میں تیرتا ہے

ملاحظہ: دیکھئے مثال اول میں رَجُلاً نکرہ مفردہ کی صفت نکرہ مفردہ ہی ہے اور مثال ثانی میں اسم نکرہ کی صفت جملہ خبریہ ہے اور اس میں ایک ضمیر ہے جو موصوف کی طرف لوٹ رہی ہے، اس سے ایک قاعدہ معلوم ہوا ۔

قاعدہ: جملہ خبریہ کو اسم نکرہ کی صفت بنایا جاسکتا ہے ۔

شرط: اس جملہ خبریہ میں موصوف کی ضمیر ہونا ضروری ہے ۔

حل لغات: حَوْضٌ ج حِیَاض ۔

[1] یعنی اپنے فاعل یا نائب فاعل کے مطابق ہوتی ہے ۔ عزیز طلبہ! صفت کا ایک قاعدہ اور سن لو: اگر مرکب توصیفی کو مضاف بنادیا جائے تو موصوف اور صفت دونوں پر بلا تنوین ایک اعراب آتا ہے جیسے اَمِیْنُ عَامُّ جَمْعِیَّةِ الْعُلَمَاءِ رَجُلٌ جَرِیٌّ (جمعیۃ علماء کے ناظم عمومی دلیر آدمی ہیں)

عزیز طلبہ! ایک مثال اور دیکھئے

رَاَیْتُ رَاشِداً الَّذِیْ یَسْبَحُ فِی الْحَوْضِ میں نے اس راشد کو دیکھا جو حوض میں تیرتا ہے

ملاحظہ: دیکھئے اس مثال میں اُسی جملہ خبریہ کو پہلے اسمِ موصول کا صلہ بنایا گیا۔ پھر اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر رَاشِداً (اسم معرفہ) کی صفت بن گیا اس سے ایک قاعدہ معلوم ہوا۔

قاعدہ: جملہ خبریہ اسمِ موصول کا صلہ بن کر معرفہ کی صفت بن سکتا ہے۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ جَاءَ رَجُلٌ عَالِمَةٌ اَخَوَاتُہٗ ھٰذِہٖ مَدْرَسَۃٌ قَدِیْمَۃٌ

رَاَیْتُ مَدْرَسَۃً مُجْتَھِداً طُلَّابُھَا ھٰذَا کِتَابٌ یَقْرَأُہٗ رَاشِدٌ

شَرِبْتُ الدَّوَاءَ الَّذِیْ وَصَفَہُ الطَّبِیْبُ

قسم ثانی

تاکید

امثلہ

(۱) حَادَثَنِیْ رَئِیْسُ الْوُزَرَاءِ نَفْسُہٗ
وزیر اعظم نے خود مجھ سے گفتگو کی

(۲) نَجَحَ التَّلَامِیْذُ کُلُّھُمْ فِی الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِیِّ
تمام طلباء سالانہ امتحان میں پاس ہو گئے

(۳) فَشِلَ الْاَخَوَانِ کِلَاھُمَا
وہ دونوں ہی بھائی فیل ہو گئے

(۴) ھٰذَا مُضِرٌّ مُضِرٌّ
ارے یہ نقصان دہ ہے، نقصان دہ ہے

(۵) نَجَحَ نَجَحَ الْحِزْبُ الْوَطَنِیُّ
کانگریس پارٹی کامیاب ہوگئی کامیاب ہوگئی

(۶) لَا لَا لَا اَنْقُضُ الْعَھْدَ
نہیں نہیں! میں عہد نہیں توڑوں گا

حل لغات: وَصَفَ (ض) وَصْفَۃً دوا تجویز کرنا، طَبِیْبٌ ج اَطِبَّاءُ، اَضَرَّ (افعال) اِضْرَاراً نقصان دینا، حِزْبٌ ج اَحْزَابٌ پارٹی، نَقَضَ (ن) نَقْضاً توڑنا، عَھْدٌ ج عُھُوْدٌ

ملاحظہ: دیکھئے جب آپ نے کسی کے سامنے جَاءَنِیْ رَئِیْسُ الْوُزَرَاءِ کہا تو چوں کہ وزیر اعظم کا کسی سے گفتگو کرنا ایک بڑی حیثیت کی چیز ہے اس لئے ممکن ہے کہ سامع کو یہ وہم ہونے لگے کہ شاید وزیر اعظم کے نائب یا اس کے پیش کار وغیرہ سے بات چیت کی ہوگی لہذا آپ نے لفظ نَفْسُہٗ لاکر اس انداز کے تمام شبہات کو دور کر دیا اور اس لفظ نَفْسُہٗ سے یہ بتایا کہ مجھ سے خود انہی وزیر اعظم نے بات چیت کی ہے کسی دوسرے نے نہیں اس انداز پر نسبت میں پیدا ہونے والے وہم کو ختم کرنے والا لفظ تاکید کہلاتا ہے۔ اور پہلے لفظ کو مؤکَّد کہتے ہیں، مؤکَّد اپنی تاکید سے مل کر جملہ کا جز (یعنی فاعل یا مفعول) بنایا جائے گا۔

مثال ثانی میں نَجَحَ التَّلَامِیْذُ سن کر بہت ممکن تھا کہ سامع کو یہ وہم ہوتا کہ کامیاب ہونے والے تمام طلبہ نہیں ہیں بلکہ اکثر ہیں اکثر کے لحاظ سے جمع کا لفظ بول دیا ہے یا جمع کا لفظ بھولے سے زبان پر آگیا ہے آپ نے لفظ کُلُّھُمْ لاکر اس انداز کے وہم کو ختم کر دیا اور بتایا کہ کامیاب ہونے والے طلبہ تمام ہی ہیں بعض نہیں ہیں اسی طرح مثال ثالث میں فَشِلَ الْاَخَوَانِ کہنے سے ممکن تھا کہ سامع کو دونوں کی ناکامی کی خبر میں کوئی شبہ پیدا ہوتا آپ نے لفظ کِلَاھُمَا لاکر اس شبہ کے امکان کو ختم کر دیا لہذا لفظ کِلَاھُمَا تاکید اور اَلْاَخَوَانِ مؤکَّد ہو گیا۔

مندرجہ بالا الفاظ: نَفْسٌ، کُلٌّ، کِلَا صرف معنی میں ماقبل کے موافق ہیں ایسے الفاظ سے تاکید کو تاکید معنوی کہتے ہیں نیز ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ مندرجہ بالا الفاظِ تاکید اعراب میں مؤکَّد کے موافق ہیں نیز ہر ایک میں مؤکد کے مطابق ایک ضمیر بھی پائی جارہی ہے۔

علاوہ ازیں مثالِ رابع میں اسم کو مثالِ خامس میں فعل کو مثالِ سادس میں حرف کو مکرر لاکر متکلم کی منشاء اپنی ظاہری مراد کو پختہ کرنا ہے تاکہ سامع کے ذہن میں مقصد کے خلاف کوئی شبہ پیدا نہ ہو جائے ان امثلہ میں چوں کہ متکلم نے تکرار لفظ سے اپنے مقصد کو پختہ کیا ہے اس لئے اس کو تاکید لفظی کہتے ہیں۔

اب تعریفات سنئے

تاکید: ایسا تابع ہے جو کلام کے اندر منشأِ متکلم کے خلاف پیدا ہو سکنے والے وہم[1] کو دور کر دے۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی

تاکیدِ لفظی: ایسی تاکید جو تکرار لفظ سے حاصل ہو۔

تاکیدِ معنوی: ایسی تاکید جو ان مخصوص الفاظ سے ہو جن کے ذریعہ پہلے معنی کو دہرایا جائے

وہ الفاظ یہ ہیں

نَفْسٌ ، عَيْنٌ ، كِلَا ، كِلْتَا ، كُلٌّ ، أَجْمَعُ

نَفْسٌ و عَيْنٌ کے مختلف استعمالات دیکھئے

خَطَبَ ذٰلِكَ التِّلْمِيْذُ عَيْنُهٗ/نَفْسُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

اس طالب علم نے خود جامع مسجد میں تقریر کی

خَطَبَ ذَانِكَ التِّلْمِيْذَانِ أَعْيُنُهُمَا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

ان دو طلباء نے خود جامع مسجد میں تقریر کی

خَطَبَ أُولٰئِكَ التَّلَامِيْذُ أَنْفُسُهُمْ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

ان طلبہ نے خود جامع مسجد میں تقریر کی

امثلۂ بالا کے پیشِ نظر نفس وعین کے قواعد

(۱) متبوع کی ضمیر کو مضاف الیہ بنایا جائے گا۔

(۲) متبوع اگر مفرد ہو تو ان دونوں کو بھی مفرد لایا جائے گا۔

(۳) متبوع اگر تثنیہ[2] یا جمع ہو تو ان دونوں کو جمع لایا جائے گا۔

---

[1] یہ پیدا ہونے والا وہم نسبت میں ہوگا جیسے مثال ۱ یا شمولِ افراد میں ہوگا جیسے مثال ۲ و ۳

[2] تثنیہ لانا بھی قول ضعیف کے مطابق جائز ہے۔

کِلَا و کِلْتَا کا استعمال دیکھئے

قَرَأْتُ هٰذَيْنِ الْكِتَابَيْنِ كِلَيْهِمَا	كَتَبْتُ فِيْ هَاتَيْنِ الْكُرَّاسَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا
میں نے ان دونوں کتابوں کو پڑھا	میں نے ان دونوں کاپیوں میں لکھا

امثلۂ بالا سے واضح ہوا کہ کلا سے صرف مثنّٰی مذکر اور کلتا سے صرف مثنّٰی مؤنث کی تاکید ہوتی ہے ان کا اعراب پہلے بتایا جاچکا ہے۔

کُلّ کا استعمال دیکھئے

قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ	اِحْتَرَقَتِ الدَّارُ[1] كُلُّهَا
میں نے پوری کتاب پڑھی	تمام مکان جل گیا
يُغْفَرُ الْمُسْلِمُوْنَ كُلُّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ	تُغْفَرُ الْمُسْلِمَاتُ كُلُّهُنَّ فِي الْاٰخِرَةِ
آخرت میں تمام مسلمان مردوں کو بخش دیا جائے گا	آخرت میں تمام مسلمان عورتوں کو بخش دیا جائے گا

امثلۂ بالا کے پیش نظر لفظ کُل کے قواعد

(۱) متبوع کی ضمیر کو مضاف الیہ بنایا جائے گا۔

(۲) متبوع مذکر ہو یا مؤنث نیز مفرد ہو یا جمع لفظ کُل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

اَجْمَعُ کا استعمال دیکھئے

اَكَلْتُ التُّفَّاحَ اَجْمَعَ	اَكَلْتُ الْفَاكِهَةَ جَمْعَاءَ
میں نے پورا سیب کھایا	میں نے پورا ایک پھل کھالیا
جَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ اَجْمَعُوْنَ	جَاءَتِ النِّسَاءُ جُمَعُ
تمام مسلمان آئے	تمام عورتیں آئیں

حل لغات: اِحْتَرَقَ (انتعال) جلنا، دَارٌ ج دُوْرٌ، دِيَارٌ۔

---

[1] دار مؤنث سماعی ہے کیونکہ اس کی تصغیر دُوَيْرَةٌ آتی ہے۔

اَمثلۂ بالا کے پیشِ نظر اجمع کے قواعد

(۱) متبوع کی ضمیر کو مضاف الیہ نہیں بنایا جائے گا۔

(۲) متبوع کے مطابق اجمع کا صیغہ استعمال کیا جائے گا۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

اَخَذَ رَاشِدٌ نَفْسَہٗ تَذْكِرَتَہٗ   تُؤخَذُ التَّذَاكِرُ كُلُّهَا مِنْ مَكْتَبِ التَّذَاكِرِ

اَعْضَاءُ النَّادِي الْاَدَبِيِّ كُلُّهُمْ نَاجِحُونَ   حَفِظْتُ الدَّرْسَيْنِ كِلَيْهِمَا

نوٹ: قدیم وجدید دونوں انداز پر ترکیب کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

قسم ثالث

بَدَل

امثلہ

يَخْطُبُ اَخِي رَاشِدٌ بَعْدَ الْجُمْعَةِ	قَضَيْتُ الدَّيْنَ نِصْفَہٗ
میرے بھائی راشد جمعہ کے بعد تقریر کرتے ہیں	میں نے قرض آدھا چکا دیا
سَمِعْتُ الشَّاعِرَ الْبَدِيعَ اِنْشَادَہٗ	جَاءَ رَاشِدٌ خَالِدٌ
ایک عمدہ شاعر سے ان کی شعر گوئی کو میں نے سنا	راشد خالد آ گیا

ملاحظہ: دیکھئے مندرجہ بالا امثلہ میں فعل کا جوڑ خط کشیدہ الفاظ سے اصل مقصود ہے اور ان سے پہلے الفاظ کو بطور تمہید لایا گیا ہے خط کشیدہ الفاظ کو بدل اور پچھلے الفاظ کو مبدل منہ کہا جائے گا۔

حل لغات: مَكْتَبُ التَّذَاكِرِ ٹکٹ گھر، نَادِي ج اَنْدِيَةٌ مجلس، قَضٰى (ض) قَضَاءً چکا دینا، بَدَاعَةٌ (ک) انوکھا، عمدہ ہونا، اِنْشَاد (افعال) شعر پڑھنا، دَيْنٌ ج دُيُونٌ قرض، عُضْوٌ ج اَعْضَاءٌ ممبر

امثلۂ بالا کے پیشِ نظر

بدل مبدل منہ کے چار انداز نظر آرہے ہیں مثالِ اول میں بدل مبدل منہ دونوں ایک ہی چیز کو بتارہے ہیں اس کو بدلِ کل کہتے ہیں۔

مثالِ ثانی میں بدل مبدل منہ کے بعض حصہ کو بتارہا ہے اس کو بدلِ بعض کہتے ہیں۔

مثالِ ثالث میں بدل مبدل منہ سے ایک وابستہ چیز کو بتارہا ہے اسکو بدلِ اشتمال کہتے ہیں۔

مثالِ رابع میں آپ کی منشا تو خالد کے آنے کو بتانا تھا مگر اچانک دھوکہ میں زبان سے لفظِ راشد نکلا ہی تھا کہ فوراً ہی اپنی غلطی آپ کے ذہن میں آئی اور صحیح لفظ یعنی خالد کا آپ نے فوراً ہی تلفظ کردیا اس کو بدلِ غلط کہتے ہیں۔

اب تعریفات سنئے

بدل: ایسا تابع ہے جس کی طرف کسی کی نسبت کرنا اصل مقصود ہو اور متبوع کو بطورِ تمہید ذکر کیا گیا ہو۔

بدل کی چار قسمیں ہیں

بدلِ کل: ایسا بدل جو اسی چیز کو بتائے جس کو مبدل منہ بتارہا ہو۔

بدلِ بعض: ایسا بدل جو مبدل منہ کے بعض حصہ کو بتائے۔

بدلِ اشتمال: ایسا بدل جو مبدل منہ سے کسی وابستہ چیز کو بتائے۔

بدلِ غلط: ایسا بدل جو غلطی کے بعد صحیح چیز کو بتائے۔

ترکیب جملۂ اولیٰ: یَخْطُبُ فعل اَخِيْ مرکب اضافی مبدل منہ، رَاشِدٌ بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل بعد مضاف الجمعة مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

جَاءَ حَضْرَةُ الْاُسْتَاذِ سَاجِدٌ فِي الْفَصْلِ ذَهَبَ الطُّلَّابُ بَعْضُهُمْ اِلٰى اَوْطَانِهِمْ
تَتَضَوَّعُ الْوَرْدَةُ اَرِيْجُهَا يُصَلِّي الْمُسْلِمُوْنَ فِي السُّوْقِ الْمَسْجِدِ

قسم رابع

عطف بحرف

رَكِبَ رَاشِدٌ وَ سَاجِدٌ قِطَارَ الرُّكَّابِ خَالِدٌ يَسْهَرُ اللَّيْلَ وَيَعْبُدُ اللّٰهَ

راشد اور ساجد پسنجر گاڑی پر سوار ہوئے خالد رات کو جاگتا ہے اور اللہ کی عبادت کرتا ہے

ملاحظہ: دیکھئے مثالِ اول میں رَاشِدٌ رَكِبَ کا فاعل ہے پھر واؤ نے آکر اپنے مابعد ساجد کو فاعل ہونے میں رَاشِد کے ساتھ شریک کرلیا مثالِ ثانی میں دو جملوں کے درمیان واؤ ہے پہلا جملہ مبتدا (خالد) کی خبر ہے پھر واؤ نے آکر اپنے مابعد جملہ کو پہلے جملہ کے ساتھ مبتدا کی خبر ہونے میں شریک کرلیا اس طرح پر شریک کرنے کو عطف کہتے ہیں، مابعد واؤ کو معطوف اور ماقبل واؤ کو معطوف علیہ کہتے ہیں اور دونوں مل کر جملہ کا جزء بن جاتے ہیں چنانچہ مثالِ اول میں دونوں مل کر رَكِبَ کا فاعل اور مثال ثانی میں دونوں مل کر مبتدا کی خبر بن رہے ہیں نیز معطوف اعراب میں معطوف علیہ کے موافق ہے اس لئے معطوف تابع اور معطوف علیہ متبوع ہے۔

حل لغات: تَضَوَّعَ (تفعل) تَضَوُّعًا خوشبو کا مہکنا، پھوٹنا، وَرْدَةٌ گلاب، اریج خوشبو، رَاكِب ج رُكَّابٌ سوار، قِطَارُ الرُّكَّابِ پسنجر گاڑی، سَهِرَ (س) سَهَرًا بیدار ہونا۔ رَاسٌ ج رُؤُوْسٌ۔

حاشیہ: عزیز طلبہ ایک نیا قاعدہ سنو! معطوف علیہ اگر مضاف ہو تو معطوف اور معطوف علیہ پر ایک ہی حرکت بلا تنوین لائی جائے گی، جیسے اَسَاتِذَةُ وَتَلَامِيْذُ الْمَدْرَسَةِ خَادِمِ الْاِسْلَامِ بِهَا فُوْرَ مُجْتَهِدُوْنَ (مدرسہ خادم الاسلام کے اساتذہ اور طلبہ محنتی ہیں)۔

اب تعریفات سنئے

عطف: واؤ یا اس کے ہم معنی لفظ کے ذریعہ مابعد کو ماقبل کے حکم میں شریک کرنا۔
حرفِ عطف: واؤ یا اس کے ہم معنی لفظ کو حرفِ عطف کہتے ہیں۔
معطوف: حرفِ عطف کے مابعد کو کہتے ہیں۔
معطوف علیہ: حرفِ عطف کے ماقبل کو کہتے ہیں۔

تفصیل حروف عطف

واؤ (اور)	سَافَرَ خَالِدٌ وَرَاشِدٌ اِلیٰ دِیُوبَنْدَ	خالد اور راشد نے دیوبند کا سفر کیا
فَاء (فوراً بعد ہی)	شَرِبْتُ لَبَناً فَشَایاً	میں نے دودھ پھر فوراً بعد ہی چائے پی

واوِ عطف اور معیت کے درمیان فرق: امثلہ حَضَرَ سَاجِدٌ وَغُرُوْبَ الشَّمْسِ (سورج کے ڈوبنے کے ساتھ ہی ساجد آگیا) تَفَارَقَ مَحْمُوْدٌ وَصَالِحٌ (صالح اور محمود جدا ہوگئے) سَافَرَ حَسَنٌ وَخَالِدٌ وَخَالِداً (حسن اور خالد نے یا حسن نے خالد کے ساتھ سفر کیا) ملاحظہ: دیکھئے مثال اول میں واؤ کو واؤ معیت ہی کہا جا سکتا ہے جو اس بات کو بتا رہا ہے کہ ساجد کا آنا اور سورج کا غروب ہونا ایک ہی وقت میں ساتھ ساتھ ہوئے ہیں اس کو واؤ عاطفہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ غروبِ شمس ساجد کے ساتھ حاضر ہونے میں شریک نہیں ہے۔ مثالِ ثانی میں چوں کہ تفارق (ایک دوسرے سے جدا ہونا) کے لئے دو کا ہونا ضروری ہے اس لئے واؤ کو ساتھ ہی کہہ سکتے ہیں جو اپنے مابعد کی ماقبل کے ساتھ جدائی میں شرکت کو بتا رہا ہے اس کو واؤ معیت نہیں کہہ سکتے چوں کہ تفارق کا ایک جانب سے ہونا ناممکن ہے۔ مثالِ ثالث میں واؤ کو واؤ معیت اور واؤ عاطفہ دونوں قرار دیا جا سکتا ہے چوں کہ سفر میں دو شخص شریک بھی ہو سکتے ہیں نیز دوسرے کے ساتھ مان کر ایک کی طرف بھی فعل کی نسبت ہو سکتی ہے واؤ عطف اپنے مابعد کو ماقبل کے حکم میں شریک کرتا ہے واؤ معیت اپنے مابعد کے ساتھ ساتھ ہونے کو یعنی مصاحبت کو بتاتا ہے مصاحبت بغیر شرکت فی الحکم کے ہو سکتی ہے جیسے مثال ۱ شرکت فی الحکم بغیر مصاحبت کے ہو سکتی ہے جیسے مثال ۲ دونوں بیک وقت جمع بھی ہو سکتی ہے جیسے مثال ۳۔ (عبد الرحیم)

ثُمَّ (کچھ دیر بعد) جَاءَ حَامِدٌ ثُمَّ سَاجِدٌ	پہلے حامد کچھ دیر بعد ساجد آیا
حَتّٰی (یہاں تک کہ) اَکَلْتُ السَّمَکَ حَتّٰی رَاْسَهَا	میں نے مچھلی یہاں تک کہ اس کا سر بھی کھالیا
اِمَّا، اَوْ، اَم (یا) هٰذَا الثَّمَرُ حُلْوٌ اَوْ مُرٌّ	یہ پھل میٹھا ہے یا کڑوا
بَلْ (بلکہ) مَاقَطَفَ الزَّهْرَ طِفْلٌ بَلْ طِفْلَةٌ	پھول کسی بچہ نے نہیں بلکہ کسی بچی نے توڑا ہے
لٰکِنْ (لیکن) مَا حَضَرَ سَاجِدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو	ساجد نہیں لیکن عمرو آیا۔
لَا (نہیں) اَنَا اٰکُلُ الْخُبْزَ لَا الْاُرْزَ	میں روٹی کھاتا ہوں چاول نہیں

قسم خامس

عطفِ بیان

مثال

یَعْقُوْبُ (متبوع، مبین) اَبُوْ یُوْسُفَ (تابع، عطف بیان) — مبتدا

تِلْمِیْذُ (مضاف) اَبِیْ حَنِیْفَةَ (متبوع، مبین) النُّعْمَانِ (تابع، عطف بیان) — مضاف الیہ

خبر

جملہ اسمیہ

ملاحظہ: دیکھئے مثالِ بالا میں یعقوب اور ابو یوسف سے ایک شخص کو مراد لیا گیا ہے اب ذرا غور فرمائے کہ ابو یوسف، یعقوب کی صفت تو نہیں ہے مگر یعقوب کے بعد ابو یوسف لانے سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ یعقوب سے وہی مشہور امام مراد ہیں جن کو ابو یوسف کہا جاتا ہے اسی طرح ابو حنیفہ اور نعمان دونوں لفظوں سے ایک ہی شخص کو مراد لیا گیا ہے مگر ابو حنیفہ کے بعد نعمان لانے سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ ابو حنیفہ سے وہی امامِ اعظمؒ مراد ہیں جن کو نعمان بھی کہا جاتا ہے۔

نیز دونوں جگہ پر دوسرا لفظ اعراب میں پہلے کے مطابق ہے (تابع ہے) ہر ایسے دوسرے لفظ کو عطفِ بیان کہتے ہیں اور پہلے لفظ کو مُبَیَّن کہتے ہیں۔

ذرا ایک نظر اور دیکھئے کہ مثالِ اول میں ابو یوسف (عطفِ بیان) یعقوب مُبَیَّن سے زیادہ مشہور ہے اور مثال ثانی میں ابو حنیفہ (مُبَیَّن) نعمان (عطف بیان) سے زیادہ مشہور ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ عطفِ بیان ہی کا مُبَیَّن (متبوع) سے زیادہ مشہور ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ دونوں شہرت میں برابر ہوں یا دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے سے زیادہ مشہور ہو مگر تنہا ایک کے مقابلہ میں دونوں کے ملنے سے وضاحت زیادہ ہو جانی چاہیئے۔

اب تعریف سنئے

عطفِ بیان: ایسا تابع ہے جو صفت تو نہ ہو مگر اپنے متبوع کو واضح کرتا ہو۔

ترکیب: یعقوب مُبَیَّن ابو یوسف مرکب اضافی عطف بیان، مُبَیَّن اپنے بیان سے مل کر مبتدا، تِلْمِیْذُ مضاف اَبِیْ حَنِیْفَۃَ مرکب اضافی مُبَیَّن نعمان عطف بیان مُبَیَّن اپنے بیان سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

تمرین برائے ترکیب واجرائے قواعد

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رض اَصْغَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض

صَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض خَلِيْفَةً بَعْدَ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رض

حل لغات: صَغُرَ (ک، س) صِغَرًا چھوٹا ہونا، خَلِيْفَةٌ ج خُلَفَاءُ جانشین۔

ایقاء دیدہ ترکیب: اِجْتَهِدْ فِىْ حِفْظِ الدَّرْسِ فَتَنْجَحَ فِى الْاِمْتِحَانِ
لِيَكُنْ اِجْتِهَادُكَ فِىْ حِفْظِ الدَّرْسِ فَنَجَاحُكَ فِى الْاِمْتِحَانِ
ماقبل اور مابعد فا دونوں جانب سے ایک ایک مصدر نکال کر ایک کا دوسرے پر عطف کر دیا جائے گا۔

مُستَثنیٰ

امثلہ

قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهٗ اِلَّا صَفْحَتَيْنِ — رَاشِدٌ يَقْرَأُ الْكُتُبَ الْاِنْجِلِيْزِيَّةَ اِلَّا قُرْاٰنًا

میں نے دو صفحہ کے علاوہ پوری کتاب پڑھ لی — راشد قرآن پاک کے علاوہ انگریزی کتابیں پڑھتا ہے

ملاحظہ: دیکھئے مثال اول میں اِلَّا کے ماقبل اَلْكِتَابَ كُلَّهٗ سے اور مثال ثانی میں الکتب الانجلیزیۃ سے قرأت کے تعلق کو بتایا گیا یعنی ان کو پڑھا گیا ہے پھر لفظ الا نے آکر یہ بتایا کہ مثالِ اول میں اسی کتاب کے دو صفحوں سے اور مثالِ ثانی میں قرآن سے قرأت کا تعلق نہیں ہوا ہے یعنی ان کو پڑھا نہیں گیا اور ان کو ماقبل الا پر لگے ہوئے حکم[1] سے علیحدہ رکھا گیا ہے اس طرح مابعد الا کی ماقبل کے حکم سے علیحدگی کو ظاہر کرنا استثناء کہلاتا ہے۔

اب ایک نظر ذرا اور دیکھئے کہ مثال اول میں الا کے آنے سے پہلے صفحتین ماقبل الا کے حکم (قرأت) میں داخل تھا یعنی صفحتین کے بھی پڑھے جانے کو بتایا جا رہا تھا پھر الا کے ذریعہ صفحتین کو قرارت کے تعلق سے نکال لیا گیا۔ مگر مثال ثانی میں الا کے آنے سے پہلے بھی قرآن ماقبل کے حکم میں داخل نہیں تھا یعنی قرآن کے پڑھے جانے کو نہیں بتایا گیا تھا پہلے کو مستثنیٰ متصل دوسرے کو مستثنیٰ منقطع کہتے ہیں۔

اب تعریفات سنئے

استثناء: اِلَّا[2] کے ذریعہ ماقبل کے حکم سے مابعد کی علیحدگی کو ظاہر کرنا۔

حرفِ استثناء: اِلَّا یا اس کے ہم معنی لفظ کو کہتے ہیں۔

مستثنیٰ: مابعد اِلَّا کو کہتے ہیں۔

حل لغات: صَفْحَةٌ ج صَفَحَاتٌ۔

---

[1] شئی منسوب کو حکم کہتے ہیں۔ [2] یعنی اِلَّا یا اس کے ہم معنی لفظ۔

مستثنیٰ منہ : ماقبل اِلّا کو کہتے ہیں۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) مُتَّصِل (۲) مُنْقَطِع

مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ جو اِلّا کے آنے سے پہلے ماقبل کے حکم میں داخل ہو، جیسے مثالِ اول میں۔

مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ جو اِلّا کے آنے سے پہلے ماقبل کے حکم میں داخل نہ ہو، جیسے مثالِ ثانی یہ ہمیشہ منصوب ہی ہوتا ہے۔

اِلّا کے ہم معنی الفاظ

حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ، لَا يَكُوْنُ، غَيْرُ، سِوَى اور سِوَاء

مستثنیٰ کا اعرابُ

امثلہ

اَثْمَرَتِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةَ الْاَنْبَجِ	مَا حَضَرَ اِلَّا رَاشِدًا اَحَدٌ مِنَ الطُّلَّابِ
آم کے درخت کے علاوہ سب درخت پھل دار ہوگئے	راشد کے علاوہ طلبہ میں سے کوئی نہیں آیا

اَكَلَ الطَّعَامَ فُقَرَاءُ الْبَلَدِ خَلَا سَاجِدًا

مَا خَلَا سَاجِدًا

ساجد کے علاوہ شہر کے فقیروں نے کھانا کھایا

امثلۂ بالا کے پیشِ نظر تین صورتوں میں مستثنیٰ کا منصوب ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

(۱) مستثنیٰ کلام موجب میں اِلّا کے بعد ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔

کلامِ مُوجَب: جس میں نفی نہی۔ استفہام نہ ہو۔

(۲) مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے پہلے ہو۔

حلِ لغات: اَثْمَرَ (افعال) پھل دار ہونا، فَقِيْرٌ ج فُقَرَاءُ محتاج

(۳) مستثنیٰ خَلَا، عَدَا، مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ، لَا يَكُوْنُ کے بعد ہو۔

اور مثال دیکھئے

مَا حَضَرَ اَحَدٌ اِلَّا سَاجِدًا، اِلَّا سَاجِدٌ

سوائے ساجد کے کوئی نہیں آیا

مثالِ بالا کے پیش نظر قاعدہ سنئے

قاعدہ: مستثنیٰ کلام غیر موجب میں الا کے بعد ہو اور مستثنیٰ منہ پہلے مذکور ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں۔

(۱) مستثنیٰ منصوب ہو۔

(۲) مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ سے بدل قرار دے کر مستثنیٰ منہ کے مطابق اعراب دیا جائے۔

مزید امثلہ دیکھئے

لَا يَنَامُ فِي الْفَصْلِ اِلَّا سَاجِدٌ — درس گاہ میں ساجد ہی سوتا ہے

لَا اُدَرِّسُ فِي الْفَصْلِ اِلَّا سَاجِدًا — میں درسگاہ میں ساجد ہی کو سبق پڑھاتا ہوں

لَا اَنْصَحُ فِي الْفَصْلِ اِلَّا لِسَاجِدٍ

میں درسگاہ میں ساجد ہی کو نصیحت کرتا ہوں

ملاحظہ: دیکھئے مثالِ اول میں مستثنیٰ لَا يَنَامُ کا فاعل ہونے کی بناء پر مرفوع، مثال ثانی میں لَا اُدَرِّسُ کا مفعول ہونے کی بناء پر منصوب، مثالِ ثالث میں لام حرف جار کی وجہ سے مجرور ہے۔

اب قاعدہ سنئے

قاعدہ: مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ کا اعراب عامل کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ نیز ایسے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مُفرَّغ کہتے ہیں۔

حل لغات: نَامَ (س) نَوْمًا سونا۔

تعریف مستثنیٰ مفرّغ: ایسا مستثنیٰ جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔

مزید امثلہ دیکھئے

قَبِلَ دَعْوَتِیَ الْاَصْدِقَاءُ کُلُّھُمْ غَیْرَ رَاشِدٍ، سِوَاءَ رَاشِدٍ، سِوٰی رَاشِدٍ، حَاشَا رَاشِدٍ

راشد کے علاوہ تمام دوستوں نے میری دعوت کو قبول کر لیا

مَا قَبِلَ دَعْوَتِیْ صَدِیْقٌ غَیْرُ رَاشِدٍ، غَیْرَ رَاشِدٍ

راشد کے علاوہ کسی دوست نے میری دعوت کو منظور نہیں کیا

مَا قَبِلَ دَعْوَتِیْ غَیْرُ رَاشِدٍ

میری دعوت کو راشد کے علاوہ نے منظور نہیں کیا

ملاحظہ: امثلۂ بالا میں غَیْر، سِوَاءَ، سِوٰی، حَاشَا، اِلَّا کے ہم معنیٰ ہیں۔

امثلۂ بالا کے پیشِ نظر قواعد سنئے

(۱) اگر اِلَّا کے بجائے لفظ غیر مستثنیٰ پر داخل ہو جائے تو مستثنیٰ مضاف الیہ ہونے کی بنا پر مجرور ہو جائے گا اور اِلَّا کی موجودگی میں جو مستثنیٰ پر اعراب ہو تا وہ لفظ غیر کو دے دیا جائے گا۔

(۲) اگر اِلَّا کے بجائے سِوَاءَ، سِوٰی، حَاشَا مستثنیٰ پر داخل ہو جائیں تو مستثنیٰ مضاف الیہ ہونے کی بنا پر مجرور ہو جائے گا اور ان تینوں کا آخر تینوں حالتوں میں یکساں رہے گا۔

حروفِ غیر عاملہ کا بیان

حروفِ غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں

(۱) حروفِ تنبیہ

ھَا، اَلَا، اَمَا

حل لغات: صدیق و اصدقاء دوست، غیر و اغیار دوسرا

نوٹ: بحمد اللہ ان کو اسمائے اشارہ کے ساتھ بیان کیا جاچکا ہے۔

(۲) حروفِ ایجاب

نَعَمْ، بَلٰی، اِیْ، اَجَلْ، جَیْرِ، اِنَّ (جی ہاں)

حروف	معنی	سوال	جواب	منشاء	وضاحت
نَعَمْ	جی ہاں	هَلْ اَكَلْتَ الطَّعَامَ	نَعَمْ	نَعَمْ اَكَلْتُ الطَّعَامَ	اثباب کا جواب اثبات میں
"	"	اَمَا ذَهَبْتَ الْيَوْمَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ	نَعَمْ	نَعَمْ مَا ذَهَبْتُ	نفی کا جواب نفی میں
بَلٰی	"	اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ	بَلٰی	بَلٰی اَنْتَ رَبُّنَا	نفی کا جواب اثبات میں
اِیْ	"	اَلَيْسَ كَمَالٌ عَالِماً	اِیْ وَاللّٰهِ	اِیْ وَاللّٰهِ كَمَالٌ عَالِمٌ	نفی واثبات کا جواب
"	"	اَكَمَالٌ عَالِمٌ	"	"	اثبات میں
اَجَلْ، جَیْرِ، اِنَّ	"	نَجَحَ سَاجِدٌ فِى الْاِمْتِحَانِ	اَجَلْ	اَجَلْ نَجَحَ فِى الْاِمْتِحَانِ	خبر مثبت کی تصدیق
"	"	مَا "	"	اَجَلْ مَا نَجَحَ فِى الْاِمْتِحَانِ	خبر منفی کی تصدیق

ملاحظہ: امثلۂ بالا سے واضح ہوا کہ پہلے تین حروف سوال کا جواب دینے کے وقت بولے جاتے ہیں اور اخیر کے تین حروف جملہ خبریہ کی تصدیق کے لئے استعمال ہوتے ہیں یعنی مخاطب کی بات کی تائید کرنا مقصود ہوتا ہے کہ تمہاری بات واقعی ٹھیک ہے۔

(۳) حروفِ تفسیر

وہ حروف جو وضاحت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں

اَیْ اَنْ

صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ اَبُوْ تُرَابٍ اَیْ عَلِیٌّ — ابوتراب یعنی علیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے

سَقَطَ جَمَالٌ فِیْ عَیْنِیْ اَیْ ذَلَّ — جمال میری نظر میں گر گیا یعنی ذلیل ہوگیا

حل لغات: تُرَابٌ ج اَتْرِبَةٌ مٹی، خاک۔ سَقَطَ (ن) سُقُوْطًا گرنا۔ ذَلَّ (ض) ذِلَّةً رسوا ہونا۔ ذَلِیْلٌ ج اَذِلَّةٌ

ترکیب جملۂ اولیٰ: صَحِبَ فعل النَّبِیَّ مفعول بہ اَبُوْ تُرَابٍ مرکب اضافی مُفَسَّر اَیْ حرف تفسیر علیٌّ مفسِّر، مفسَّر اپنے مفسِّر سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ملاحظہ: امثلۂ بالا سے واضح ہوا کہ اَیْ مفرد و جملہ دونوں کی وضاحت کرتا ہے۔

نَادَیْتُ الطُّلَّابَ اَنِ اسْتَیْقِظُوْا	یَقُوْلُ الْاُسْتَاذُ لِیْ کُلَّ یَوْمٍ اَنِ اجْتَهِدْ
میں نے طلبہ کو آواز دی کہ تم جاگ جاؤ	استاذ مجھ سے روزانہ کہتے ہیں کہ تو محنت کر

ملاحظہ: امثلۂ بالا سے واضح ہوا کہ قول یا اس کے ہم معنی فعل کی وضاحت کے وقت اَنْ استعمال کیا جاتا ہے۔

(۴) حروفِ مصدریہ

اَنْ ، مَا ، اَنَّ

عَرَفْتُ اَنَّ الْیَوْمَ عُطْلَةٌ	اَرْجُو اللّٰهَ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ
مجھے معلوم ہوا کہ آج چھٹی ہے	مجھے اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت کی امید ہے

ملاحظہ: امثلۂ بالا سے واضح ہوا کہ اَنْ فعل پر اور اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مصدر کے درجہ میں کر دیتا ہے۔ اَنْ کی طرح مَا بھی ہے۔

(۵) حروفِ تحضیض وتندیم

درغلانا ، آمادہ کرنا ، شرم دلانا

اَلَّا ، هَلَّا ، لَوْلَا ، لَوْمَا

هَلَّا تَنَامُ الْاٰنَ	اَلَّا اجْتَهَدْتَ فِی السَّنَوَاتِ الْمَاضِیَةِ
کیا اب سونا نہیں ہے	تم نے گذشتہ سالوں میں محنت کیوں نہ کی

حل لغات: یَقَظَ (س) یَقْظًا بیدار ہونا۔ اِسْتَیْقَظَ (استفعال) بیدار ہونا۔ اِیْقَاظٌ (افعال) بیدار کرنا۔

ملاحظہ: امثلۂ بالا سے واضح ہوا کہ یہ حروف فعلِ ماضی پر شرم دلانے کے لئے اور فعلِ مضارع پر آمادہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

نوٹ: استاذِ محترم سے درخواست ہے کہ طلبہ کے سامنے امثلۂ بالا کا اندازِ تکلم بھی بتائیں۔

(۶) حروفِ توقع

قَدْ

اَلصَّادِقُ قَدْ يَكْذِبُ	قَدْ مَاتَ خَالِدٌ
سچا آدمی کبھی جھوٹ بول دیتا ہے	خالد یقیناً مر گیا (عنقریب ہی مرا ہے)

ملاحظہ: امثلۂ بالا سے واضح ہوا کہ قَدْ مضارع پر اظہارِ قلت کیلئے اور ماضی پر یقین و قرب کے معنی کو بتلانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۷) حروفِ استفهام

هَلْ ہمزۂ مفتوحہ

هَلْ تَذْهَبُ اِلٰى مَكْتَبِ الْبَرِيْدِ	اَهٰذَا زَمِيْلُكَ فِى الدَّرْسِ
کیا آپ ڈاکخانہ جائیں گے	کیا یہ آپ کے سبق کے ساتھی ہیں

ملاحظہ: امثلۂ بالا سے واضح ہوا کہ هَلْ عام طور سے جملہ فعلیہ پر اور ہمزہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔

(۸) حرفِ ردع

(دھمکانا)

كَلَّا لَا تَلْعَبَنَّ فِى السُّوْقِ	كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ
خبردار! تم بازار میں ہرگز مت کھیلنا	یقیناً تم عنقریب جان لوگے

ملاحظہ: امثلۂ بالا سے واضح ہوا کہ كَلَّا کبھی دھمکانے کے لئے اور کبھی یقیناً کے معنی میں آتا ہے۔

(۹) تنوین

بوقت ترکیب کلمہ کے آخر میں نون زائد ساکن

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں

(۱) **تنوینِ تمکن**: جس سے اسم کا منصرف ہونا معلوم ہو، جیسے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

(۲) **تنوینِ تنکیر**: جس سے اسم کا نکرہ ہونا معلوم ہو، جیسے مَا فَشِلَ طَالِبٌ فِی الْاِمْتِحَانِ

(۳) **تنوینِ مقابلہ**: جو جمع مؤنث سالم پر جمع مذکر سالم کے نون کے مقابل میں آتی ہے، جیسے جَاءَتْ مُسْلِمَاتٌ۔

(۴) **تنوینِ عوض**: جو مضاف الیہ کے عوض میں آئے۔

جیسے قَالَ خَالِدٌ رَجَعَ وَالِدِیْ مِنَ الْحَجِّ فَیَوْمَئِذٍ اَطْعَمْتُ النَّاسَ تَمْرًا۔

خالد نے کہا میرے والد حج سے واپس آگئے تو اس دن میں نے لوگوں کو کھجوریں کھلائیں۔

ترکیب: قال فعل خَالِدٌ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر قول، رَجَعَ وَالِدِیْ مِنَ الْحَجِّ جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، ف حرف عطف، یَوْمَ مضاف، اِذْ اسم ظرف مضاف رَجَعَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر پھر مضاف الیہ ہوا یَوْمَ کا یَوْمَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم اَطْعَمْتُ فعل با فاعل اپنے مفعول اول (النَّاسَ) اور مفعول ثانی (تَمْرًا) اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ مقالیہ ہوا۔

(۵) **تنوینِ ترنم**: یہ شعر کے اخیر میں اسم، فعل، حرف سب پر گنگنانے کے لئے آتی ہے۔ مثال

سَلَامٌ عَلٰی خَیْرِ الْخَلَائِقِ شَافِعٌ
سَلَامٌ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ یُشَفَّعُنْ — شوق بلند شہری

ترجمہ: سلامتی ہو مخلوقات کے سب سے بہتر شخص پر وہ سفارش فرمانے والے ہیں
سلامتی ہو مخلوق کے سب سے بہتر شخص پر ان کی سفارش قبول کی جائے گی

یَا اَخِیْ فِی الْعِلْمِ جَاهِدَنْ اَبَداً
فَازَ فِیْ مَطْلُوْبِهٖ مَنِ اجْتَهَداً — محمد اصغر گنگوہی

ترجمہ: اے میرے بھائی علم حاصل کرنے میں ہمیشہ محنت کرو
وہ شخص اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا جس نے محنت کی

(۱۰) نونِ تاکید

نونِ تاکید ثقیلہ وخفیفہ، مضارع وامر کے اخیر میں لایا جاتا ہے۔

جیسے لَا یَضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ۔

(۱۱) حروفِ زیادت

اِنْ اَنْ مَا لَا

امثلہ

مَا اِنْ قَرَأْتُ دَرْساً	فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ
میں نے کوئی سبق نہیں پڑھا	جب خوشخبری دینے والا آیا
اَیْنَمَا تَجْلِسْ اَجْلِسْ	لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ
جس جگہ تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا	میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں

مَا هٰذَا ذَهَباً وَ لَا فِضَّةً

یہ نہ سونا ہے اور نہ چاندی ہے

ملاحظہ: امثلۂ بالا سے واضح ہوا کہ لفظ اِنْ حرف نفی کے بعد لفظ اَنْ لَمَّا کے بعد لفظ مَا کلمات شرط کے ساتھ لفظ لَا فعل مضارع سے پہلے اور حرفِ عطف کے بعد زائد لائے جاتے ہیں۔

یعنی معنی کچھ نہیں ہوتے۔[له]

(۱۲) حروفِ شرط

اَمَّا لَوْ

امثلہ

اَلنَّاسُ کُلُّهُمْ اَوْلَادُ اٰدَمَ بَعْضُهُمْ کَافِرٌ وَ بَعْضُهُمْ مُؤْمِنٌ

تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں ان میں سے بعض کافر ہیں اور بعض مومن ہیں

اَمَّا الْکَافِرُ فَهُوَ فِی النَّارِ وَ اَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ فِی الْجَنَّةِ

بہرکیف کافر پس وہ دوزخ میں ہے اور رہا مومن تو وہ جنت میں ہے

ملاحظہ: مثالِ بالا سے معلوم ہوا کہ اَمَّا ماقبل کی وضاحت کے موقع پر استعمال ہوتا ہے۔

ترکیب: اَمَّا کلمۂ شرط، اَلْکَافِرُ مبتدا قائم مقام شرط، ف جزائیہ هُوَ مبتدا، فِی النَّارِ جار مجرور کائِنٌ کے متعلق ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ۔

مثالِ لَوْ

لَوْ اِجْتَهَدْتَ لَنَجَحْتَ   اگر تم محنت کرتے تو پاس ہو جاتے۔

ملاحظہ: مثالِ بالا سے واضح ہوا کہ لفظ لَوْ زمانہ ماضی میں شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے جزا کے نہ پائے جانے کو بتلاتا ہے نیز شرط و جزا دونوں فعل ماضی ہوتے ہیں۔

(۱۳) لَوْلَا

مثال: لَوْلَا بُعِثَ رَسُوْلٌ لَضَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ

اگر کوئی رسول نہ بھیجے جاتے تو سارے لوگ گمراہ ہو جاتے

[له] یہ تحسین کلام کے لئے آتے ہیں جس کو فصیح آدمی سمجھ سکتا ہے

ملاحظہ: دیکھئے لفظ لَوْلا زمانۂ ماضی میں شرط کے پائے جانے کی وجہ سے جزا کے نہ پائے جانے کو بتلاتا ہے۔

(۱۴) لامِ مفتوح

اَلْأُسْتَاذُ لَدَرَّسَ التَّلَامِيْذَ — استاذ نے واقعی طلبہ کو سبق پڑھایا

لَلْحُجْرَةُ الدِّرَاسِيَّةُ مَفْتُوْحَةٌ — واقعی درس گاہ کھلی ہوئی ہے

ملاحظہ: اَمثلۂ بالا سے واضح ہوا کہ لامِ مفتوح فعل و اسم پر تاکید کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۱۵) مَا بمعنی مَادَامَ (جب تک)

اِجْلِسْ مَا يَجْلِسُ الْأُسْتَاذُ — جب تک استاذ بیٹھیں تو بیٹھا رہ

(۱۶) حروفِ عطف

بحمد اللہ ان کی مکمل تفصیل آچکی ہے۔

****

عبد الرحیم عفی عنہ
خادم مدرسہ عربیہ خادم الاسلام ہاپوڑ ضلع غازی آباد
۱۲/ ربیع الاول سنہ ۱۴۰۰ھ
بوقتِ چاشت

نوٹ:۔ مولانا عبد الرحیم صاحب سنبھلی ۱۴۰۳ھ میں دار العلوم دیوبند میں مدرس ہوئے اور مقبولیتِ عام حاصل کی لیکن کچھ ہی عرصہ کے بعد داعیِ اجل کو لبیک کہا اسی وجہ سے ٹائیٹل پہ مولانا مرحوم کے ساتھ استاذِ دار العلوم لکھا گیا ہے۔

تحفۂ دلہن

مؤلف محمد حنیف عبدالمجید

صفحات ۲۳۰ قیمت =/۱۲۵ روپے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "دنیا کا سب سے قیمتی سرمایہ نیک بیوی ہے" ازدواجی زندگی کی خوشگواری سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں اور اس کے حصول میں فرماں بردار اور نیک بیوی مکمل طور پر معاون وہم کار بنتی ہے۔ رشتہ ازدواج کو استوار اور زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے بہشتی زیور کی تالیف سے اب تک بہت سی کتابیں اہل علم نے لکھی ہیں مگر زیر تبصرہ "تحفۂ دلہن" ان میں سب سے جامع اور مفید ہے۔ مؤلف کتاب جامعہ اسلامیہ کراچی کے سابق استاد اور رفیق دار الافتاء ہیں اس لیے انہیں ہزاروں لوگوں کی ازدواجی زندگی سے متعلق مسائل قرآن و حدیث کی روشنی میں حل کرنے کے مواقع حاصل رہے۔ انھوں نے اپنے دیرینہ تجربات و مشاہدات کی بنیاد پر شادی شدہ جوڑوں کے لیے ایک مکمل رہنمائے زندگی تیار کی ہے جس میں میاں بیوی کے تعلقات کو خوشگوار بنائے رکھنے کے لئے دلہنوں کو مفید مشورے دیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اردو میں اس موضوع پر طبع شدہ کتابوں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ کتاب کے شروع میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی چھ مثالی بیویوں کا تذکرہ ہے جس کے پڑھنے سے دلہنوں کے دل میں شوہر کی فرماں برداری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ سسرالی رشتہ داروں سے محبت اور ان کے جھگڑوں سے پرہیز کرنے کے طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔ مسلم معاشرہ میں موجودہ فساد پذیر صورت حال کو دیکھتے ہوئے ایسی کتابوں کی اشاعت ضروری ہے۔

روزنامہ قومی آواز

(۲۶ر اکتوبر ۱۹۹۷ء)

ملنے کا پتہ

کتب خانہ حسینیہ دیوبند 247554 یوپی

Rs.100.00